UNIVERSAL
LIBRARY

OU_224628

UNIVERSAL
LIBRARY

۲۱۷۴۲۷
۱۳۵۱ھ ۵۵ف
Checked 1988
CHECKED 1951

بسمہ تعالٰے

تمہید

یہ مختصر کتاب کالج کے طلباء کی ضرورت کو مد نظر رکھ کر لکھی گئی ہے۔ میرا خیال تھا کہ اسکو انگریزی کے قالب میں ڈھالتا تاکہ طلباء کو یہی باتیں زیادہ دلپذیر صورت میں میسر ہوتیں مگر بدیں وجہ باز رہا کہ اردو میں لکھنے سے اگرچہ انگریزی کے شیفتہ آجکل کے فیشنیبل نوجوان اسکو اسی اہمیت کی نظر سے نہ دیکھینگے جیسے وہ کسی کم مفید و کم مایہ انگریزی میں لکھی ہوئی کتاب کو دیکھتے ہیں تاہم فقط مشرقی علوم کے طالب علموں کا فریق محروم تو نہ رہ جائیگا +

سرسری ملاحظہ سے معلوم ہوگا کہ فارسی انشاء پر اس طرز کی کوئی کتاب جہانتک مجھے علم ہے ابھی تک نہیں لکھی گئی۔ اسمیں اگرچہ انگریزی سوابق کا کسی حدتک تتبع کیا گیا ہے لیکن یہ کوشش کی گئی ہے کہ فارسیت کا انداز اپنی اصلی آب و تاب نہ کھو بیٹھے +

ایران میں جو زبان آجکل مروج ہے وہ سعدی حافظ وغیرہم کی زبان سے بہت تفاوت رکھتی ہے نہ صرف اس لحاظ سے کہ یورپ کی مختلف السنہ کے متعدد الفاظ و اصطلاحات اسمیں سرایت کر گئے ہیں بلکہ اس لحاظ سے بھی کہ بعض الفاظ کے سابقہ معانی میں قابل غور انقلاب واقع ہو چکا ہے۔ گرامر میں بعض لازمی تبدیلیاں کیگئی ہیں اور کل کا کل انداز بیان کسی حدتک پلٹ گیا ہے۔ اس کتاب میں یہ کوشش کیگئی ہے کہ اس نئے انداز کو حتی المقدور ترجیح دی جائے۔ مختلف تغیرات کو دوران کتاب میں یا حواشی کے ذریعے سے بوقت ضرورت جتلا دیا گیا ہے۔ اسی مقصود کو پیش نظر رکھتے ہوئے ایک فہرست جدید الفاظ محاورات اور اصطلاحات کی کتاب کے آخر میں لگادی گئی ہے تاکہ متعلم کو ترجمے میں امداد مل سکے +

آخر میں مجھکو اپنے استاد مولانا اصغر علی صاحب روحی پروفیسر اسلامیہ کالج کا شکریہ ادا کرنا ہے جنہوں نے مجھ کو کئی ایک لغزشوں پر مطلع فرما کر ممنون فرمایا۔ خدا ایسے ادب پرور فاضل کو حیات دراز ارزانی کرے جن کی نسبت یہ فیصلہ کرنا مشکل ہے کہ ان کی معلومات زیادہ ہمہ گیر ہیں یا مذاق زیادہ سلیم +

اور میں اپنے مکرم مہربان قاضی فضل حق صاحب ایم۔ اے پروفیسر گورنمنٹ کالج کا بھی تہ دل سے مشکور ہوں۔ انکے ایماء پر میں نے اسباق کی تعداد میں اور امثلۂ مشقی میں کسیقدر اضافہ کیا ہے اگرچہ "انگریزیت" کے عنصر کو باوجود فرمائش آنجناب کم نہ کر سکا خاکسار کی رائے میں یہی امر اس کتاب کا مایہ الامتیاز ہے +

محمد علم الدین۔ لدھیانہ ۲۰ نومبر ۱۹۲۱ء

۷۸۶

۹۱۵۸

فصل اوّل

بحث فعل

ماضی مطلق

فقرے	فارسی ترجمہ
۱۔ تھوڑی دیر میں آفتاب نکل آیا	در اندک وقت آفتاب پیدا شد
۲۔ دھوپ کی گرمی سے برف پگھل گئی	برف از حرارت آفتاب آب شد
۳۔ مینے قہوہ کی پیالی پی اور اُٹھ کھڑا ہوا	یک فنجان قہوہ خوردم و پا شدم
۴۔ جس کو دیکھا قتل کروا دیا	ہر کسے را دیدند بکشتن دادند
۵۔ جب اسکی صورت دیکھی تو وہ بے اختیار ہنس پڑا	چوں بروئش نگاہ کرد بے اختیارانہ بخندہ درآمد
۶۔ کوئلے کے دھوئیں سے سب کے مُنہ سیاہ ہوگئے	ہمہ مردم از دودِ زغال روسیاہ گشتند
۷۔ یہ دونو کتابیں چھٹی صدی عیسوی میں لکھی گئیں	ایں ہر دو کتابہا در قرن ششم عیسوی نوشتہ شد
۸۔ تھیئٹر کے اندر بہت ہجوم تھا	توئی تماشاخانہ جمعیتِ زیادی بود

مذکورہ بالا فقروں میں جو صیغے فعل کے لائے گئے ہیں وہ سب کے سب ماضی مطلق کے ہیں جیسے خوردم ۔ دادند ۔ بود ۔ شد وغیرہ اور مصدر کی علامت نون اور اس کے ماقبل کی حرکت کو گرا کر بنائے گئے ہیں ۔ خندیدن کا نون گرایا اور دال کی زبر کو بھی ۔ خندید رہ گیا ماضی مطلق

مجہول کیلئے ماضی مطلق کے اخیر میں ہائے سکتہ زیادہ کرکے شد ۔ شدند ۔ ۔ ۔ ۔ لگا دیتے ہیں ۔ جیسے نوشتن سے نوشتہ شد ۔ لکھا گیا ۔ اسی سیدھے قاعدے کے مطابق ماضی مطلق کے صیغے بنا کر ذیل کے فقروں کا سلیس فارسی میں ترجمہ کرو :-

تمام دن گذر گیا اور وہ نہ آیا
زخمی نے نعرہ مارا اور بیہوش ہو کر گر پڑا
انہوں نے مُجرم کو پھانسی پر لٹکا دیا
ہم نے خوب سیر ہو کر کھانا کھایا اور سو گئے
تو پھر بشیر کے گھر کیوں گیا
انعام کی کتابیں لڑکوں میں تقسیم کر دی گئیں
حیرت ہے کہ رات آپ اتنی دیر سے آئے
یوسف اور نجمہ کا نکاح ہو گیا

ماضی قریب

فقرے	فارسی ترجمہ
۱۔ سلیم نے ابھی صبح کا کھانا نہیں کھایا ہے	سلیم ہنوز نہار نخوردہ است
۲۔ ہم دُنیاداروں نے خدا کو کس طرح بھلا رکھا ہے	ما دُنیاداران خدا را چہ طور فراموش کردہ ایم
۳۔ تو نے مُفت میں اپنے آپکو مصیبت میں ڈالا ہے	تو بیجہت خود را بہ بلا انداختہ ای
۴۔ میرا بھی یہی خیال تھا کہ تمام نوکر اپنا اپنا روپیہ لے چکے ہیں ۔	من ہم خیالم ایں بود کہ ہمہ پیش خدمتان پول خود شان را گرفتہ اند ۔
۵۔ تم بی ۔ اے کے امتحان میں کس نمبر پر آئے ہو	در امتحان بی ۔ اے شما بکدام نمرہ ، آمدہ اید
۶۔ جعفر نے دس روز سے اپنی دُکان بند کر رکھی ہے	دہ روز است کہ جعفر دکان خود را تختہ کردہ است
۷۔ تمہارا بھائی چڑیا گھر کی سیر کو گیا ہے	برادرت بتماشائی جانور خانہ رفتہ است
۸۔ امریکہ بھی جنگی جہاز بنانے میں یورپ سے پیچھے نہیں رہا ہے ۔	ینگی دنیا ہم در ساختِ کشتی ہائے جنگی از فرنگستان عقب نماندہ است ۔

یہ تمام جملے ماضی قریب کی مثالیں ہیں ۔ ماضی مطلق کے آخر میں ہائے سکتہ زیادہ کرکے است ۔ اند ۔ ہستی وغیرہ لگائے گئے ہیں ۔ مجہول ماضی قریب کیلئے رفتہ کردہ ۔ خوردہ ۔ کے بعد شدہ

است شدہ اند کے مناسب صیغے لگائے جاتے ہیں جیسے خوردہ شدہ است کہا یا گیا ہے۔ اسی قاعدے کی بنا پر ذیل کے اُردو فقروں کا فارسی میں ترجمہ کرو:۔

میں سمجھا کہ شاہ ایران بھی تشریف لے آئے ہیں۔ کل اس نے پروفیسر[1] صاحب کو ایک اور خط بھیجا ہے۔ خدا نے یہ رنگا رنگ کے درخت کیا خوب بنائے ہیں۔ تو نے دوات میں پانی بھی ڈالا ہے یا نہیں ہم نے افغانوں سے صُلح کا عہد کر لیا ہے۔ اسنے کیا ہی اچھا لباس پہنا ہے۔ آج کمرے میں نوکر نے جھاڑو[2] کیوں نہیں دیا ہے

ماضی بعید

فقرے	فارسی ترجمہ
۱۔ خورشید نسا اسی روز اپنے شوہر کے گھر سے واپس آ گئی تھی	خورشید نسا ہما روز از خانۂ شوہرش برگردیدہ بود
۲۔ اتنا بڑا اور خوبصورت باغ میں نے کبھی نہ دیکھا تھا	باغے بایں بزرگی و قشنگی ہرگز ندیدہ بودم
۳۔ میں ابھی گھر سے نہیں نکلا تھا کہ بندوقوں کی آواز پھر سُنائی دی۔	ہنوز از خانہ بیروں نہ رفتہ بودم کہ باز تراق تراقِ تفنگہا بگوشم رسید۔
۴۔ یہ وہی شیر تھا جسکے پاؤں سے غلام نے کانٹا نکالا تھا	ایں ہماں ببرے بود کہ از پائش غلام خارے کندہ بود
۵۔ مجھے دو تین سال پہلے بھی اس سے ملنے کا اتفاق ہوا تھا	دو سہ سال قبل ازیں ہم مرا اتفاقِ صحبتش اُفتادہ بود
۶۔ بازار میں جگہ جگہ لڑکے کھڑے تھے	در بازار بچہ ہا ہر کجا استادہ بودند
۷۔ مہمانوں کے لئے بڑے کمرے میں دریاں اور فرش بچھایا گیا تھا۔	از برائے مہمانان در اُطاقِ بزرگ غالیہا و مفرشہا گذاشتہ شدہ بود۔
۸۔ گاڑی میں سوار ہو کر جس راہ سے ہم آئے تھے واپس لوٹ گئے	سوار کالسکہ شدہ از راہی کہ آمدہ بودیم برگشتیم

ماضی بعید کے لئے جیسا کہ مثالوں سے واضح کیا گیا ہے ماضی قریب کی طرح ماضی مطلق کے

[1] پرفسور جیسے ڈائرکٹر کا دکتور۔ [2] جاروب کردن۔

آخر میں ہ لگا کر بودہ۔ بودند... زیادہ کئے گئے ہیں۔ مجہول کے لئے بود وغیرہ کے آگے شدہ لگا دیا جاتا ہے جیسے نوشتہ شدہ بود لکھا گیا تھا۔

فارسی ترجمہ کرو:-

باپ کے مرنے کے بعد بڑے بھائی نے ہی ان سب کو پالا تھا۔ آگ گھر کے تمام مال واسباب کو جلا چکی تھی۔ پہلے بھی اسی طرح ایک کشتی دریا میں ڈوب گئی تھی۔ اس واقعہ کو چار پانچ سال گذر چکے تھے۔ جب ہم سٹیشن پر پہنچے گاڑی چل چکی تھی تمام سپاہی تتر بتر ہو گئے تھے۔ کیا آپ اس جلسے میں گئے تھے۔ ہاں میں بھی حاضر تھا۔ گرمی حد سے زیادہ گذر چکی تھی۔ خلقت کو مینہ کا سخت انتظار تھا۔

ماضی استمراری

فقرے	فارسی ترجمہ
۱۔ اگلے زمانے کے لوگ انکو جان کے برابر سمجھتے تھے	درزمان پیشین مردم اینہا را با جان برابر مے انگاشتند یا داشتند
۲۔ کمینے لوگ خوشامد وغیرہ سے اعلیٰ منصب حاصل کرتے تھے	ناکسان بہ چاپلوسی و چرب زبانی بمراتب رفعت رسیدندی یا نائل گردیدندی
۳۔ جدہر اس کی آنکھ اُٹھتی ریت کے ٹیلوں کے سوا کچھ نظر نہ آتا۔	بہ ہر جانب کہ مے دید بجز تودہ ہائے ریگ ہیچ چیز بہ نظر نمے آمد۔
۴۔ ہر روز صبح کو اُٹھتا جنگل میں جاتا خشک لکڑیاں لے آتا۔ اسی طرح گذارہ کرتا۔	ہر روز علی الصباح برخاستہ بہ صحرائے رفت و ہیزم خشک مے آورد۔ بریں روش زندگی بسر برد
۵۔ سال میں ایکبار وہ اسی ہال کمرے میں لکچر دیتا تھا	ہر سال یک مرتبہ در ہمیں تالار طولانی نطقی مے کرد
۶۔ اندھیری اُٹھی اور گرد اسقدر اُڑی کہ ایکدوسرے کو نہ دیکھ سکتا تھا۔	بادے سخت برخاست و گرد چناں انگیختہ شد کہ یکدیگر را نمے دیدند۔
۷۔ جب رات ہوتی تو بادشاہ مجلس خاص قائم کرتا اور اسی طرح مزے سے زندگی بسر کرتا۔	چوں شب در مے آمد سلطان خلوتے مے ساخت و ہمیں سان عیش خوش مے راند۔

لہ گارہ استاسیون۔ سلہ براہ افتادن ۱۲

جیساکہ مثالوں سے ظاہر ہے ماضی ناتمام ماضی مطلق کے قول میں لفظ مے لگاکر بنایا جاتا ہے
پہلے مے کی جگہ ہمے بولتے تھے اب متروک ہے۔ مجہول کے لئے ماضی مطلق کے بعد ہ لگاکر مے شد۔
مے شدند وغیرہ ایزاد کرتے ہیں۔ جیسے پروردہ مے شد۔ پلتا تھا۔ داشتہ مے شدند۔ رکھے جاتے تھے ٭

ترجمہ کرو :۔

وہ خطرے کے وقت ہمیشہ سچ کہتا تھا۔ اس کے ہاتھ پاؤں کانپ رہے تھے چہرہ زرد تھا۔
نوکر اتنا شور کر رہے تھے کہ ہم کچھ نہیں سن سکتے تھے۔ وہ دن رات اسی طرح سفر کرتا رہا حتی کہ ایک
شہر دکھائی دیا۔ دریائے ستلج پہلے نزدا اس طرف بہتا تھا۔ مینہ برس رہا تھا رات اندھیری تھی بجلی چمک
رہی تھی۔ کبھی دوڑتا کبھی چلتا کبھی پھر ٹھہر جاتا ٭

ماضی شکی و تمنائی

ماضی شکی کیلئے ماضی مطلق کے آخر میں ہ لگاکر باشد۔ باشند وغیرہ زیادہ کر دیتے ہیں جیسا
بھی فاعل کا تقاضا ہو مثلاً آمدہ باشد آیا ہوگا۔ اگر طعام خوردہ باشد او را اینجا بفرست اگر اس نے
کھانا کھالیا ہو تو یہاں بھیج دینا۔ مجہول کے لئے باشد وغیرہ کے پہلے شدہ بڑھا دیتے ہیں جیسے
نوشتہ شدہ باشد۔ لکھا گیا ہوگا ٭

ماضی تمنائی کے معنوں میں بھی اب صیغہ استمراری اکثر مستعمل ہوتا ہے جیسے ایکاش گاہ گاہ مے آمد
پہلے ماضی مطلق کے آخیر میں یائے مجہول بڑھا کر تین صیغے واحد و جمع غائب و واحد متکلم کے بنائے
جاتے تھے یعنی کردے۔ کردندے۔ کردمے اب اس کا استعمال تمنائی کیلئے کم ہو گیا ہے ہاں کبھی کبھی
ماضی استمراری کیلئے اسکو لے آتے ہیں شاہ فیاض دل بہ شاعران انعام فرمودے۔ انعام دیتا رہتا۔ مجہول
کیلئے اس طرح بولتے ہیں نوشتہ شدے۔ نوشتہ شدندے۔ نوشتہ شدمے۔

ان دونوں ماضیوں کی مثالیں اسباق مشق میں آئینگی ٭

مضارع اور حال

فقرے	فارسی ترجمہ
۱- تم کیسی بہکی ہوئی باتیں کرتے ہو؟	چہ حرفِ بے خود مے زنی ؟
۲- بھائی تو کیا جانے سمندر بڑی چیز ہے	برادر تو چہ دانی دریا بسیار باوسعت چیزے است
۳- دانا کسی چیز کو ضائع نہیں کرتے	دانایان ہیچ چیز را تلف نمے کنند
۴- جو پولیس کی بےعزتی کرے اسکو مار دینے کا حکم ہے	ہرکس پلیس بے احترامی کند قتلش واجب است
۵- جس کا جی جس سے ملکر چاہتا ہے ناچتا ہے	ہرکس با ہرکس میل دارد مے رقصد
۶- جو بچہ خوبصورت ہو ماں باپ اس کا بُرا نام رکھتے ہیں۔	فرزندے کہ بسیار نیکوروئی باشد پدر و مادر اورا نام زشتِ مے نہند ۔
۷- یہ کتابیں کچھ ایسی مبتدیوں کے کام کی نہیں ہیں	ایں کتابہا چنداں بکارِ مبتدیاں نمے خورد
۸- پیرس کی قومی لائبریری میں سب سے زیادہ مشرقی علوم کی کتابیں موجود ہیں۔	کتاب خانۂ ملی پاریس وافرتریں کتابہائے علوم شرقیہ مے دارد۔
۹- جاپان تہذیب و تمدن میں ایشیا کے باقی ملکوں پر فوقیت رکھتا ہے۔	ژاپون در تمدن و تہذیب بر سائر ممالکِ آسیا سمتِ تقدم دارد۔

مضارع سے پہلے مے لگاکر حال بنایا گیا ہے۔ خود مضارع بنانے کے کوئی معین طریقے نہیں۔ "فارسی زبان کی بہت کتابیں پڑھنے اور بہت بولنے سے فکر کو اور زبان کو ایک ڈھب آجاتا ہے کہ صحیح مضارع نکال لیتے ہیں" بعض اوقات مضارع حال کا کام دیتا ہے جیسے آخری فقرے میں بعض اوقات استقبال کے معنوں میں مستعمل ہوتا ہے تا آبِ دجلہ رود من ہم بخورم جب تک دجلہ کا پانی جاری ہے میں بھی کھاتا جاؤنگا اسی طرح حال استقبل کے معنوں میں آتا ہے یک ساعت بعد شام میخورم۔ ایک گھنٹے کے بعد شام کا کھانا کھاؤں گا۔

خدا اس کو خوش رکھے۔ ایسے دعائیہ فقروں میں مضارع کے آخری حرف کے پہلے الف زیادہ کر دیتے ہیں جیسے خدا اورا شادمان داراد۔

ترجمہ کرو:-

سمندر میں کبھی کبھی طوفان بھی آجاتا ہے	اس کوئیں سے سمندر کیونکر بڑا ہوسکتا ہے
کہیں یہ مبارک گھڑی یونہیں نہ گذر جائے	جو چیز بکثرت ہوتی ہے وہ بے قدر ہوجاتی ہے
کہنے اور کرنے میں بڑا فرق ہوتا ہے	ایسے انگوروں کا گچھا ایک روپیہ کو بھی نہیں دیتے
دروازہ میں قدم رکھتے ہی باغ نظر آتا ہے	آپ دوسروں کو منع کرتے ہیں اور خود شراب پیتے ہیں

ہم مصیبت میں صبر کرتے ہیں اور نعمت کا شکر کرتے ہیں۔

۱۔ مضارع مجہول کے لئے ماضی مطلق کے بعد ہائے سکتہ ایزاد کرتے ہیں اور شود شوند کے صیغے بڑھا دیتے ہیں جیسے خوردہ شود کہا یا جائے۔

حال مجہول کے صیغوں کیلئے شود۔شوند وغیرہ کے پہلے مے لگادیتے ہیں جیسے خوردہ مے شود کہایا جاتا ہے۔

استقبال

فقرے	فارسی ترجمہ
۱۔ یہ جلا ہوا پل اُس کا بھاری بوجھ کیسے سہاریگا	ایں پُلِ سوختہ بارِ گرانش را چہ طور مے تواند برداشت
۲۔ اسنے مجھ سے عہد کیا ہے کہ جو کچھ حکم ہوگا بجا لائیگا	بمن عہد کردہ است کہ آنچہ کہ فرمان باشد بجا خواہد آورد
۳۔ خدایا دُنیا کی ان مصیبتوں سے کبھی نجات بھی ملیگی	خدایا ہرگز از ایں بلاہائے دُنیا خلاص خواہم یافت
۴۔ اگر اسکا چچا مر گیا تو وہ اسکا مال حاصل نہ کرسکیگا	اگر عموش بمیرد نمے تواند بدولتش برسد
۵۔ آخر خاوند اور بیوی نے اقرار کیا کہ آئندہ آپس میں کبھی نہ لڑیں گے۔	بالآخرت شوہر و زن اقرار آوردند کہ ازاں پیش ہرگو باہمدگر نزاع نخواہند کرد۔
۶۔ اس کا باپ تمام ضروری باتیں اسکو سمجھا دیگا	پدرش ہمہ مطالب لازمہ را با و اعلام خواہد نمود
۷۔ تم تو پچھلے غموں کو جلدی ہی بھولجاؤ گے	غم ہائے گذشتہ را زود فراموش خواہید کرد

ماضی مطلق کے صیغے کے اوّل میں خواہد۔ خواہند کے مناسب صیغے بڑھا دینے سے استقبال ہوجاتا ہے۔ صیغوں کے اختلاف سے ماضی کے صیغہ میں کوئی اوّل بدل نہیں ہوتا جو تبدیلی ہوتی

ہے خواہد میں ہوتی ہے ۔ یہ امر قابلِ لحاظ ہے کہ استقبال کے لئے محاورہ میں بالعموم حال کا صیغہ ہی بولا جاتا ہے البتہ زمانۂ آیندہ کا بہت دُور ہونا ذہن نشین کرنا ہو تو استقبال کے صیغے سے کام لیتے ہیں۔

مجہول کے لئے ماضی کے بعد ہائے سکتہ زیادہ کرکے خواہد شد اور اس کے باقی صیغے لگائے جاتے ہیں۔

پرسیدہ خواہی شد تجھے پوچھا جائیگا ؂

ترجمہ کرو :-

(۱) جب وہ سنینگے تو اپنے مظلوم بھائی کا ضرور ساتھ دینگے (۲) مَیں کل تمام دوستوں کی خدمت میں خط بھیجدونگا (۳) ہم بارہ بجے تک شکار گاہ میں پہنچ جائینگے (۴) آپ اصلی واقعہ سُنکر حیران رہجائینگے (۵) تو گھوڑا جلدی ہی لے آئیگا یا ذرا دیر سے (۶) وہ شخص آجکل ہی میں اپنی سزا کو پہنچ جائے گا (۷) آج رات آپ کس کمرے میں سوئیں گے (۸) کیا وہ جادو کے زور سے دریا کا رُخ پلٹ دیگا (۹) چاند نکلتے ہی ہوا ٹھنڈی ہو جائے گی ؂

امر کا صیغہ مضارع واحد حاضر کی یاء کو رفع کرنے سے بنتا ہے ۔ بودن مصدر ۔ باشد مضارع ۔ باشی صیغۂ واحد حاضر ۔ یاء کو دُور کیا باش امر حاضر رہ گیا ۔ اسی طرح ۔ کن ۔ ترس ۔ خور ۔ اکثر تزئین کلام کے لئے امر کے پہلے بائے زائد لگا دی جاتی ہے جیسے بیا ۔ بگو وغیرہ

امر کے پہلے م اکثر اور کبھی ن لگا دینے سے نہی حاضر بنجاتی ہے جیسے مکن ۔ نترس وغیرہ ؂

اب ۔ ماضی ۔ حال ۔ استقبال کے صیغوں کی مشق کیلئے چند سبق مثالیہ چند مشقی درج کئے جاتے ہیں تاکہ ترجمہ میں متعلم کو کسی حد تک دسترس حاصل ہو جائے ثقیل اور غیر مانوس الفاظ سے احتراز کرنا واجب ہے جیسے یہ ضروری ہے کہ سلاست بیان اور سادگی الفاظ ہاتھ سے نہ جانے پائے ۔ مثالیہ جملوں میں مختلف اسالیب کلام اور تراکیب پیش کی گئیں ہیں ۔ علیٰ ہذا القیاس اُردو فقرے بھی اسی نیرنگی اور تنوع کو مدنظر رکھ کر لکھے گئے ہیں ؂

سبق ۱ ہمیں امروز و فردا است کہ

سبق نمبر ۱

فقرے	فارسی ترجمہ
۱- یہ کتاب کس کی ہے	ایں کتاب از آنِ کیست
۲- وہ یہاں کتنے دنوں سے آیا ہوا ہے	چند روز است کہ اینجا آمدہ است
۳- بازار میں جگہ جگہ آدمی اور لڑکے کھڑے تھے	مردمان و بچہ ہا در بازار بہر جا استادہ بودند
۴- اتنے میں گوپال کا چھوٹا بھائی سکول سے آ گیا	دریں حال برادرِ کوچکِ گوپال از مدرسہ باز آمد
۵- یہ بوٹی آنکھ کی بیماریوں کیلئے نہایت مفید ہے	ایں گیاہ درد چشم را بسیار نافع است
۶- پہاڑ کے دامن میں چند ایک سرنگیں بھی دکھائی دیتی ہیں	در بغلِ کوہ متعدد تونلہائی ہم بنظر مے آمد[۱]
۷- خدا نہ کرے کہ میں نے ایسا کام کیا ہو	خدا نکند کہ من چنیں کار کردہ باشم
۸- کاش ایسی شورش میں وہ احمد آباد نہ جاتا	کاش در چنیں ناامنی بہ احمد آباد نمے رفت
۹- اس نے مجھ سے بھی ایسا وعدہ کیا ہے اور دوسروں سے بھی۔	ہم بمن چنیں پیمانے بستہ است ہم بدیگراں یا عہدے کہ بمن بست ہماں بدیگراں بیان آورد
۱۰- جس نے بیل چرایا ہے وہ کوئی اور چور ہے	آنکہ گاوے بردہ است او دیگر دزدے ہست

فارسی میں ترجمہ کرو:-

(۱) یہی[۲] وجہ ہے کہ وہ یورپ سے ابھی واپس نہیں آئے (۲) یہ کہنا تھا کہ اس کی آنکھ کھل گئی
(۳) اسنے عہد کر لیا کہ کبھی دوسرے کی مدد پر بھروسہ نہ کرونگا (۴) حامد صبح بستر سے اُٹھتے ہی مدرسے چلا گیا
(۵) میں نے کیمبرج[۳] یونیورسٹی میں دس سال تعلیم[۴] پائی ہے (۶) جب تک میں نے اپنی آنکھوں سے نہ دیکھا تھا یقین نہ کرتا تھا
(۷) اب تک کسی نے اس مرض[۵] کو دریافت نہ کیا تھا (۸) یہ ایسا مشکل کام ہے کہ میں کوئی رائے نہیں دے سکتا
(۹) جرمنی[۶] نے فرانس[۷] پر حملہ کیا ہے یا پولینڈ[۸] پر بھی (۱۰) تمام لڑکوں کے سامنے اسکو سخت شرمندگی[۹] اُٹھانی پڑی

سلہ ۱ سے آمد صیغہ واحد ہے کیونکہ تونلہائی بے جان چیز ہے گو بلحاظ تعداد جمع ہے۔

سلہ ۲ برائی اینست کہ۔ سلہ ۳ دارالفنون یا کلیتہ۔ سلہ ۴ طالب علمی کردن یا کسب معرفت کردن۔ سلہ ۵ ناخوشی

سلہ ۶ ژرمانیا۔ سلہ ۷ فرانسہ۔ سلہ ۸ پولونی۔ سلہ ۹ خجلت کشیدن۔

سبق نمبر ۲

فارسی ترجمہ	فقرے
آہن چند مصر فہا میدارد و باز چہ قدر ارزان است	۱۔ لوہا کتنے کام آتا ہے اور اس پر کس قدر سستا ہے
گیاہ خرمائن را برائے ساختن بادبیزنہائے دستی بکار مے برند	۲۔ کھجور کے پتوں سے دستی پنکھے بناتے ہیں
گاہے طفلان ہم کارے بکنند کہ بزرگان متحیر مے مانند	۳۔ کبھی بچے وہ کام کرتے ہیں کہ بڑے دنگ رہ جاتے ہیں
حاتم مرد دلاور بود آہ کہ بسر تیر مُردہ شد	۴۔ حاتم بہادر آدمی تھا افسوس کہ تیر لگتے ہی مر گیا
عجب حکیمے است کہ نیلوفر از بنفشہ باز نمے شناسد	۵۔ اچھا حکیم ہے کہ نیلوفر اور بنفشہ کی پہچان نہیں رکھتا
منصور بدار آویختہ شد تا برزبان ہمہ عالمیان افتاد	۶۔ منصور سولی چڑھا تو کہیں جا کر مشہور خلائق ہُوا
تا صدائے بلے اش شنیدند زنان و دختران	۷۔ جونہی کہ اس کی ہاں کی آواز سُنی عورتوں اور
ہمگی بنائے فریاد گذاشتند۔	لڑکیوں نے چلانا شروع کر دیا۔
چنیں شاہ دادگستر را خدا ہزار سال بر سر بر	۸۔ خدا تختِ سلطنت پر ایسے منصف بادشاہ
مملکت متمکن دارا د۔	کو ہزار سال قائم رکھے۔
ہرگاہ ایں قدر نوازشہا فرمودہ اید باید دریں	۹۔ جہاں آپ نے اتنی مہربانیاں کی ہیں اس کام
کار ہم دست بدہید۔	میں بھی امداد دیجئے۔

فارسی میں ترجمہ کرو:-

(۱) شاید[۱] تو خود اس کا جواب نہیں دے سکتا (۲) بات کو آخر تک سُن[۲] لو پھر[۳] جواب دینا
(۳) نوکر کو جلدی بھیجنا[۴] میں یہاں انتظار کرتا ہوں (۴) جو کچھ میں نے کہا وہ تیری سمجھ[۵] میں آ گیا؟
(۵) گرمی میں سورج کی تیزی سے زمین تپ جاتی ہے (۶) پیچھے[۶] مُڑ کر دیکھا تو سینکڑوں سپاہی دوڑے[۷] چلے آتے تھے
(۷) آجکل میں اس کا بیٹا موت کا شکار ہو جائیگا (۸) میرے دل کی حرارت پانی سے نہیں بجھ[۸] سکتی
(۹) بیگم صاحبہ کے پاس جائے تو میرا سلام کہنا[۹]۔

---

[۱] مگر [۲] گوش کردن۔ [۳] بعد۔ [۴] روانہ کردن۔ [۵] حالی شدن واضح ہو جانا۔ [۶] پشت سر گشتہ
[۷] خاموش شدن۔ [۸] عرضہ کردن۔

سبق نمبر ۳

فقرے	فارسی ترجمہ
۱۔ ایسا موقع پھر کبھی ہاتھ نہ آئے گا	ہیچ فرصتے دیگر ہرگز بدست نخواہد افتاد
۲۔ اسی اثنا میں اُستاد آپہنچا اور سب تعظیم کیلئے کھڑے ہو گئے۔	دریں حال استاد ہم در آمد و ہمگی برائے تعظیم برخاستند۔
۳۔ خیال ہے کہ گاڑی کا اسباب ڈاکوؤں نے لوٹ لیا ہوگا	مظنہ[1] کہ راہزنان متاع عرّادہ را لخت کردہ باشند
۴۔ اچھا اب یہ گواہ شہادت دے۔ دیکھوں کیا کہتا ہے۔	خوب! الآن ایں گواہ ادائے شہادت بکند ببینم چہ مے گوید۔
۵۔ مَیں کسی حدتک احتیاط سے چلتا ہوں ورنہ مجھ کو کیا ڈر ہے۔	من یک قدرے با احتیاط حرکت مے کنم وگرنہ من چہ ترسے دارم۔
۶۔ غرض جیسا کہ میرے شوہر نے سمجھا دیا تھا وہی ہُوا	خلاصہ ہمانطور کہ شوہرم دستور العمل دادہ بود واقع شد
۷۔ ہم جنگل کے ایک طرف پہنچے ہی تھے کہ انہوں نے گولی چلادی۔	ہمیں کہ بکنار جنگل رسیدیم فشنگی آتش زدند۔
۸۔ اگر میری قسمت میں بہادر خاوند ہوتا تو تیرے حصّے میں کیوں نہ آجاتی۔	اگر شوہرے دلاور قسمت من مے بود چرا نصیب تو نمے شدم۔
۹۔ اس کا قد کچھ ایسا اونچا نہیں عمر ۲۷ و ۲۸ سال کی ہو گی۔	قدش چنداں بلند نیست سنّش باید بست و ہفت ہشت سال باشد۔
۱۰۔ ایسی گاڑیاں کہیں نہ دیکھی گئیں تھیں	چنیں[2] واگونہا ہیچ جا دیدہ نشدہ بود

فارسی میں ترجمہ کرو۔

(۱) جو کچھ میرے پاس ہے سب کچھ تمہیں دے جاتا ہوں۔ (۲) جرمنی نے تمام دُنیا کو تنگ[3] کیا ہے کہ صورت

---

[1] یعنی یہ ظن ہے کہ۔ یحتمل کہ یا محتمل است کہ بھی کہدیتے ہیں یعنی احتمال ہے کہ۔ [2] انگریزی لفظ ویگن کو واگون بنالیا ہے۔ [3] معلوم نمودن ۔

کیونکہ عہدنامے کاغذ کے ٹکڑے سے زیادہ وقعت نہیں رکھتے (۳) زمانے کے گذرنے نے تمام درو دیوار کو خاک کے برابر کردیا ہے (۴) درزی۔ موچی۔ جولاہے کُل پیشہ ور لوگ پہلے سے زیادہ محنت لیتے ہیں (۵) جب جہاز بندر کے قریب پہنچا سب اپنے اپنے کمروں میں چلے گئے (۶) رات آدھی سے زیادہ گذر چکی تھی یا میں تھا یا خدا کی ذات جو میرے زخمی دل کو تسکین دیتی تھی۔ (۷) دوستوں سے کبھی کبھی مل تاکہ ان کا اشتیاق بڑھے۔ (۸) انگلستان میں عورتیں بندوقوں اور کارتوس کے کارخانوں میں کام کرتی ہیں

سبق نمبر ۴

اتنا خفا مت ہو کہ جو رغبت بھی اس کے دل میں ہو نفرت سے بدل جائے۔	چندیں عتاب مکن کہ ہر میل کہ داشتہ باشد بہ نفرت مبدل گردد۔
یہ کس طرح ہو سکتا ہے کہ میں نے انگریزی کے اُستاد سے مشورہ نہ کیا ہو	چگونہ میشود کہ با معلم انگلیسی مشورہ نکردہ باشم
جو کوئی انکی نسبت پوچھے کہدینا کہ دہلی گئے ہوئے ہیں	ہر کہ از آنہا پرسد بگوئید کہ بدہلی تشریف بردہ اند
تم نے اتنے بھاری کپڑے پہنے ہیں دیکھتے نہیں کہ موسم بدل گیا ہے۔	رخت چنیں گرانبار در بر کردہ مگر نمے بینی فصل عِوض شدہ است۔
لاہور کے تنگ بازار اور گلیوں کی وجہ سے میں وہاں کی رہائش سے اُکتا گیا ہوں۔	بواسطہ تنگی بازار و کوچہ ہائے لاہور من از سکنی اش ملال گرفتہ ام۔
نہ ایران والوں نے اسکے اشعار کی قدر کی ہے نہ یورپ والوں نے۔	نہ ایرانیان بشعرش اعتنا کردہ اند نہ اہلِ فرنگ۔
وہ اگرچہ تمام عزیزوں کے سامنے مان گیا تھا اگر جب کچہری میں گیا تو صاف مکر گیا۔	ہر چند پیش ہمہ اقربا اعتراف کردہ بود اما چوں بمحکمۂ مرافعہ رفت حاشا زد۔
یہ کہا اور دونوں بوتلوں کو میز پر رکھ دیا	ایں گفت و ہر دو بُطریہا را روئے میز گذاشت
صبح جلدی اُٹھ کر میں نے جھٹ پٹ کپڑے پہن لئے نوکر وغیرہ ابھی سوئے پڑے تھے۔	صبح زود از خواب برخاستہ بہ تعجیل رخت پوشیدم عملہ جات ہنوز خواب بودند۔

۵۱ صحبت گذشتہ ۵۲ نزدیک بہ اسکلہ۔ ۵۳ تفنگ سازی و فشنگ سازی۔

فارسی میں ترجمہ کرو:۔

(۱) وہ ان ملکوں میں سیر کی غرض سے کئی بار جا چکا تھا۔ (۲) جس درخت سے اتنے فایدے پہنچیں اسے بیش قیمت سمجھنا چاہیئے۔ (۳) یہ سب حیلے حجت کی باتیں ہیں جو کچھ بھی ہو وہ ایران جاکر رہیگا۔ (۴) عثمان جسیم ہی نہیں زندہ دل اور با مذاق بھی ہے۔ (۵) لحظہ بلحظہ اس کا فکر بڑھ رہا تھا دل دھڑک رہا تھا چہرے کا رنگ زرد تھا۔ (۶) قصہ کوتاہ محنت مزدوری کرنیوالے جیسے اب خوشحال ہیں گذشتہ صدیوں میں کبھی نہیں ہوئے (۷) وہ اپنی لڑکی کی شادی کے انتظام میں مصروف ہے اور مدرسے رخصت لی ہے (۸) سین بدل جاتا ہے اور قصاب خانہ کی عمارت نظر آتی ہے۔

سبق نمبر ۵

اردو میں ترجمہ کرو:۔

(۱) مثلِ اینکہ کس بشیرینی حریص بشود ایں احمق بسکینہ خانم حریص است (۲) درایں حال از پشتِ سر او آواز آمد واایست کجا میروی (۳) چشم مادرش ہمیں بہ او روشن بود ا و برفت و روزگارش سیاہ شد (۴) تعجب من بیشتر ازیں بود کہ حاضرین ہرنہ ن بودند (۵) مصیبت میانِ ما و ہمہ مردم یک نوعِ انس و مہر ایجاد کردہ بود۔ (۶) آخر بگو بسرت چہ آمدہ؟ کہ زخمت زدہ است؟ (۷) باز ایں احمقہا نفہمند کہ ما ہمہ ایں عذا بہا را برائے اینہا میکشیم (۸) دو کشتیہائے بزرگ جنگی یکے دست راست دیگرے دست چپ مے آمدند۔ (۹) درپیش آں سبزی میدان بود کہ آنجا انبارہائے بقول و فاکہات و ماکولات گذاشتہ بودند

سبق نمبر ۶

اردو میں ترجمہ کرو:۔

۱۔ تماشائیان بر بامہا استادہ بودند وہمیں کہ کالسکۂ ما براہ افتاد ہمگی ہورا کشیدند و دست زدند۔

۲۔ بکلکتہ رفتم پس بدار جلنگ سپس بہ بنارس۔ کجا کجا رفتم اما در ہیچ شہرازو نشانے نیافتم۔

ـــــــــــــــــــــــــــــ

۱ ہرچہ باداباد۔ ۲ بابنیہ۔ ۳ بارح۔ ۴ خوش صحبت۔ ۵ تدارک عروسی ۶ رخصت گرفتن۔ ۷ وضعِ تماشا۔

۳- کاسکچی پائیں آمد نظر کرد کہ آتش بعرادہا گرفتہ است۔ کم ماندہ بود کہ ہمہ بسوزد۔
۴- ہر چہ زیادتر کسے ایں درخت ہا را میدارد ہمیں قدر او را صاحب ثروت میشمارند۔
۵- چندانکہ او را منع نمودند دیگر بلند تر داد و فریاد مے کرد۔
۶- ہر پول را مے سنجیدند ہر کدام کہ در وزن کم یافتہ مے شد او را قیچی مے کردند۔
۷- بجز دو ر و د ما ہمہ آموزیکان ترانۂ ملی نواختند و جملہ سربازہا تہنیت در ود ما تفنگ انداختند

سبق نمبر ۴

ذیل کے فقروں میں خطوط وحدانی میں جو افعال مصادر کی صورت میں درج کئے گئے ہیں ان کے مناسب صیغے بنا کر جملوں کی تکمیل کرو:۔

(الف)

۱- کارے کہ بما سپردہ بودند ہنوز با تمام نہ (رسانیدن) (۲) ہمہ معلوم خواہم (نمودن) کہ در حق من بد خیالی (کردن) (۳) تو ہر چہ (آوردن) باید برابر خود بمن قسمت بدہی (۴) انشاء اللہ ما ہم مثل آنہا ہمدیگر را دست (گرفتن) (۵) تا من خود امداد نہ (کردن) از جلسہ رخص نہ (نمودن) (۶) اگر ہمہ آدمہا دلاور بودندے دشمن آنہا شکست (دادن) (۷) از ابتداء ایں ہفتہ ہیچ تخفیف در شدت باران واقع (شدن)۔ (۸) خرگوش را ہما بجا کشتہ یافتیم کہ تیر (انداختن) (۹) من دوا را ہنوز (چشیدن) کہ در د فرو شد

(ب)

۱- واللہ من پیش ازیں ہرگز بدزدی نہ (رفتن) بعد ازیں ہم دیگر ہرگز نہ (رفتن)۔
۲- پدرت بیست روز بعد ازیں عروسی برائے شما خواہد کرد کہ در تمام قرابا غ تعریفش را (کردن)۔
۳- راست است کہ دختر بچہا بعقل (شدن) اشکِ چشمشان توئے آستینشان (بودن)
۴- برادرش باد (گفتن) است کہ در لندن دختراں سو باز در مجالس نشست و برخاست (کردن)
۵- ہمچو کہ ہر دو بفائدہ سفر اقرار آوردید اگر خوش بختی مراد (خواستن) مرخصم (فرمودن)۔
۶- اگر او بہ ولایت نہ (رفتن) ایں قدر منزلت از کجا کسب (کردن)۔
۷- حال ترا برائے آں خواستم کہ اگر چارہ (داشتن) زود (کردن)۔

۸۔ اگر ستارہا بر نصیب ما عالمیان قدرت (داشتن) اہلِ فرنگ چرا حرف انکار (زدن)۔
۹۔ بکاسکہ (نشستن) از توی ہا زار ہا (گذشتن) بالآخر بہ چمن زار ہائے خوب رسیدم۔
۱۰۔ ہنرے کہ نہ (داشتن) بیچارہ بہ مکر و حیلہ کسبِ معاش (کردن)

سبق نمبر ۸

ان جملوں کی تکمیل کرو:۔

(۱) گفت بشرطِ خیریت در ایام فرصت ملاقات (کردن)۔ (۲) دیروز اینجا آمدم ولپس فردا (رفتن)
(۳) جائیکہ آب نہ (یافتن) گیاہ نمے روید۔ (۴) اطاقِ خلوتی اش ہمہ تاریک مے نمود چراکہ شمع را (افروختن)
(۵) پائے من لغزیدہ نزدیک بود از پا (در آمدن)۔ (۶) ہمہ دعا کردند کہ انگلیس پائندہ و زندہ (بودن)
(۷) اگر درسہا خود را یاد (گرفتن) در امتحان ناکام نہ (ماندن)۔ (۸) ہیچ قوت باور القفس نمیتواں (کردن)
(۹) ترا برائے آں خواستم کہ اگر چارۂ واری (نمودن) +

سبق نمبر ۹

ان جملوں میں جہاں افعال کے صیغے غلط دیکھو درست کرو:۔

(الف)

(۱) مے ترسم کہ از من ناخوشنود شدید (۲) پریروز سہ ہزار نفر دعوت شدہ بود
(۳) باید تدبیر ایں کار را من معلوم کردہ بودی (۴) چہرہ اش چنیں طور متغیر شدہ بود کہ ہرگز او را نمے شناسم
(۵) ہرگز نہ بگفتید کہ امانتداری عمل نیک بود (۶) آقا حقیقتاً ایں امر از من بپرسید من بہ اطاعت عرض کردم
(۷) کارہائے زمانہ ہمیں سان میروند (۸) اے کاش تو اسراف نکردہ باشی و مال را تلف نہ ساختی
(۹) ستارگان ہنوز بغروب رفتہ اند خفیف خفیف مے درخشیدند (۱۰) از من پرسید چرا چنیں زود برگشتن میخواہم
(۱۱) ہنوز از جائے خود نہ برخاست کہ راہزنان برسرش ریختند (۱۲) چراغ را بر میکن تا بر دیوار ہا مے بینم۔
(۱۳) ماہتاب از ابرہا پیدا شدہ بود۔ روشنی اش ہمہ عالم را منور ساختہ است۔
(۱۴) خدایا بر ایں بچۂ مسکین رحم بکنید بیچارہ ہیچ مددگار نداشتہ است +

(ب)

(۱) دیروز آنجا مے رسیم۔ وامروز از ینجا خواہد رفتم (۲) ترا برائے ایں خواہم طلبید کہ اگر چارۂ داری بنما (۳)۔ اگرچہ ما از او خوشدلی نداریم اما ہنرش را منکر نمیتوان شدیم۔ (۴) کاش کارِ شما بخوبی بگذشت وما ہم شادکام گشتہ بودیم۔ (۵) خانۂ ما من بودیم و برادر من۔ ہمسایہ ہائے ما ہمہ رفتہ بود۔ (۶) آنگاہ یک دستۂ سرباز بودند کہ خانہائے مردم را محافظت مے کنند۔ (۷) توقع دارم زحمت قبول کن واز جانب من درایں خصوص وکیل باشی۔ (۸) ایں کار چنداں طول نمے داشت زود تمام خواہد شد۔ (۹) خاطرت جمع باشش حیلہ ہائے ایشان بمن کارگر نبود۔ (۱۰) اسم وجائے مہربان بنوشت۔ برائے آقا بفرست۔ بعد بردید۔

امید ہے کہ طالب علم نے کسی حد تک صیغوں کو بآزادی وسہولت بنانا سیکھ لیا ہوگا اسکے بعد دوسرا درجہ مسلسل عبارت کو فارسی کے قالب میں ڈھالنا ہے اسی مقصود کو پیش نظر رکھتے ہوئے ہم ذیل میں اُردو کے متعدد قطعوں کا ترجمۂ فارسی لکھے دیتے ہیں ساتھ ساتھ ہونہار انشاء پرواز کی مشق کیلئے ایسے قطعے درج کئے گئے ہیں کہ وہ خود ان کا فارسی ترجمہ کرے۔ یہ عبارت کے ٹکڑے آزاد۔ شرر۔ مولوی نذیر احمد۔ غالب۔ شیخ عبدالقادر بیرسٹرایٹ لاء وغیرہم جیسے ماہر نثاروں کی تحریروں سے انتخاب کئے گئے ہیں تاکہ طالب علم کے سامنے اُردو نثر کے بہترین نمونے پیش کئے جائیں۔

سبق نمبر ۱

فقرے	فارسی ترجمہ
جب میں چچا کے ہاں پہنچا تو بجائے اسکے کہ میرے اتنی مدت کے بعد ملنے سے وہاں سب کو خوشی ہوتی سارا گھر حیران ہوگیا وجہ یہ ہوئی کہ انکے گھر میں پہلے ہی سے مہمان اُترے ہوئے تھے اور کوئی بستر خالی نہ تھا۔ جب میں بوٹ اُتار رہا تھا پیٹھے اپنے کانوں سے سُنا کہ میری چچی کہہ رہی تھی	چوں خانۂ عموم رسیدم بجائے آنکہ ہمہ از ورود من بعدِ چنیں مدت خوشنود مے گشتند ہمہ اہل خانہ درحیرت ماندند سببش ایں بود کہ قبل از آمدنِ من چند نفر مہمانان درخانۂ شان فرودکش شدہ بودند وہیچ بسترے باقی نہ ماندہ۔ دریں حال کہ پا از چکمہ بیروں مے زدم بگوش خودم شنیدم عمہ ام

کہ یہ ہم کو پیشتر اطلاع دیئے بغیر کیوں آ گیا۔ اب
مَیں کیا کروں بستر کہاں سے لاؤں کیا اچھا ہوتا
جو یہ لڑکا آج یہاں سے سو کوس پرے ہوتا۔

میگفت چرا پیشتر خبر نداده اینجا آمده است۔ حالا چه
کنم بستر از کجا آرم۔ چه خوش بودے اگر امروز این
پسره بفاصله صد میل دور بودے۔

فارسی میں ترجمہ کرو:-

مالاباری بارہ سال کا ہوا تو ماں کا سایہ بھی سر سے اُٹھ گیا۔ بچارے کا سہارا یہی ماں تھی۔ طبیعت کو بڑا ہی قلق ہُوا اور بے یار و مددگار رہ گیا۔ سوتیلا باپ بہت غریب ہو گیا تھا اسنے جواب دیدیا کہ مَیں کسی قسم کی مدد نہیں دے سکتا۔ غرض اس چھوٹی سی عُمر میں مالاباری کو پیٹ کا دھندا خود کرنا پڑا۔ لڑکوں کو پڑھا کر کچھ روپیہ پیدا کرتا اور اسی طرح پیٹ بھرتا۔ ایک رحم دل پادری کو اس کا حال معلوم تھا۔ اسنے سورت کے مشن سکول میں داخل کر لیا اور فیس کے بغیر پڑھانا شروع کیا۔

سبق نمبر ۱۱

فقرے

ایک موقع پر اسے نوجوان خوبصورت لڑکا
فرض کیا ہے کہ خوش ہے اور اپنے عالم میں
اُچھلتا کودتا ہے مگر آنکھوں سے اندھا کیا
ہے اس میں نکتہ یہ ہے کہ بھلائی بُرائی نہیں سوجھتا۔
کبھی ایک جوان آدمی بنایا ہے اور ہاتھ میں چڑھی ہوئی
کمان میں تیر جوڑا ہُوا ہے کہ جدھر چاہتا ہے مار بیٹھتا
ہے اسکی پناہ نہیں۔ ایک موقع پر ایسی تصویر کھینچی ہے
کہ پہلو میں تیروں کا ترکش لٹکتا ہے اور ہاتھ سے تیر کا پیکان
سان پر تیز کر رہا ہے۔ یہ تصویر ایک پتھر پر کھدی
ہوئی ہاتھ آئی تھی خدا جانے کس عہد میں کھدی
ہو گی اور کیا طلسم اس میں باندھا ہو گا۔

فارسی ترجمہ

در یکجائے او را پسرۂ جوان و خوشگل فرض کرده اند
که خورسند است و در عالم سرخوشی جست و خیز
مے کند اما از چشم او را کور ساختہ اند دریں اشارہ
است بایں کہ نیک تا بد امتیاز نمے کند۔ گاہے
او را مرد جوان نقش زده اند۔ توی بدستش کمان چلہ
کرده است و سوفار شست گذاشته است که بهر جانب
که میخواهد خالی مے کند۔ ہیچ چیز از اں در پناه نیست
در جائے دیگر پرده اش را چنیں برداشته اند که تیر دانے
آویزاں در بغلش است و با دست پیکانِ تیر را بر سان
تیز مے کند ایں تصویر کنده بر الماس بدستم افتاد واللہ
اعلم در چه عهد کنده شد و چه طلسمے در آں بستہ بوده

فارسی میں ترجمہ کرو:-

یہ سب تدبیریں ہوئیں مگر اس کا کیا علاج تھا کہ راجپوتوں کا شمار بیس ہزار تھا اور مسلمان صرف پانچسو تھے۔ ہندوؤں کی طرف دو ہزار آدمی مارے گئے لیکن انکے مقابل میں مسلمانوں کے جو تین سو پچاس سپاہی نذر اجل ہوئے انہوں نے مسلمانوں کی قوت کو بالکل کمزور کر دیا۔ تھوڑی ہی دیر اور لڑائی ہوئی ہو گی کہ مسلمانوں کو راجپوتوں نے گھیر لیا اور انکے جوانمردوں کو تہکا تہکا کر گرفتار کرنے لگے۔ غرض قافلہ تمام کا تمام درہم و برہم ہو گیا جو مرد اور عورتیں قتل ہونے سے بچ رہی تھیں وہ کامیاب راجپوتوں کے ہاتھ میں گرفتار ہوئیں ✤

سبق نمبر ۱۲

فقرے	فارسی ترجمہ
کیوں صاحب یہ چچا بھتیجا اور شاگردی اُستادی سب پانی پھر گیا۔ اگر کوئی ہزار پانسو کی چیز ہوتی اور مَیں تم سے مانگتا تو خدا جانے تم کیا غضب ڈھاتے۔ میرا کلام۔ خرید آٹھ دس روپے کی سو وہ بھی میں یہ نہیں کہتا کہ مجھ کو دیڈالو تم کو مبارک رہے۔ مجھ کو مستعار دو مَیں اس کو دیکھ لوں پھر تم کو واپس بھیج دوں۔ اس طرح کی طلب پر نہ دینا دلیل اس کی ہے کہ مجھ کو جھوٹا جانتے ہو۔ میرا اعتبار نہیں یا یہ کہ مجھ کو آزار دینا اور ستانا دل منظور ہے۔ وہ کتاب ابھی میرے آدمی کو دیدو۔ باللہ واللہ اس میں سے جو میرے پاس نہیں ہے نقل کر کے تمکو بھیج دونگا اگر تم کو واپس دوں تو مجھ پر لعنت اور اگر تم میری قسم نہ مانو اور کتاب حاملِ رقعہ کو نہ دو تو تم کو آفرین ✤	بگو آغا آں ہمہ حقوقِ عمومت و اُستادی بر باد رفت۔ اگر چیزے گرانمایہ بودے طلب کردے نے تواں گفت چہ آفتہا بر پا میکردید۔ آں کتاب مجموعۂ سخنِ خودم قیمتش ہشت دہ روپیہ۔ آں ہم نے گوئم بمن ببخشید۔ خودتان را مبارکباد۔ من ہمیں کہ مستعار میخواہم ملاحظہ بکنم و باز دہم۔ برگشت بخشیدن حاشا زدن[1] دلیل ست بر ایں کہ مرا دروغگو مے پندارید و پیشِ شما ہیچ وثوق ندارم یا اینکہ مرا آزار دادن و اذیت کردن مقصودِ شماست۔ کتاب مجرد کو ہمیں حالا بہ نوکر من بدہید۔ آنچہ بدست نیست نقلش برداشتہ باز خواہم داد۔ اگر بعد از نقل باز نہ گردانم بر من لعنت باد و اگر شما ایں قسم من اعتبار نکردہ کتاب بحاملِ ایں کاغذ[2] ندہید بر شما آفرین ✤

[1] حاشا زدن انکار کرنا مکر جانا [2] خط رقعہ ۱۲

فارسی میں ترجمہ کرو:-

دو ہزار برس ہوئے کہ فرنگستان میں ایک دولتمند زمیندار رہتا تھا اور اس کے دو بیٹے تھے۔ دونو کو بہت پیار سے رکھتا تھا ایک دن چھوٹے بیٹے نے آکر کہا۔ ابا میں ایک اور مُلک میں جاکر رہنا چاہتا ہوں۔ مال واسباب کا جو حصہ آپ مجھے میراث میں دینا چاہتے ہیں اب دیدیں تاکہ میں اسے لیکر روانہ ہوجاؤں باپ نے بیٹے کو اس کا حصہ دیدیا اور وہ لیکر ایک دُور دراز مُلک میں جا بسا بڑا بیٹا باپ کے ساتھ رہا۔ زمینداری کے معاملات میں اس کی مدد کرتا اور جو کچھ وہ حکم کرتا اس کو بجالاتا ۔

سبق نمبر ۱۳

فقرے

شام سے پہلے دونو پھر دربار صاحب پہنچے بڑا بھاری ہجوم تھا۔ تالاب کے کناروں اور مکانوں کی چھتوں پر اور دروازوں اور کھڑکیوں میں جہاں نگاہ جاتی تھی آدمی ہی آدمی نظر آتے تھے شام کو روشنی ہوئی۔ تمام دربار صاحب سونے کا ڈلا معلوم ہونے لگا۔ چھجوں۔ منڈیروں۔ چھتوں اور تالاب کی سیڑھیوں پر غرض جہاں دیکھو جلتے ہوئے چراغوں کی بیشمار قطاریں تھیں۔ اور روشنی کا عکس تالاب کے پانی میں پڑتا تھا تو وہ چند بہار نظر آتی تھی ۔

فارسی ترجمہ

قبل از شام ہر دو باز بدربار عالی رفتند جمعیتی زیادے بود۔ بر کنار آبگہ۔ بر بامہائے خانہا۔ توئی دروازہا و دریچہ ہا ہر جا کہ نگاہ مے افتاد سرتاسر آدم بہ نظر مے آمد۔ شام چراغان[51] کردند۔ ہمہ دربار اقدس مثل یک پارۂ زر مے نمود۔ بر پیش خانہا بالکونہا[52] و بامہا و بر پلہ ہائے آبگہ و فی الجملہ ہر سو کہ چشم انداز[53] مے شد صفہائے چراغان بود بے عدد و حساب و پرتو روشنی چون بر سطح آب مے رقصید رونق نظارہ را دہ چند مے افزود ۔

فارسی میں ترجمہ کرو:-

باغ امید اسوقت ایسی بہار میں معلوم ہوا کہ دل آرزو پسند گھبرا اُٹھا۔ جو چیز نظر پڑی دلفریب

---

۵۱ چراغان کردن روشنی کرنا چراغ جلانا۔ ۵۲ انگریزی لفظ بالکونی کا مفرس بالکون ہے۔ ۵۳ چشم انداز شدن۔ دکھائی دینا۔ چشم انداز نظارہ ۱۲

تھی۔ جو پھول دکھائی دیا نظر فریب تھا۔ جس صورت کی طرف نگاہ گئی ہوش ربا تھی۔ ایک دل کدھر کدھر متوجہ ہوتا اور کس کس کا آرزو مند بنتا۔ اس پھول کی خوبیوں کو دیکھ رہے تھے کہ دوسرا نظر پڑا۔ اس کی خوشنمائی کو ابھی جی بھر کے دیکھ نہیں چکے تھے کہ تیسرے پر نظر جا پڑی اور اس شوق سے گئی کہ وہیں کی ہو رہی۔ ہائے افسوس بوالہوسی باغِ آرزو کی بہار دکھا دکھا کے یونہی بڑھائے چلی گئی اور ہم اس میدان میں چلتے چلتے ایسے تھکے کہ سارے حوصلے پست ہو گئے ٭

سبق نمبر ۱۴

فقرے

مجھ کو دیکھو کہ نہ آزاد ہوں نہ مقید ہوں نہ رنجور ہوں نہ تندرست۔ نہ خوش ہوں نہ ناخوش نہ مُردہ ہوں نہ زندہ۔ جئے جاتا ہوں۔ باتیں کئے جاتا ہوں روٹی روز کھاتا ہوں۔ شراب گاہ گاہ پئے جاتا ہوں جب موت آئیگی مر رہونگا۔ نہ شکر ہے نہ شکایت ہے۔ جو تقریر ہے بر سبیل حکایت ہے۔ بارے جہاں رہو جس طرح رہو ہر ہفتہ میں ایک بار خط لکھا کرو ٭

فارسی ترجمہ

بمن نگاہ کنید۔ نہ آزادہستم نہ پائے بند نہ رنجورم نہ باصحت۔ نہ آسودہ ہستم نہ ناخوش۔ نہ مُردہ ام نہ زندہ ہستے[۱] زیم وسخن ہمے گوئم۔ نان ہر روز میخورم بادہ گاہے گاہے مے نوشم٭۔ نہ سپاس میکنم۔ نہ شکوہ بر زبان مے آرم۔ ہر چہ گفتہ مے شود بر سبیل حکایت است۔ فی الجملہ ہر کجا کہ مے باشید بہر حال کہ مے شوید باید یکبار در ظرفِ یکہفتہ نامۂ خیریت بفرستید

٭چون اجل خواہد رسید خواہم مُرد

فارسی میں ترجمہ کرو:۔

شہب[۲] ٹوٹتے ہوئے ستارے بعض ملکوں میں کثرت سے دکھائی دیتے ہیں ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ برٹانیۂ کلاں میں ان کی بوچھاڑ ہوئی تھی آدھی رات سے آدھ گھنٹہ بیشتر پہلے تو ایک ایک ستارا ٹوٹتا نظر آیا پھر وہ دو دو تین تین ٹوٹتے ہوئے دکھائی دیئے اور اس کے بعد تو ایسی بارش ہوئی کہ ایک منٹ میں پچاس[۵] ساٹھ ٹوٹ پڑے غرضیکہ صبح کے چار بجے تک حساب لگانے سے معلوم ہُوا کہ ڈھائی لاکھ کے قریب ستارے ٹوٹے ٭

---

۱ مے زیم کی جگہ ہمے زیم لایا گیا تاکہ جئے جانے میں جو استمرار کے معنے ہیں انکی جھلک باقی رہے۔ ۲ شہاب ۱۲

سبق نمبر ۱۵

فارسی ترجمہ	فقرے
ایں حقیقت بمشکل بفہم مے رسد کہ خلائق چرا	یہ امر مشکل سے سمجھ میں آسکتا ہے کہ زمانہ کیوں نکی
اینان راچنیں مکرم مے وارند۔ از جہت اینکہ	اسقدر قدر کرتا ہے۔ اسوجہ سے کہ زمانے سے
از جہان مستغنی گشتہ اند وجاہ وعشرت ایں دنیارا	بے پرواہ ہو گئے ہیں اور دُنیاوی دولت اور عشرت
بے مایہ وحقیر مے شمارند وعلاوہ براین ہمہ بیخودی	کو بے قدری اور نفرت کی نگہ سے دیکھتے ہیں اور
آنہارا در تصرف خود آوردہ محو یک خیال کردہ	سب پر طرہ یہ ہُوا ہے کہ بیخودی نے اپنے بس میں
است۔ ہر فکرے کہ از خاطر شان خطور	کرکے ایک دھن میں لگادیا ہے۔ جو خیال دلمیں
میکند ہر لحظہ باآن مستغرق میمانند۔ اگر	پیدا ہو گیا ہے ہر وقت اسی میں ڈوبے رہتے ہیں
راست پرسید ہمیں بیخودی آنہارا اینقدر	انصاف سے پوچھئے تو صرف بیخودی نے ان کو
غنی ساختہ است اگر خود شان را فراموش	اس قابل بنادیا ہے اگر یہ خود فراموش نہ ہوتے
نے کردند ہمچنانکہ ہستند نے بودند ٭	تو ایسے بھی نہ ہوتے جیسے کہ ہیں ٭

فارسی میں ترجمہ کرو:-

وہ کل سب قسم کے کام کرتی ہے۔ درزی اس سے کپڑے سیتا ہے۔ آرہ کش اس سے لکڑی چیرتا ہے۔ جُلاہا اس سے کپڑا اُبنتا ہے۔ دھوبی اس سے کپڑے دھوتا ہے۔ کسان اس سے ہل جوتتا ہے کھیت کاٹتا ہے۔ کھیت میں پانی دیتا ہے۔ مصور اس سے تصویر بناتا ہے۔ ہم جدھر چاہتے ہیں اسکو موڑ دیتے ہیں۔ بند کرتے ہیں کھول لیتے ہیں۔ کوئی کام بھی ایسا نہیں کہ وہ نہ کرسکتی ہو۔ بڑے بڑے کاریگروں کی عقل اس کو دیکھ کر دنگ رہ جاتی ہے ٭

سبق نمبر ۱۶

فارسی ترجمہ	فقرے
آیا ایں اعتراف کردن دیوانگی است کہ ما بندگانیم	کیا اس بات کا اقرار کرنا جنون ہے کہ ہم بندے
واو ہم برما حق مے دارد۔ خدائیکہ ماراخلق کردہ	ہیں اور اس کا بھی ہم پر کچھ حق ہے جسنے ہم کو
است۔ مارا روزی میدہد زندہ مے سازد مے	پیدا کیا ہے۔ جو ہم کو روزی دیتا ہے۔ جو ہم کو

جلاتا اور مارتا ہے۔ جو پانی برساتا ہے اور زمین سے ہمارے لئے سرمایۂ حیات لگاتا ہے جسنے ہماری جانوں کی شادابی اور تازگی کیلئے آبِ شیریں خوشگوار کی سوتیں زمین میں جاری کر رکھی ہیں اور ہماری روحوں کے انبساط کیلئے ہوا کا ذخیرہ کافی مہیا فرمادیا ہے جس کے حکم سے چاند سورج اپنے معمول سے نکلتے اور غروب ہوتے ہیں تاکہ کام کرنے کیلئے دن ہو اور آرام لینے کیلئے رات +

میراند۔ باراں مے ریزد واز برائے ما سرمایۂ حیات از خاک مے رویاند۔ آنکہ بخاطر آسودگی و تازگی جانہائے ما آبخیزہائے آب شیریں و خوشگوار درزمین روان کردہ است و برائے شگفتگی ارواح یک ذخیرۂ وافر ہوا ارزانی داشتہ است آنکہ بفرمانش ماہ و مہر عادتاً طلوع مے کنند و بمغرب مے روند تا روز برائے کار و بار معین باشد و شب برائے سکون +

فارسی میں ترجمہ کرو:۔

جب دُنیا کی چھوٹی سے چھوٹی چیزیں آپ سے آپ نہیں بن گئیں کسی کاریگر کے بنانے سے بنی ہیں تو پھر یہ آدمی اور حیوان۔ زمین و آسمان کس طرح بنے۔ درخت کیونکر اُگے پہاڑ کہاں سے آئے۔ سورج چاند اور ستارے روشن ہوئے تو کس طرح۔ کیا یہ سب آپ سے آپ بن گئے یا کسی آدمی نے انہیں بنایا۔ نہیں نہیں۔ جس طرح پہلی چیزیں آپ سے آپ نہیں بن گئیں اسی طرح ان کا بنانے والا بھی کوئی ہے جس کی طاقت جس کی قدرت جس کی صنعت جس کی حکمت و عقل سب سے بڑھ کر ہے وہی خدا ہے اسی کا نام اللہ ہے +

سبق نمبر ۱۷

اسی حال میں دیکھتے ہیں کہ ایک بزرگ آزاد وضع قطع تعلق کا لباس بر مین خاکساری کا عمامہ سر پر آہستہ آہستہ چلے آتے ہیں۔ تمام علما و صلحا مورخ اور شاعر سر جھکائے انکے ساتھ ہیں۔ وہ دروازے پر آکر ٹھیرے۔ سب نے آگے بڑھنے کی

درہمیں اثنا مے بینند کہ بزرگے آزاد وضع رختِ قطعِ علائق دربر کردہ دستارِ تواضع بر سر گذاشتہ باہستگی و وقار مے آید ہمۂ علماء و صلحاء و مورخین و شعراء سرافگندہ ہمپائے ہستند۔ دم دروازہ وا ایستادہ ہمہ کسان قدم فراتر گذاشتن التماس

التجا کی تو کہا معذور رکھو میرا ایسے مقدموں میں کیا کام ہے اور وہ فی الحقیقت معذور رکھے جاتے اگر تمام اہل دربار کا شوقِ طلب ان کے انکار پر غالب نہ آتا وہ اندر آئے ایک طلسمات کا شیشۂ مینائی انکے ہاتھ میں تھا کہ اس میں کسی کو دودھ کسی کو شربت کسی کو شراب نظر آتی تھی۔ ہر ایک کرسی نشین ان کو اپنے پاس بٹھانا چاہتا تھا مگر وہ اپنی وضع کے خلاف سمجھ کر کہیں نہ بیٹھے فقط اس سرے سے اس سرے تک گردش کی اور چلے گئے۔ وہ حافظ شیراز تھے اور شیشۂ مینائی ان کا دیوان تھا جو اس فلک مینائی کے دامن سے دامن باندھے ہے ۔

نمودند گفت معذورم دارید بچنیں مرا فہما من چہ دخل دارم و فی الحقیقت او را معذور مے داشتند اگر تمنائے اہلِ دربار بر انکارش غالب نمے آمد۔ داخل شد۔ یک شیشۂ مینائی از طلسم بدستش بود کہ کسے در آں شیر مے پنداشت۔ کسے شربت وکسے بادہ۔ ہر کرسی نشین میخواست کہ او را در پہلوئے خود بنشاند مگر او ایں را خلاف وضعِ خود شمردہ ہیچ جا نشست فقط ازیں گوشہ تا آں گوشہ گردش کرد و برفت۔ ایں بزرگ حافظ شیراز بود و شیشۂ مینائی دیوان شعرش کہ در رفعت پائگاہ با دامنِ فلکِ مینائی دامن بستہ است ۔

فارسی میں ترجمہ کرو۔

ڈاکٹر ہیرن میرے ہم قوم تھے۔ میں کھڑے کھڑے ان کے مکان پر جاتا اور چلا آتا جب کئی بار آنا جانا ہو چکا تو انہوں نے اپنی لڑکی سے میرا تعارف[1] کروایا۔ پندرہ سال سے کچھ زیادہ ہونے کے باوجود بھی وہ ہنوز کنواری تھی۔ ڈاکٹر صاحب نے اس کی وجہ یہ بتلائی کہ ابتک کوئی بر نہ مل سکا لیکن افواہ یہ تھی کہ اس کی نسل میں کچھ خرابی ہے۔ اس کے علاوہ اس میں کوئی اور نقص نہ تھا۔ وہ بہت ذہین او عقلمند تھی اور ساتھ ہی حسین۔ اسلئے میں اکثر اس سے بات چیت کرتا اور اس میں بسا اوقات اتنی رات گذر جاتی کہ میں اپنی بیوی کو دوا پلانے کے وقت سے بھی بہت دیر بعد گھر پہونچتا۔

۱؎ معرفی نمودن ۱۲

سبق نمبر ۱۸

فقرے	فارسی ترجمہ
وہ افغان جو سامنے سے ہٹ کر آگے بھاگ گئے	افغانان کہ از پیش باز پس رفتہ گریختہ بودند
تھے یا دائیں بائیں دروں میں گھس گئے تھے	یا دستِ راست و چپ بہ تنگہائے فرو خزیدہ
پہاڑیوں کے نیچے جاکر اوپر چڑھ آتے ہیں۔	بودند۔ زیر تپہ ہائے راہ رفتہ بالا مے آیند و قوم
اور دروں کے اندر کی مخلوق بھی آپہنچتی ہے۔	کہ میان درہ ہائے مے باشند ہم سر مے زنند از
اوپر سے گولیاں اور تیر برساتے ہیں ورنہ پتھر اور	بالا تفنگ و تیر مے بارند واگرنہ سنگ و حقیقت الامر
حقیقت تو یہ ہے کہ ایسے موقع پر جہاں فوج سمجھ چکی	این ست کہ در جائیکہ لشکریان یقین کردہ بودند کہ
تھی کہ میدان صاف کر کے آگے بڑھے ہیں انکا	میدان از دشمن پاک کردہ اقدام نمودہ بودند۔ ہیاہو
فقط غل مچانا کافی ہوتا ہے اور سامنے کی	انداختن شان ہم کفایت میکند والا جنگ رو در رو ہم
لڑائی تو کہیں گئی ہی نہیں۔ وہ میدان تو	دست شان ہست۔ و آں چارہ تا پستِ جویں بکمر
ہر وقت تیار ہے جب تک کمر میں آٹا بندھا ہے۔	بستہ است بدست مے باشد۔ وقتیکہ بشد سوئے خانہائے
ہو چکا گھروں کو بھاگ گئے۔ کچھ وہ گئے کچھ اور	خود شان پا پس مے آرند۔ در اثنائیکہ آنان مے روند چند
کھانا باندھ لائے۔ کچھ اور نئے آن شامل ہوئے۔	نفر دیگر خورش آوردہ وارد مے شوند و چند دیگر ترہم شریک
غرضیکہ بادشاہی لشکر جتنا آگے بڑھے اور پچھلی	مے گروند۔ فی الجملہ چندانکہ قشون شاہی پا پیشتر گذارند
مسافت طے ہوا تنا ہی گھر کا رستہ بند ہوتا جاتا	و مسافتِ پیمودہ زیاد میشود ہمانقدر راہ وطن مسدود
ہے اور وہ بند ہوا تو سمجھ لو کہ خبر بند۔ رسد بند	میگردد و بمجرد بستہ شدن آں گویا مراسلت مقطوع شد
گویا سب کام بند +	و رسد ممنوع یعنی ہمہ کارہا معطل +

فارسی میں ترجمہ کرو:-

جب کوئی بیرونی دشمن حملہ کرتا ہے تو سامنے ہو کر مقابلہ کرتے ہیں ایک اونچی پہاڑی پر چڑھ کر نقارہ بجاتے ہیں۔ جہاں جہاں کہ آواز پہنچی۔ ہر شخص کو پہنچنا واجب ہے۔ دو دو تین تین وقت کا کھانا کچھ روٹیاں کچھ آٹا گھر سے باندھے ہتھیار لگائے اور آن موجود ہوئے۔ جب وہ ٹڈی دل

سامنے پہاڑیوں پر چھایا نظر آتا ہے تو بادشاہی لشکر جو میدان کے لڑنے والے ہیں دیکھ کر حیران ہو جاتے ہیں اور جب خیال آتا ہے کہ کتنے اور کیسے پہاڑ ہم طے کرکے یہاں آئے پیچھے تو وہ رہے اور آگے یہ بلا۔ نہ زمین کے نہ آسمان کے اسوقت خدا یاد آتا ہے +

سبق نمبر ۱۹

فقرے

ایک دن صبح کو ہماری ملاقات کیلئے ایک ایسی وضع کا امیر آیا جو چینیوں کی سی شکل و شباہت کا نہ تھا۔ دریافت کرنے سے معلوم ہوا کہ وہ شخص فرانسیسی ہے جو مدت ہوئی کیپرس کے پادریوں کے ہمراہ یہاں آیا تھا اور یہیں رہ پڑا اور رفتہ رفتہ اعلیٰ مرتبہ پر پہنچ گیا۔ اس امیر نے مجھ سے فرانسیسی زبان میں گفتگو کی۔ اور اسکے ذریعے سے مجھ کو اُس طرف کے وہ حالات معلوم ہوئے جو میری کتاب کیلئے ازبس کارآمد تھے۔ یہ شخص اکثر میرے پاس آتا اور گھنٹوں بیٹھا کرتا تھا اور وہاں کے باشندوں کے عادات و رسوم و طرز معاشرت کی نسبت وہ وہ باتیں سُناتا کہ میں دل سے اس کا گرویدہ ہوگیا اور سمجھا کہ میری کتاب اسکی بدولت ایسی لاجواب بنے گی کہ پڑھنے والے عش عش کرینگے اور میرا بڑا نام ہوگا +

فارسی ترجمہ

روزے علی الصباح رئیسے برائے ملاقات ما آمد کہ وضعش با وضع چینیان مانا نبود۔ بعد تحقیق معلوم شد کہ آدم فرنگی بود و مدتے گذشتہ کہ از پاریس ہمراہ کشیشہا اینجا وارد شدہ وہمیں جا اقامت گزید وبتدریج بمرتبۂ اعلیٰ فائز گردیدہ بود۔ ایں دولتمند بزبان فرانسہ با من حرف مے زد و بوساطتش آں احوالاتِ ایں دیار معلوم شد کہ در نہایت بکار کتاب من میخورد۔ ایں مرد اکثر برائے ملاقاتم مے آمد و ساعتہا با صحبت مے نشد و نسبت با اہلِ ایں بلاد وطرز تعاشر و رسم ہائے شان چندیں سخن میزد کہ از تہِ دل رہینِ منتش گشتم و گمان بردم کہ کتاب من بواسطۂ او چناں بے نظیر خواہد شد کہ خوانندگان مرحبا خواہند گفت و اسم و رسم نصیب من خواہد بود +

. . . .

فارسی میں ترجمہ کرو:-

چالیس ستون تک مسجد ملا طوطا کے نالوں سے اور گھر نزہت النساء کے فغاں سے میدان

قیامت تھا جب ماتم کی رسمیں ہو چکیں اور چار ماہ اور دس دن ایام عدت گذر گئے تو ملا طوطا نے محلہ کے مقتدر لوگوں سے یہ کہا کہ بہتر تھا کہ میں مرجاتا اور ان مصیبتوں سے نجات پاتا جس خیال کو کہ میں ظاہر کرنا چاہتا ہوں وہ شرافت اور حمیت سے بعید ہے لیکن کیا کیا جائے کہ بعض امور ایسے ہیں کہ انسان ان کے اظہار سے مجبور ہے میں دیکھتا ہوں کہ نزہت کی زندگی نہایت خطرہ میں ہے۔ میں یہ چاہتا ہوں کہ اس سے نکاح کر لوں ممکن ہے کہ اس سے کوئی اطمینان کی صورت پیدا ہو جائے۔ محلہ کے سفید ریش سادہ لوحوں نے اس تجویز کو پسند کیا اور دونوں کا نکاح ہو گیا۔

سبق نمبر ۲

فقرے	فارسی ترجمہ
امیر کو جوں جوں آرام کے اسباب ملتے جاتے ہیں کیے جاتا ہے۔ اور اور۔ غریب کو جو مل گیا اسی کو صبر شکر سے لیکر بال بچوں میں خوش ہو بیٹھتا ہے گرمی میں دوپہر کے وقت درختوں کا سایہ اُسے خسخانے سے بہتر ہے اور سردی میں سورج اس کے کمرے کی انگیٹھی ہے۔ رات کو اگر مکلف لحاف بستر نہیں تو کیا ہوا۔ گدڑی یا کملی میں لپٹا ہوا ہے یا چند سوکھی لکڑیوں کا ایک ڈھیر جمع کر لیتا ہے اور ان کو جلا کر اس کے قریب رات کاٹ دیتا ہے گھر میں اتفاق ہو تو ایسی غریبی بھی کٹ جاتی ہے اور پھر دولت تو ڈھلتی ہوئی چھاؤں ہے کیا جو غریب ہیں وہ ہمیشہ غریب ہی رہینگے۔ کیا انکی یا ان کی اولاد کی کبھی نہیں سُنی جائیگی۔ نہیں امید انکے کان میں یہ خوش کن آواز ڈالتی ہے ۵	دولتمند چندانکہ ورا اسباب راحت میسر گردد مے گوید دیگر میخواہم و باز دیگر۔ مرد بے مایہ ہر چہ بدستش اُفتد ہماں را بصبر شکر گرفتہ میان کس و کوئے خویش خوشگذرانی مے کند۔ در تابستان وقت نیمروز سایۂ درختان اورا از راحت خسخانہ خوشتر است و در زمستان آفتاب آتش تاب طاقش است شب اگر لحاف ملائم میسر نمے شد مضائقہ ندارد۔ خود را بگلیم یا کملی پیچیدہ یا پشتۂ ہیزم خشک گرد آوردہ آتش بر کردہ پیش آں شب را بروز آرد و اگر زن و زندگی آشتہ باو خوش صحبتے۔ زمانۂ غربت ہم بسر آید۔ غیر ازیں دولت مثل سایۂ ناپائدار است۔ آیا آنانکہ فلکزدہ ہستند۔ باید ہموارہ ہمچناں بمانند و دعائے خود شان یا اولاد شان باجابت نرسد۔ امید ایں نوائے جان پرور بگوش شان مے زند ۵

رسید مژدہ کہ ایام غم نخواہد ماند
چناں نماند وچنیں نیز ہم نخواہد ماند

رسید مژدہ کہ ایام غم نخواہد ماند
چناں نماند وچنیں نیز ہم نخواہد ماند

فارسی میں ترجمہ کرو:۔

یہ دو نو باتیں تو جھٹ تمہاری سمجھ میں آگئیں مگر تم اس بات کا اندازہ نہیں کر سکتے کہ سورج کتنا بڑا ہے۔ اگر سورج کو فٹ بال کے برابر مانیں تو اسکے مقابلے میں زمین ایک چھوٹا سا جوار کا دانہ ہوگی۔ کیونکہ اگر سو زمینیں برابر برابر رکھی جائیں تو کہیں جا کر سورج کی چوڑائی کے برابر ہوں۔ اسی طرح اگر ترازو کے ایک پلڑے میں سورج کو رکھیں تو وزن برابر کرنے کیلئے دوسرے پلڑے میں تین لاکھ زمینیں بلکہ اس سے بھی کچھ زیادہ رکھنی پڑینگی ان باتوں سے کچھ کچھ سمجھ میں آتا ہے کہ سورج کتنا بڑا ہے ۔

سبق نمبر ۲۱

فقرے

صاحب تم تو اچھے خاصے عارف اور تمہارا کشف سچا ہے۔ میں راہ دیکھ رہا تھا کہ تمہارا خط آئے تو جواب لکھوں۔ کل تمہارا خط شام کو آیا۔ آج صبح کو جواب لکھا گیا۔ بات یہ ہے کہ نامور آدمی کے لئے محلّے کا نام بتا ضرور نہیں مَیں غریب آدمی ہوں مگر فارسی انگریزی جو خط میرے نام کے آتے ہیں تلف نہیں ہوتے۔ بعض فارسی خط پر پتہ محلہ کا نہیں ہوتا اور انگریزی خط پر تو مطلق پتہ ہوتا ہی نہیں شہر کا نام ہوتا ہے ۔

فارسی ترجمہ

آغا جیلے صاحب معرفت ہستی وکشف راست میداری۔ دیدہ براہ بودم کہ نامۂ شما برسد من جواب بنویسم۔ دیروز وقت شام خط شما در آمد۔ جوابش امروز صبح نوشتہ شد۔ حقیقت الامر اینست کہ آدمِ نام بردار را چگونگی محلّہ لازم نیست من یک مردِ کم مایہ ہستم با وصفِ آں خطوطِ پارسی و انگلیزی کہ باسم خودم مرسوم باشد گم نمے شود۔ بعض کاغذ ہائے فارسی اسمِ محلّہ بر آنہا ثبت نمے باشد و خطوطِ انگلیزی اصلاً او معرّا باشد۔ ہمیں اسم شہر دارد وبس ۔

فارسی میں ترجمہ کرو:۔

چند سال کا ذکر ہے کہ پنجاب کے ایک پہاڑی مقام میں وبائی بخار پھیل گیا۔ لوگ قصبے کے

مختلف محلّوں اور جُدا جُدا مکانوں میں رہتے تھے اسلئے یہ خیال بھی محال تھا کہ بیماری چھوت سے پھیلی ہے۔ ڈاکٹر کے پاس ہر روز نئے مریضوں کی اطلاع پہنچتی تھی مگر حیران تھا کہ قصبہ صحت کے لحاظ سے عُمدہ موقع پر آباد ہے پھر جو یکایک بیماری نمودار ہوگئی اسکی کیا وجہ ہے۔ چنانچہ ڈاکٹر نے تحقیقات شروع کی۔ پتہ لگاتے لگاتے معلوم ہُوا کہ جن جن لوگوں کو بخار ہُوا تھا انہوں نے ایک ہی گوالے کے ہاں سے دودھ لیا تھا۔ اور اس کی گائے بیمار تھی ⁂

سبق نمبر ۲۲

فقرے

میرے دوستو۔ وہ ملک تو دُنیا ہی نئی ہے کیونکر لکھوں کہ تمہارے تصور میں تصویر کھینچوں یہ عالم ہے کہ چاروں طرف پہاڑ۔ درخت گھنا بن گھاٹی ایسی تنگ کہ دو تین آدمی بمشکل چل سکیں۔ رستہ ایسا کہ پتھروں کی اُتار چڑھاؤ پر ایک لکیر سی پڑی ہے۔ اسی کو سڑک سمجھ لو۔ گھوڑوں کا ہی دل ہے اور انہیں کے قدم ہیں کہ چلے جاتے ہیں۔ کبھی دائیں پر کبھی بائیں پر کہیں دونوں طرف کھڈ ہیں کہ دیکھنے کو جی نہیں چاہتا۔ ذرا پاؤں اِدھر اُدھر ہُوا لڑھکا اور گیا۔ یہ عالم ہوتا ہے کہ نفسی نفسی پڑی ہوتی ہے ایک بھائی لڑھکا جاتا ہے دوسرا بھائی دیکھتا ہے اور آگے ہی قدم اُٹھاتا جاتا ہے کیا ذکر جو سنبھلنے کا خیال آئے

فارسی ترجمہ

رفیقہام آں دیار عالمِ دیگر است چہ طور رقم کنم کہ در مخیلۂ تاں صورت گیرد منظر ایں است کہ چہار سو کوہسار و درختانِ انبوہ و درہ اینقدر تنگ کہ دو سہ نفر بآسانی راہ رفتن نمے توانند۔ راہ ایں چنیں دشوار گزار کہ بر گذرگاہِ سنگہا گویا خطے پیدا شدہ است ہمیں را راہ فرض کنید۔ آفریں باد بر اسپہا و بر ثباتِ قدم شان کہ چنیں راہ مے پیمائند۔ گاہ دست راست گاہ دست چپ۔ گاہ ہر دو طرف غارہائے ژرف است کہ دل بہ نگاہ کردن میل نکند۔ ہمینکہ کسے از پا در آمد فرو لغزید و گذشت۔ ایں ہرج مرج باشد و یک عالم نفسی نفسی۔ برادرے فرو مے غلطد۔ برادر دیگرش مے بیند و پیشتر قدم مے نہد بے فکر ازانکہ او را دستگیر باشد ⁂

فارسی میں ترجمہ کرو۔

اے اس ویران بستی کے باشندو۔ دیکھو تمہارے پاس میرا ایک پھول آیا ہے۔ کہیں مُرجھا نہ جائے

وہ اکثر سونے میں اپنے مُنہ سے چادر تک کا کونہ ہٹا دیا کرتا تھا۔ کہیں خاک کے نیچے اسکو تکلیف نہ پہنچے اگر وہ چونک پڑے تو اسے آہستہ آہستہ تھپک دینا اسے مچھروں کے کاٹنے کی برداشت نہیں۔ خدا کے لئے ذرا دیکھتے رہنا۔ کہیں کوئی موذی کیڑا اس کے ننھے سے نرم و نازک بدن پر حملہ نہ کر بیٹھے۔ اگر ہو سکے تو اسے اپنے پہلو میں سلانا دیکھنا میرے موتی کی آب نہ جائے میرے ہیرے کی چمک زایل نہ ہو۔ میرے لال کو کچھ ملال نہ ہو۔

سبق نمبر ۲۳

فقرے

ذرا آنکھ کھول کر دیکھو کیا بہار ہے۔ نسیم کے ہلکے جھونکے۔ باد صبا کی اٹکھیلیاں۔ چلتے ہوئے پانی بہتی ہوئی ندیاں۔ شفاف جھیلیں۔ فخار سمندر آسمان سے باتیں کرتے ہوئے پہاڑ اور انکی برف سے ڈھکی ہوئی چوٹیاں پھولوں کے تختے اور پھلوں سے لدی ہوئی ڈالیاں۔ درخت اور انکے ہرے ہرے پتے۔ سبزہ اور اس کا فرش زمردین۔ پکتے ہوئے کھیت اور اس میں قوت زندگی سے بھرے ہوئے سنہری خوشے نگاہ کیلئے جنت نہیں تو کیا ہے۔

فارسی ترجمہ

چیرۂ چشم را واکردہ ببینید چہ بہار است۔ نفسہائے سبک بارِ نسیم۔ نازک خرامیہائے باد صبا۔ آبہائے رواں۔ سبک خیزہائے تیز رفتار۔ دریاچہ ہائے شفاف۔ بحرہائے پُرآب کوہسار فلک رفعت وقلہ ہائے پر برف کوہ چمن زارہا و شاخہائے باردار۔ اشجار و برگہائے سبز فامش۔ سبزہ و فرشِ زمرّد نگارش۔ کشت زارہائے رسیدہ و درآں خوشہائے زرین کہ از قوتِ حیات لبریز است۔ ایں ہمہ اگر برائے نگاہ جنت نیست دیگر چیست۔

فارسی میں ترجمہ کرو:-

ابا جان کہتے تھے کہ ان کی کمر ٹوٹ سی گئی ہے اور بصارت میں بھی فرق آگیا ہے۔ کل سے میں دیکھتی ہوں کہ وہ داہنے ہاتھ میں عصا رکھنے لگے ہیں۔ اور بایاں ہاتھ ہمیشہ کمر پر رہتا ہے۔ اماں جان تو جو کل سے لیٹی ہیں اُٹھی ہی نہیں۔ ایک دفعہ کوشش کی تھی مگر اُٹھا نہ گیا۔ آئیے اور انکی مزاج پرسی کیجئے۔ بھائی جان میں سچ کہتی ہوں کہ اگر وہ تمہیں ایکبار او دیکھ لیں تو بالکل اچھی ہو جائیں۔ بھائی جان

تمہارے چلے آنے کے بعد تمہارے سب دوست جمع ہوئے تھے مگر جانتے کیا بات کسی کا دل نہ لگا۔

سبق نمبر ۲۴

فارسی ترجمہ	فقرے
در عمارات جدیدہ درسگاہ دولتی۔ درسگاہ ہنود و پل راہ آہن منظرے خوب دارد از روئے پشت پل شہر بنارس ہم نظارۂ خوبیست۔ شہر از دریا بسیار بلند تر واقع است و ہمچو قوس بر کنارش آباد است۔ صدہا آبشخور ہائے ساختہ اند۔ بعض کہنہ۔ بعض نو تعمیر کردہ مگر ہمہ از سنگ۔ تمام آبشخور ہا پلہ ہائے سنگین میخورد۔ بعضے از انہا ایں قدر بلند است کہ زیادتر از صد پلہ ہائے میدارد ۔	نئے مکانات میں سرکاری کالج ہندو کالج اور پل کا پل دیکھنے کے لائق ہے۔ پل پر سے بنارس کا نظارہ بھی دیکھنے کے قابل ہے۔ شہر دریا سے بہت اونچا ہے اور کمان کی طرح کنارے کنارے آباد ہے۔ سینکڑوں گھاٹ بنے ہوئے ہیں بعض پرانے بعض نئے مگر سب پتھر کے ہیں۔ گھاٹوں پر پتھر کی سیڑھیوں سے چڑھتے ہیں۔ بعض ان میں سے اتنے اونچے ہیں کہ سو سے زیادہ سیڑھیاں چڑھنی پڑتی ہیں ۔

فارسی میں ترجمہ کرو:۔

جب میز پر سے چادر اٹھ گئی تو ڈاکٹر اس سے کوئی ایک گھنٹے تک بڑے فائدے اور کام کی باتیں کرتا رہا۔ پھر اس کو سونے کی اجازت دی۔ دن بھر کا تھکا ہوا تو تھا ہی۔ بڑی خوشی سے ایک نوکر کے ہمراہ ایک کمرے میں گیا جو اس کے سونے کے لئے مقرر کیا گیا تھا۔ کیا دیکھتا ہے کہ وہاں نہ تو کسی قسم کا اسباب ہے نہ فرش صرف ایک سادی سی مسہری پڑی ہوئی ہے اور اس کے اوپر ایک ایسا سخت گدیلا کہ جس سے زمین پر ہی سونا بہتر ہے پھر تو دولتمند ضبط نہ کر سکا۔ جھنجھلا کر نوکر سے کہنے لگا کہ او بد ذات مجھ کو ہرگز یقین نہیں آتا کہ ڈاکٹر نے میرے سونے کے لئے یہ کمرہ مقرر کیا ہو۔ یہ تو کتوں کے بھی سونے کے لائق نہیں۔ چل مجھے دوسرا کمرہ بتا جہاں ذرا بند تو آئے ۔

سبق نمبر ۲۵

فارسی میں ترجمہ کرو:۔

رفتہ رفتہ میری عمر میں زیادتی ہوتی گئی اور وہ دن آپہنچا جس دن مینے اچھی طرح دیگر محبت کرنے والیوں اور اپنی پیاری ماں میں تمیز کرلی۔ اور دماغ میں جمالیا کہ سب سے زیادہ چاہنے والی سب سے زیادہ شفیق یہی میری ماں ہے۔ ماں کے مفہوم کو سمجھنا ابھی میری سمجھ سے باہر تھا مینے اپنے لئے اس کو سب سے زیادہ شفیق اور ایک نعمت عظمیٰ سمجھا تھا لیکن اسوقت ماں ہی کہنا مناسب ہے کیونکہ وہ در اصل ماں تھی۔ ہاں تو کس طرح تمیز ہوئی میں پہلا دن بیان کروں۔ یوں ہوا کہ مجھے میری ماں کی گودی سے کسی نے لے لیا۔ کچھ دیر تو مینے خاموشی اور گھبراہٹ میں گزاردی پھر رونا شروع کیا! اب کیا تھا ایک سے دوسرا اور دوسرے سے تیسرا مجھے لینے لگا۔ میرا دل تھا جس کو کسی گود میں قرار نہ تھا۔ میری آنکھیں کچھ کھلی کچھ بند انہیں آنکھوں کو ڈھونڈ رہی تھیں۔ کسی نے بھوکا سمجھ کر دودھ دیا۔ کسی نے گا بجا کر بہلانا چاہا۔ میرا سنبھلنا مشکل تھا۔ آخر اسی محبت بھری گود میں مجھے پہنچا یا وہاں پہنچنا تھا کہ باچھیں کھل گئیں ۔

سبق نمبر ۲۶

اس کی مثال ایک ملاقات میں انہوں نے عجیب سنائی۔ کہنے لگے ایک شخص کے پاس ایک قلمی نسخہ موجود تھا۔ مینے ہرچند اس سے کہا کہ وہ قیمتاً میرے ہاتھ وہ نسخہ بیچدے وہ راضی نہیں ہوا اس کا سبب یہ نہیں تھا کہ وہ خود اس کتاب کا قدر شناس تھا بلکہ وہ بالکل بے علم تھا اور اس کتاب کی اصلی خوبی سے بے خبر تھا۔ صرف یہ جانتا تھا کہ پرانا نسخہ ہے اور اسکی جلد خوبصورت ہے۔ بے ضرورت کیوں بیچوں۔ آخر تنگ آکر مینے اس سے دیکھنے کے لئے وہ نسخہ مانگ لیا اور اسکی خوبصورت جلد سے اصل کتاب کو جدا کرکے اس کتاب کی جگہ کوئی اور قلمی کتاب جو اس تقطیع کی تھی اور اتنی ہی بڑی تھی جڑوادی۔ مالک کی ناواقفیت کی یہ حالت تھی کہ واپس لیتے وقت اسنے جلد کی حالت کو دیکھ لیا کہ اچھی ہے اور خراب نہیں ہوئی۔ اسے خبر بھی نہ تھی کہ جلد کے اندر کیا سے کیا ہوگیا۔ مینے اپنے ضمیر کو یہ کہہ کر تسلی دے لی کہ وہ شخص اس کتاب کے رکھنے کا اہل نہ تھا اسلئے اس سے اس کا چھن جانا ہی اچھا تھا ۔

سبق نمبر ۲۷

مَیں بیگناہ ہوں جس دماغ میں آج سے پندرہ بیس برس پہلے میری محبت کے خیالات بھرے ہوئے تھے۔ آج اسمیں قتل کی تجویزیں ہیں۔ شہزادے! جن آنکھوں سے آج خون ٹپک رہا ہے یہ کبھی میری طرف پیار و محبت سے بھی اُٹھی ہیں۔ اگر تیری کامیابی صرف میری موت پر منحصر ہے تو میں یہ جان قربان کرتی ہوں لیکن نافرمانی کا الزام میرے اوپر بہتان ہے۔ الیاس وہ کام نہ کر کہ میرے دونوں بچے دُنیا میں ذلت کی زندگی بسر کریں۔ مَیں جانتی ہوں کہ تھوڑی دیر میں میرا جسم اس فرش پر تڑپ رہا ہوگا اور جب تیری آنکھیں مجھ کو مُردہ دیکھ لیں تیرا دل ٹھنڈا نہیں ہوسکتا۔ مَیں اپنا خون معاف کرتی ہوں۔ بائیس برس تیرے ساتھ زندگی بسر کی تیری بدولت دُنیا کے لُطف اُٹھائے ایک ایسے رفیق کو جان نذر کر دینا کوئی بڑی بات نہیں اب میں اجازت دیتی ہوں کہ تو شوق سے اپنی خواہش پوری کر +

ابھی یہ پہلا فقرہ ختم بھی نہ ہُوا تھا کہ ظالم الیاس نے آبدار خنجر کو حرکت دی اور عین اسوقت جبکہ مظلوم شہزادی کی آنکھیں اپنے خاوند کے چہرہ کو تک رہی تھیں اس کے کلیجہ میں بھونک دیا +

سبق نمبر ۲۸

آج بہت دنوں کے بعد تمہاری خیریت اباجان کی زبانی معلوم ہوئی جس روز سے تم گئے ہو۔ کسی طرح طبیعت کو قرار ہی نہیں۔ رہ رہ کر یہی سوچتی ہوں کہ تم مجھ سے ناراض ہو کر گئے ہو۔ سوائے اسکے اور کوئی جانے کی بات نہ تھی۔ مَیں غریب لاچار ہوں اور سوائے خدا کے اور تمہارے کوئی میرا وارث و نگران نہیں۔ جب تم ہی ناراض ہو گئے تو بتاؤ مَیں کس امید پر جیوں۔ مَیں ہر وقت خطا کار ہوں قصوروار ہوں بُری ہوں نالائق ہوں بدنصیب ہوں مگر تمہاری ہوں۔ تم اگر خفا ہو تو خدا کے لئے معاف کر دو میں ہاتھ جوڑ کر معاف کراتی ہوں اور ہاں مجھ دُکھیاری سے خفا ہو کر تم اپنا بھرا پُرا گھر کیوں چھوڑتے ہو۔ مَیں حاضر ہوں تم آؤ اور جو کچھ سزا چاہو مجھے دو۔ واقعی مجھ سے تمہیں آرام نہیں پہنچا۔ مَیں بدتمیز ہوں جو کچھ ہوں تمہاری لونڈی ہوں۔ میرا کوئی اور ٹھکانا بھی نہیں جہاں میں جا پڑوں۔ صرف تمہارا گھر ہے جس میں ساری عُمر بسر کرنی ہے۔ اگر کوئی ایسا بڑا قصور مجھ سے ہو گیا ہے جو تم معاف نہیں کر سکتے تو خیر

میں اس دُنیا ہی کو چھوڑ دونگی جاؤنگی مگر تمہاری دہلیز سے زندہ جاؤنگی۔ فقط

تمہاری خطاوار بدقسمت زبیدہ

سبق نمبر ۲۹

شنواتگ جو معصوم کے نام سے مشہور ہے جب چین کے تخت پر بیٹھا تو اسنے حکم دیا کہ تمام قیدی جو سابقہ بادشاہوں کے عہد میں بے انصافی سے قید خانے میں اسیر ہیں فوراً رہا کر دیئے جائیں۔ اس آزاد کردہ تعداد میں سے جو بادشاہ کے شکریئے کے لئے آئے ایک بوڑھا بھی تھا جو بادشاہ کے قدموں پر گر پڑا اور کہنے لگا اے چین کے بڑے مالک مجھ کمبخت کی طرف دیکھ جس کی عمر اسوقت پچاسی برس کی ہے اور میں بائیس برس کی عمر میں جیلخانے میں قید کیا گیا تھا۔ مجھ بیگناہ کو بغیر اس کے کہ میرے الزام لگانیوالے میرے سامنے بھی لائے جاتے قید خانے میں بھیجدیا گیا۔ میں پچاس برس سے زیادہ تنہائی اور اندھیرے میں رہا ہوں اور اس مصیبت سے مانوس ہو گیا ہوں۔ اب اس سورج کی چمک سے جسکا دیدار تیری بدولت مجھے نصیب ہُوا میری آنکھیں چندھیاتی ہیں۔ اے شاہ مجھے اجازت دے کہ میں اپنی بقیہ مصیبت کی زندگی بھی اسی قید خانے میں گذار دوں۔ میری اندھیری کوٹھری کی دیواریں مجھے ان شان وشوکت کے محلوں سے زیادہ پیاری معلوم ہوتی ہیں۔ میری زندگی کے دن اب تھوڑے ہی باقی رہ گئے ہیں اور میں نہایت ناخوش اور رنجیدہ رہونگا اگر میں اسی قید خانے میں واپس نہ بھیجدیا جاؤں جس میں اپنی جوانی کے دن مہینے گذارے ہیں +

سبق نمبر ۳۰

میں نے پروفیسر اقبال کو بھی دیکھا ہے اور ڈاکٹر اقبال کو بھی۔ سیالکوٹی اقبال کو بھی اور لاہوری اقبال کو بھی۔ یورپین اقبال کو بھی دیکھا ہے اور لندنی اقبال کو بھی مگر کبھی آدمی نہیں پایا وہ ازل سے حیوان ہیں اور حیات ابدی کے نشان ہیں ہندوستان کے آدمی حیوان کے لفظ کو مکروہ جانتے ہیں مگر میں اس لفظ میں وہ جان پاتا ہوں جو ہند کے کسی انسان میں نہیں +

برسات میں مکھیاں اور پروانے دونو پیدا ہوتے ہیں اور دونو جاندار کہلاتے ہیں مگر ایک آدمی کو

ستاتا ہے اور مجلس بیجا کا نام پاتا ہے اور دوسرا شمع کے رُخ پر قربان ہوجاتا ہے اور عبرت ڈھونڈھنے والوں کو صبح کے وقت اپنی لاش دکھا کر رلاتا ہے۔

اقبال بھی ایک پروانہ ہے جو ان دیکھی شمع کا دیوانہ ہے مکھیاں اس کے اشعار کو مٹھاس سمجھ کر چاٹتی ہیں اور پروانے شعلہ سمجھ کر قربان ہونے آتے ہیں۔

فصل دوم

ترکیب و تقسیم جُملہ

جُملے دو طرح کے ہوتے ہیں مفرد و مرکب ۔ زید آمد ایک جملہ ہے اور مفرد ہے کیونکہ اس میں فعل ایک ہی ہے ۔ زید آمد و کتاب برد میں دو فعل ہیں ۔ اور زید آمد اور کتاب برد کو واؤ عاطفہ نے ملاکر ایک جملہ مرکب بنادیا ہے یعنی جملہ معطوفہ ۔ اسی طرح واؤ عاطفہ کی جگہ کوئی حرف شرط ہوتا تو جملہ شرطیہ ہوجاتا انشاء میں مہارت حاصل کرنے کا ایک بہترین طریقہ یہ بھی ہے کہ مفرد جملوں کو مناسب حروف سے ترکیب دے کر مرکب جُملے بنائے جائیں اور برعکس اس کے حروف کے حذف سے مرکب جملوں کو مفرد جملوں میں تقسیم کیا جائے۔ بعض اوقات دو مفرد جملوں کے امتزاج سے ایک مفرد جملہ ہی بنالیتے ہیں ۔ مثلاً تیغ از نیام بیرون کشید۔ بردشمن نابکار حملہ کرد ۔ اسکی بجائے اگر ہم یہ کہیں تیغ از نیام بیرون کشیدہ ۔ بردشمن نابکار حملہ کرد تو پہلا جملہ مبدل بہ حال ہوجاتا ہے اور دونو جملے ایک مفرد جملے کی صورت اختیار کرتے ہیں ۔ یا مثلاً باید مجرم خود اعتراف کند ۔ بغیر از اعتراف بعقوبت خواہد رسید ۔ ان دونو جملوں کی ترکیب سے ہم یوں کہہ سکتے ہیں اگر مجرم خود اعتراف نکند بعقوبت خواہد رسید ۔ مگر یہ جملہ ایک مرکب جملہ ہے۔

جس طرح دو یا زیادہ مفرد جملوں سے ایک بڑا مفرد جملہ بناتے ہیں یا ایک ہی مرکب جُملہ جیسا کہ اوپر کی دونو مثالوں سے ظاہر ہے اسی طرح ایک بڑے مفرد جملے یا ایک مرکب جملے کی تقسیم سے دویا

زیادہ مفرد جملے پیدا کرتے ہیں مثلاً صبح زود از خواب برخاستہ رخت پوشیدہ سوار کالسکہ شدم ایک مفرد جملہ ہے اسی کے تین مفرد جملے ہو سکتے ہیں۔ صبح زود از خواب برخاستم رخت پوشیدم۔ سوار کالسکہ شدم یا مثلاً از ہمہ ایں خیابانہا کہ عبور شد طرفینِ درختہا خوب کاشتہ اند ایک مرکب جملہ ہے اگر اسی کو یوں کہیں بسیار خیابانہا عبور کردیم در ہمہ آں طرفین درختہا خوب کاشتہ اند تو دو مفرد جملے بنجاتے ہیں جن کو کسی طرح کا حرف ایک دوسرے سے ترکیب نہیں دیتا۔

ذیل میں ہم ایک دو مشقی سبق ترکیب و تقسیم جملہ کے متعلق لکھتے ہیں۔ طالبعلم کو چاہئے کہ انکی صورت بدلنے میں یہ ضرور ملحوظ رکھے کہ اصلی جملے اور اس جملے میں جو بعد ترکیب یا تقسیم نکلے تغائر معنی نہ ہو۔ مثلاً او مردے تنومند و فربہ است اسمش سلطان است دو مفرد جملے ہیں ان کو اگر یوں ترکیب دیں مردے کہ تنومند و فربہ است اسمش سلطان است یا نامِ مردِ تنومند و فربہ سلطان است یا یوں کہ او مردے تنومند و فربہ است چراکہ اسمش سلطان است تو تینوں صورتوں میں مفہوم اصلی خبط ہو جاتا ہے یوں کہنا چاہئے آں شخص سلطان نام مردے تنومند و فربہ است۔ یہ تو گویا ایک مفرد جملہ ہے اگر ان دونو مفرد جملوں کا ایک مرکب جملہ بنانا ہو تو واؤ عاطفہ لگانے سے جملہ معطوفہ مرکبہ بھی بنا سکتے ہیں۔

(۱) ذیل کے مفرد جملوں کو تغیر لفظی سے ایک بڑے مفرد جملے میں ترکیب دو:۔

(الف)

(۱) صبح زود از خواب برخاستیم۔ سوار قائق شدیم۔ راندیم برائے ساحل۔ (۲) زمین ہائے اینجا پست و بلند است تپہ زیاد دارد۔ (۳) یک ساعت بغروب ماندہ بود۔ بحوالی پاریس رسیدیم۔ (۴) یک دالان ہم بود۔ او را فرش کردہ و زینت دادہ بودند۔ (۵) در کالسکہ سوار شدیم۔ براہ افتادیم۔ شلیکِ توپ شد (۶) ایں میدان دو حوض با فوارہ داشت۔ فوارہا ہمیشہ نمے جہد۔ (۷) من ہمیں حالا مے روم۔ ہر رورا روانہ کنم۔ (۸) چند دقیقہ گذشت۔ خیلے انتظار مے داشتیم۔ آخر کشتی براہ افتاد۔ (۹) بعد ناچار بشود تن بقضا بدہد۔ رنج و غم بکشد۔ (۱۰) تیمور را بیک بہانہ خانہ تا ان صدا کنید بگوئید زینب برائے تو بے اختیار است۔ (۱۱) تو یک مرد بزدل و ترسو ہستی۔ ایں را ہمہ میدانند۔ (۱۲) تو ہم یک ہنری بنما۔

آدمے لخت کن - مائے بدزد - پارچہ بگیر - راہی بزن - اسپے ببر - پولی بیار +

(ب)

(۱۳) آیا میخواہی بہ باغ وحوش وطیور بروی - گردش بکنی - (۱۴) من ہمیں قدرے خواہم خبر داشتہ شوم دلم آرام بگیرد - (۱۵) الحال مے روم - دیگر کار دارم - وقتِ آمدنِ گاو و گوسپند است - (۱۶) وضعِ تماشا تغییرے یابد - صورتِ خانۂ وزیر بر پا میشود - (۱۷) او خودش مے خواست نوکرت را بخطائے بیندازد - (۱۸) دریں حال ابراہیم داخلِ خانہ میشود - لباس بسیار نفیس پوشیدہ است - عصائے بزرگ در دست دارد - پیش خدمتہا ہم ہمراہش ہستند - (۱۹) عہد انوشیروان عہدِ انصاف و معدلت بود - گرگ و میش باہم بچرید (۲۰) تو لاغر جسم ہستی - چنیں سنگ گراں نمے توانی برمے داری - اینقدر قوت نمے داری - (۲۱) عروسیت باین زودی سر میگیرد - من خیلے راضی ہستم - (۲۲) او کنجِ خانہ مے رود - پا قہائے خود را نگاہ میکند - بہمین کار مشغول مے ماند (۲۳) برائے چہ بہ دزدی بروم - مالم کم است؟ - دولتم کم است؟

(۲) ذیل کے مفرد جملوں کی ترکیب سے مرکب جملے بناؤ:-

(الف)

(۱) از کالسکہ پیادہ شدیم - آنجا قدرے نشستیم - حاکمِ شہر لطفے کرد - (۲) از پلِ رودخانہ گذشتیم - داخلِ عمارت شدیم - ایں عمارت برائے ما معین کردہ بودند - (۳) پاریس شہریست بسیار قشنگ و خوشگل - خوش ہوا - غالباً آفتاب دارد - بسیار شبیہ است بہوائے ایران - (۴) رودخانۂ سین مثل رودخانۂ تیمز نیست - کم عرض و کم آبست - کشتی بزرگ ہیچ نمے تواند سیر بکند - (۵) از عمارت ہمان دیوار ہا دیدم - خیلے تاسف خوردم (۶) مرتبۂ فوقانی عمارت حمام خوبے دارد - بسیار پسندیدم - آب گرم دارد - آب سرد دارد - ہر دو دارد (۷) دعا کن نزاع مان زود تر تمام بشود - تراہم شوہر بدہم - (۸) خیلے کس ہا مثل شما نہ خیر گفتند - آخر باز گردند - (۹) ایں برائے دیگراں نادرست است - برائے ما خیلے خوبست - (۱۰) او دولتِ زیاد دارد - در تجارت سر رشتہ دارد - پول پیدا کن است ،

(ب)

(۱۱) من بچہ نیستم - عقلم قبول مے کند - او مرد باجرأت است - (۱۲) باسم و آبروئے تو ضرر نخورد - من باید تا زندگی

خودم را سیہ روز کنم۔ (۱۳) بخدا من با و شخواہم رفت نخواہم رفت ہمہ عالم خواب بشو و بگو باش۔ (۱۴) خیلے بغیرت شدہ اید۔ ازیں وجہ است طاعون و وبا از ولایت گم نمیشود۔ (۱۵) بعد زندگی برادرم یک کلمۂ حسن باز نہ کرد۔ حرفے نمے زد۔ او مرا ہرگز نمے خواہد (۱۶) بصلح و آشتی میل نہ کرد سہ ہزار شصت ہزار تومان سوختہ است۔ (۱۷) باران متصل مے بارید۔ برائے چند لمحہ آنجا قیام کردیم چائے و میوہ خوردیم منزل رفتیم۔ (۱۸) زنہائے انگلسی را نمے کشتند۔ بدون آسیب رہا مے کردند کینۂ عموم ہندیہا نسبت بعموم ما بدرجۂ کمال بود۔ (۱۹) من برخاستم دویدم۔ باز دسے او را گرفتم۔ پرسیدم فیلبان چہ شد۔ (۲۰) ساعتے چند بگذشت۔ ناگاہ زنِ ہندی پیدا شد۔ ایں زن ما را بانیجا ہدایت کردہ بود۔

(ج)

(۱) داروغہ مردے عاقل و مدبر بود۔ مردان را بیدرنگ بقتل میرساند۔ زنان را بخیالِ منفعت ذخیرہ نمود۔ از انظار پنہان داشت۔ (۲) پنج شبانہ روز ما دریں خانۂ تاریک بسر بردیم۔ دریں مدت عذابہائے الیم برما نازل آمد۔ کثافتِ جامہ و عفونتِ ہوائے مسکن از ہمہ مصیبتہا عظیم تر بود۔ (۳) آخر بہ یکبارگی بنائے گریہ و زاری گذاشت۔ پیوستہ اسم نامزدِ خود را بزبان مے آورد۔ من شکر الٰہی را بجا آوردم۔ دخترم انجام کار از خطرۂ جنون بیرون جستہ بود۔ (۴) فیلبان بہمانخانۂ ما رفتہ بود۔ غالباً در انجا منزل گرفتہ بود۔ انتظارِ ورود ما مے کشید۔ شوہرم باایں ہمہ تیقین مے داشت۔ (۵) دختر و داماد م باہم ہمعنان شدند۔ از جلو ما مے رفتند۔ آہستہ باہم صحبت مے داشتند از دیدار و گفتار ہمدگر نشاط و مسرت حاصل مے نمودند۔ (۶) من گاہ گاہ از پسر خود سؤالے میکردم۔ جوابے درست بمن نمے داد۔ تمام ہوش و حواسش مصروفِ نامزدِ خویش بود۔ (۷) ولیام زندہ بود۔ بادایہ اش انتظارِ پدرم مے کشید۔ در خانۂ قدیم خود بود۔ ایں خانہ ہمان خانۂ ویران بود۔ بوم و چغد او را ماوائی خود ساختہ بودند (۸) ایکاش من قبل از انہا مردہ بودم۔ ایں تیرہ روز نمے دیدم۔ بایں حالت جانسوز نمے بودم۔ (۹) ایں حیوانیست مسمّٰی بہ کانگرو۔ در اسٹریلیا پیدا مے شود۔ خیلے شبیہ است بموشِ دوپا۔ چیزے عجب است۔ (۱۰) ایں جانور خیلے تند میجہد۔ راہ نمے تواند برود۔ دستہائش کوتاہ است پاہا بلند۔ متصل باید بجہد۔ بقدرِ شغال بزرگ است (۱۱) یکے از صاحب منصبانِ قشون آنجا پیدا شد۔ از حالات جنگ تعریف مے کرد۔ گلولہائے توپ تفنگ

فشان داد۔ این بدرختها خورده بود۔ (۲) از زن و مرد تماشاچی از دحام غریبے کردند۔ فریاد مے زدند۔ هورا مے کشیدند۔ (۳) درمیان آنها پسر سلطان مرحوم دیدم۔ جوانِ رشید و سوار خوبے است میگفت چند سال در روسیه بوده است۔ مدتے هم در فرنگستان است۔ (۴) این شخص از دپلوماتهائے بزرگِ فرنگستان است۔ بیست سال پیشتر دراسلامبول وزیرِ مختارِ انگلیس بوده است۔ بسیار با اقتدار درآنجا حرکت میکرده است۔

(د)

(۱) غفلتاً آقا حسن تاجر پیدا شد سلام داد نشست۔ گفت۔ (۲) امروز من وکیل خود هستم دلم نمے خواهد باتو همخوابه شوم۔ دوستت نمے دارم خواهشِ دل بروز نیست۔ (۳) من هرگو اهل این کار نیستم از این خیال بیفت۔ بعد از این اسم مرا بزبان نیار و این حرفها را نزن۔ (۴) درین حال صدائے پا مے آید۔ عزیزه بیگ با اطاق دیگر مے رود۔ سکینه خانم چادر بسر کرده روبش را مے گیرد مے نشیند۔ (۵) برو آئینه نگاه کن۔ به بین از خشم چشمهایت را خون گرفته است چرا اینقدر کم حوصله۔ (۶) مقصود تو اینست بروے زنِ فلاں بشوی۔ خونِ مارا بجوشِ ستمگاران بیامیزی روح همه مردهائے مارا از خانوادهٔ ما بیزار کنی۔ (۷) زمانه برگشته است۔ دخترهائے زمانه ذره شرم و حیا در روئے شان نمانده است۔ (۸) حالا عقل درستے سرم نیست عمارات بیاید برود من وکیل پیدا کنم (۹) دختران پاریس امسال این قسم لباس مے پوشند سال گذشته طور دیگر لباس داشتند سال آئینده نوعے دیگر لباس خواهند پوشید۔ در پاریس هر سال رسم لباس پوشیدن عوض مے شود۔ (۱۰) نسبت بمن چه خدمتے داشتید۔ بفرمائید۔ بجان و دل بانجامش بکوشم۔

(س)

(۱) آخر چند تا شیاطین را امر کردم۔ در قلعهٔ ایشان فتنه و فساد انداختند بدبختان بالائے منبر رفته آشکار خلاف ما وعظ کرده بودند۔ (۲) گفتند تذکره نمے داری نمے گذاریم باین خاک گذر کنی آدم ناشناس و بے تذکره را راه دادن خلاف قانون است۔ (۳) خانم وقت ایستادن نیست۔ شب مے گذرد۔ حال بفرمائید به بینم از من چه مے طلبید۔ (۴) من همین حالا پیشِ شما قلعهٔ فرضی را برپا مے کنم بهم مے زنم۔ قلعهٔ حقیقی همین طور خراب خواهد شد۔ (۵) شرف نسا راست مے گوید او تاجر سے فقیر است آدم خوبست۔ پسرم را از راه در برده است تقصیرش غیر ازین

نیست۔ (۶) خورچین رازمین بگذار بند سرش را باز کن۔ از میانش پارہائے چوب منقش درآرد ماغم را بسوالہائے بے فایدہ پریشان مکن۔ برو پیش اسپہا منتظر باش من ہم بعد یک ساعت عمل خود را تمام کردہ میرسم (۸) چوب بے برگ درست داشتہ است۔ آنرا بلند مے کند۔ رو بآن پارہائے چوب مے نہد۔ ہیچو بے زندہ ہمہ از ہم مے پاشند۔ (۹) سلیمان ازیں سخنان متحیر مے ماند خواہرش ہم بسیار بسیار سخت مے لرزد سلیمان حالت او را مے فہمد تعجب نمائد روئی بسوی او گذارد نزدیکتر رود آہستہ آہستہ بخندد مے پرسد +

(۳) مندرجہ ذیل جملوں کو چھوٹے چھوٹے مفرد جملوں میں تقسیم کرو۔

(الف)

(۱) سی ہزار روپیہ کہ از وماندہ است بمن برسد۔ (۲) واضح است کہ بر مرگ حاجی کریم مالش بدختر او برسد (۳) چونکہ ہمیشہ طالب حسنات است مثل اولاد خود باو توجہ میشود۔ (۴) ما ہم ہمیں طور بے کہ رفیق مان تقریر کرد ہمان را میگوئیم۔ (۵) اگر تو وشوہرت بمن یاری بکنید اسپ کردئی خود را بشوہرت مے بخشم۔ (۶) صیاد اسپ خود را چنیں تیز مے راند کہ در یک لمحہ سر گاوہا رسید۔ (۷) نفست بگیر والا ترا بدبخت خواہم کرد۔ (۸) و پیر نود سالہ است وہنوز بصارت سلیم دارد۔ (۹) دانایان حقیقت اکثر امور را مے فہمند اما کم گو مے باشند۔ (۱۰) غذائے انسان از نتیجہائے زراعت است کہ سرچشمۂ ہمہ دولتہاست۔ (۱۱) چوں صدر مجلس برخاست کہ نطقے بکند ہمہ حاضرین از آغایان وخانمہا دست زدند۔ (۱۲) ہر چند حب وطن خود میدارم اما برائے کسب معاش چارۂ بجز بدیار غیر رفتن نمے بینم۔ (۱۳) روزنامۂ زمیندار خریدم تا از اخبار کشاکش مصریان مطلع باشم۔ (۱۴) بواسطۂ اینکہ فرزند عزیزش دیر وقتے نبود مردہ بود۔ رسوم سوگواری را ادا کرد۔ (۱۵) ہمینکہ کوس رحلت را بلند زدند کاروان حرکت نمود و رو بہ نیشاپور نہاد۔ (۱۶) چوں برادگی بتقصیر خود اقرار آوردی از گناہت تو میگذرم۔ (۱۷) من خود بچاہ افتادم چرا کہ برائے برادر خود چاہ کندہ بودم۔ (۱۸) اگر من مقصر میشدم چنانکہ عادت دزدان است جنگ نکردہ گیر نمے افتادم۔ (۱۹) ہر کس پا پیش بگذارد شکمش را پر دود خواہم کرد۔ (۲۰) از ترس اینکہ بمن ترسو گویند براہ زنی رفتم +

(ب)

(۱) چوں در قدیم اینجا مملکتے علیحدہ بود رئیسِ مستقلے داشتہ است لہٰذا بنیاد شہر را استحکم کردہ اند۔ (۲) ہر کس آں صحرا و تپہ ہائے تاکستان را ملاحظہ میکند میگوید کہ ایں ہمہ انگور کجا صرف میشود۔ (۳) در پاریس و انگلیس و آلمان اسپہائے غریب قوی ہیکل کہ دست و پا و سم آنہا مثل فیل است و بار زیاد میکشد خیلے میدیدم کہ بہ عرادہائے بارکش بستہ بودند۔ (۴) باوجودیکہ ملتفت بودم و بشوہرم اصرار میکردم کہ زود تر از ہندوستان بفرنگستان برویم او سخنِ مرا نشنید و بما رسید آنچہ رسید۔ (۵) بعد از یک ساعت شوہرم بالکمال پریشانی و اضطراب و رنگ رخسار پریدہ وارد سفرہ خانہ شد و روئے صندلی خود قرار گرفت۔ (۶) دخترم کہ میخواست اضطراب خود را از من پنہاں دارد روئے خود را بدیوار کردہ و دو دستہائے نیاز باسمان دراز زار زار مے گریست۔ (۷) من بآنہا جوابے ندادہ طفلِ خود را کہ در بغلِ یک زنِ مالاباری کہ دہ و پرستار او بود نزدِ خود طلب نمودم۔ (۸) نوکرہائے و عملہ جاتِ ما کہ ایں عملِ حزن انگیز را از من مشاہدہ کردند باز تجدید اظہار وفا و حسن عقیدت نمودند۔ (۹) ہمینکہ صدائے آنہا را شنیدم از بالاخانہ بزیر آمدہ دعائے خیر بسپاہیان انگلیس کردیم۔ (۱۰) ایں دستۂ قشون اگرچہ ہنوز با یاغیان مقابل نشدہ اند اما آثار فتح و فیروزی از پرچم رایتِ آنہا ہویدا است۔ (۱۱) تنہا کسے کہ در میان ما بتوقف مائل بود شوہرم بود کہ امیدوارانہ میگفت شورشیان ہمینکہ بدیوار قلعہ نزدیک شوند دروازۂ شہر را بستہ و اسبابِ تحصن را موجود و مستعد و حربئ شہر را آمادہ دیدہ یقیناً مستغرق و پراگندہ خواہند شد۔ (۱۲) ہتر سہ راس اسپے کہ بعد از فرارِ مہمانہا در اصطبلِ ما باقی ماندہ بود جلو آوردہ و ما سوار شدہ بطرف شہر راندیم۔ (۱۳) وقتیکہ شوہرم تن بفرار درداد فوراً من بتدارکِ حرکت پرداختہ نقدینہ و جواہر کہ داشتیم با دخترم در بغل و جیب پنہاں کردہ از عمارت بیروں آمدیم۔ (۱۴) از مشاہدۂ ایں حال یعنی سوختن مسکنے کہ سالہا محلِ عیش و شادمانی و خانۂ نیک بختی و اقبال و جائے فراہم شدن ثروت و مال ما بود حسرت و تاثری غریب برائے ما دست داد۔ (۱۵) خواتینے ہم کہ از میرٹھ و سکندر آباد در مہمانی ما دعوت شدہ و ساعتے قبل از ما از عمارتِ ما گریختہ بطرف شہر آمدہ بودند نیز در دم دروازہ گرفتار و معطل بودند۔ (۱۶) دو سہ مرتبہ خواستم کہ فرزند عزیزِ خود را باو بسپارم مگر دیدم کہ دستہائے کوچکِ خود را بگردنِ من چنیں علاقہ میکند کہ ممکن نیست او را از خود جدا کنم۔ (۱۷) بر روئے نیم تختہ ہا افتادیم کہ شاید خواب ما را ربودہ ساعتے از غصہ و

تشویش آسودہ وفارغ شویم۔ اماگمانم این است کہ چشم ہیچ یک از ما بخواب نرفت مگر آن طفلک کوچک کہ با ما بود (۱۸) چوں از تقریر شما معلوم میشود کہ منکر فواید سفر اید بنا بر آں بر من لازم میشود کہ فوائد سفر را موافق واقع با مشلے بشما حالی کنم۔ (۱۹) اگر باور البعض میتواں کرد اگر مرغیکہ در آسمان میپرد میتواں از پریدن باز داشت شہباز را ہم باز در میشود نگاہ داشت۔ (۲۰) بذہن و فراستے کہ دارم زود مید انستم کہ اہلِ عملِ ضعیفہ دیروزی کہ بشکایت آمدہ بود چہ چیز بودہ است۔ (۲۱) پنجاہ تومان نذر کردہ بودم کہ ہر کس در بارۂ این طفل شہادت بدہد جلواو بشمارم۔ (۲۲) چونکہ نفسِ آں حرامزادۂ بیدین بشما خوردہ است از آں جہت شما از بودنِ بچہ منکر میشوید۔ (۲۳) وجود شما خیلے غنیمت است نہ اینکہ شما مجاہدِ اسلام ہستید بلکہ روزِ تنگی ہم شما ھائید کہ بکار ہمہ مردم میائید۔ (۲۴) در وقتِ وبائی در شہر یک متنفسے نماندہ بود اما شما دست از جان شستہ شہر را از دست نہ دادید۔ (۲۵) اگر این کار آں طورے کہ میگوئم سر بگیرد علاوہ بر اینکہ پول زیادے نصیب من خواہد بود۔ در شہر شہرتِ من بعرشِ برین خواہد رسید (۲۶) بر خود واجب دانم کہ بیش از وقت شما را از حیلۂ او خبردار کنم ورنہ کار از موقع کہ گذشت بعد دیگر چارہ پیدا نمیشود۔ (۲۷) چوں من دیدم کہ آنہا حرف خلوتی خواہند زد بیروں آمدم ولی دانستم کہ تدبیر شان برائے عداوتِ برادر خودت ہست۔ (۲۸) اکنوں کہ زمانِ وصلت نزدیک شدہ خیالم را خوش کردہ طوری آرام گرفتہ بودم باز معلوم میشود کہ میخواہند مرا بدبخت کنند۔ (۲۹) ہر قدر برادرت بمن ستم کردہ بجدائی ما تلاش میکرد من ہماں قدر پا داری نمودہ جورِ او را مے کشیدم۔ (۳۰) تا در صندوق را بلند میکند یک دفعہ میمون از صندوق بیروں میجہد۔

فصل سیُم

روایت کلام (ڈائرکٹ اینڈ انڈائرکٹ نیریشن آف سپیچ)

متکلم کے کلام کی روایت دو طرح ہو سکتی ہے۔ یا تو بجنسہ اس کے قول کو نقل کر دیا جائے یا اسکے

مفہوم کو تھوڑے سے تغیرِ ظرفی سے اسی کے الفاظ کا جامہ پہنا دیا جائے۔ مثلاً قائل کہتا ہے برو اورا بگو کہ ازیں خیال بیفتد۔ جا کر اسے کہدے کہ اس خیال سے باز آئے۔ اب اسی بیان کو اس طرح بھی ادا کیا جا سکتا ہے۔ برو او را بگو "ازیں خیال بیفت"۔ جا کر اس سے کہدے اس خیال سے باز آ۔ اس جملے میں گفتن کا مفعول یعنی "ازیں خیال بیفت" ایک کلام ہے جو بجنسہٖ قائل کے الفاظ ہیں جو اس صورت میں امر حاضر کی صورت اختیار کئے ہوئے ہیں۔ پیغام دینے والا جا کر یہ نہیں کہیگا "ازیں خیال بیفتد" کیونکہ یہ طرزِ گفتگو غائب کے لئے ہے بلکہ یہ کہیگا "ازیں خیال بیفت" گویا بوقت پیغام بجائے امر کے صیغے کے مضارع کے صیغۂ غائب میں روایتِ مفہوم کیگئی ہے۔ پہلا فقرہ روایت مفہوم کی مثال ہے تو دوسرا روایتِ قول کی۔ اگرچہ انگریزی کی طرح فارسی میں ان کا استعمال بکثرت نہیں پایا جاتا تاہم کلام کے یہ دونو طریقے کم و بیش رائج ہیں اور بالعموم روایت قول کو ترجیح دیجاتی ہے۔ مندرجہ ذیل مثالوں سے ایک طریق روایت سے دوسرے طریق میں انتقال کرنا واضح ہو جائیگا۔ ایک ہی مطلب کو دو اسلوبوں میں ادا کرنا نہ صرف اندازِ کلام میں تنوع پیدا کرتا ہے بلکہ اس جہت سے کہ کسی موقع پر ایک طریقہ بہ نسبت دوسرے کے زیادہ مناسب اور موزون ہوتا ہے کلام کی زینت اور تاثیر کو بھی بڑھا دیتا ہے۔

بیان مفہوم	بیان قول
جعفر بحاتم گفت کہ او غلط کردہ بود	جعفر بحاتم گفت من غلط کردہ ام
جعفر بحاتم گفت کہ او غلط کردہ بود	جعفر بحاتم گفت تو غلط کردۂ

پہلے جملے میں من کو او میں بدل دیا گیا ہے دوسرے میں تو کو او سے۔ اس میں تو کوئی بے قاعدگی نہیں مگر بدلے ہوئے جملوں کا مفہوم یکساں ہونے سے او کا مشارٌ الیہ مبہم ہو گیا ہے۔ آیا او حاتم کی طرف راجع ہے یا جعفر کی طرف۔ اس ابہام کو رفع کرنے کے لئے پہلے جملے کو یوں لکھتے ہیں جعفر بحاتم گفت کہ او (جعفر) غلط کردہ بود اسی طرح دوسرے جملے میں او کے بعد حاتم کو خطوط وحدانی میں بند کر دیتے ہیں۔ یہ بھی ظاہر ہے کہ بیان قول میں غلط کردہ ام ماضی قریب کا صیغہ ہے اور بیانِ مفہوم میں اسی کو ماضی بعید یعنی غلط کردہ بود میں بدل دیا گیا ہے۔ یہ تفاوتِ زمانۂ افعال فعل مخبر یعنی

گفتن کے زمانۂ ماضی حال مستقبل میں ہونے کے ماتحت واقع ہوتا ہے ملاحظہ ہو:۔

بیان مفہوم	بیان قول
رشید بماموں گفت کہ پسرہ خیلے زیرک مے نمود	رشید بماموں گفت "پسرہ خیلے زیرک مے نمود"
رشید بماموں بگوید کہ پسرہ خیلے زیرک مے نمود	رشید بماموں بگوید "پسرہ خیلے زیرک مے نمود"
بمن خواہد گفت کہ من دروغ گفتہ باشم	بمن خواہد گفت "بیشک تو دروغ گفتہء"

اُستاد اس انقلاب زمانۂ فعل کو متعدد مثالوں کی مشق سے طلباء کے ذہن نشین کر سکتا ہے،

بعض اوقات فعلِ مُخبر (گفتن) کا مفعول یعنی بیان مروی ایک حقیقت واقعی ہوتی ہے جو ثابت اور غیر متغیر ہوتی ہے۔ ایسی صورت میں بوقتِ روایت زمانۂ فعل بھی نہیں بدلتا خواہ فعل مخبر ماضی ہو یا حال و مستقبل۔ مثلاً

بیان مفہوم	بیان قول
اُستاد بطلباء گفت کہ زمین علی الدوام دور مہر گردش میکند	اُستاد بطلباء گفت "زمین علی الدوام دورِ مہر گردش میکند"

زمین کا آفتاب کے گرد گھومنا ایک امر مسلمہ ہے اور زمانہ کی قید سے مستغنی ہے اسلئے بیان غیر متبدل رہتا ہے۔ اسی طرح۔

گفت "بخدا نمیتوانیم درایں زندگی بالکلیہ شاد باشیم"

اور آخر ابراہیم گفت "خدا نجوم وکواکب را مسخر کردہ است"

اسلوب کی تبدیلی کے بعد بھی یہی رہینگے ہاں کاف بیانیہ ضرور ایزاد کیا جائیگا جو لازمۂ انقلاب ہے۔

اسمائے اشارۂ قریب کو بوقت انتقالِ اسلوب اشارہ بعید میں بدل دیتے ہیں مثلاً ایں کو آن میں وغیرہ۔ اسی طرح اسمائے ظرف قریب کو اسمائے ظرف بعید میں۔ تاحال کو تا آنوقت میں۔ امروز کو آنروز میں۔ فردا کو روز آئندہ میں دیروز کو روز گذشتہ ماقبل وغیرہ میں۔ ملاحظہ ہو:۔

بیان مفہوم	بیان قول
باو گفت کہ تیمور نمے توانست بآنجا برود	باو گفت "تیمور نمے تواند اینجا بیاید"
یعقوب گفت کہ پسرش یوسف تا آنوقت زندہ بود	یعقوب گفت "پسرم یوسف ہنوز زندہ است"

امید دارم اورا قبل از مردن ببینم" — امید داشت قبل از مردن اورا ببیند

حامد گفت "نوکرم بہ بازار رفت است حالا برمے گردد" — حامد گفت کہ نوکرش بہ بازار رفتہ بود و زود خواہد برگشت

استفہامیہ جملوں میں گفت کو بوقت تغیر بیان پرسید سے بدل دیتے ہیں اور امریہ جملوں میں فرمود التماس نمود وغیرہ سے۔

بیان مفہوم	بیان قول
از من پرسید کہ کے آمدہ بودم وکجا میرفتم	بمن گفت "کے آمدی وکجا میروی"
از ما پرسیدند آیا ہماں روز میخواستیم مرخص شویم	بما گفتند "آیا امروز مرخص میشوید"
حاکم از و مطالبہ نمود کہ چرا مالش را باو باز نمے داد	حاکم باو گفت "چرا مالش را باو باز نمے دہی"
بہ نوکرم فرمان دادم کہ ہر چہ باو گفتم بکند	بہ نوکرم گفتم "بکن ہر چہ ترا بگویم"
از رفیقش خواست کہ تا برگشتن او آنجا منتظر باشد	برفیقش گفت "اینجا منتظر باش تا برمے گردم"
بفرزندش نصیحت کرد کہ جفاکش باشد و تساہل نورزد	بفرزندش گفت "جفاکش باش تساہل مورز"
آخر از استاد عذر کردہ خود خواستہ وعدہ اجتناب نمودم	آخر باستاد گفتم "معاف دارید دیگر ہرگز چنیں نکنم"

ندائیہ اور دعائیہ فقروں میں لفظوں کا اول بدل ملاحظہ ہو۔

بیان مفہوم	بیان قول
بہ ہمہ دوستان خود وداع کردہ خدا حافظ گفت	بہ ہمہ آنہا گفت "خدا حافظ دوستانم"
تمام امرا یکزبان دعا نمودند کہ خدا ملکش را پائندہ دارد	تمام امرا یکزبان گفتند "خدا مملکت را پائندہ دارد"
بافسوس پیش خود اعتراف کرد کہ چہ قدر احمق شدہ بود	گفت "آخ چہ قدر احمق بودہ ام"
زلیخا آمد وسلام گفتہ از بایرام پرسید با کہ حرف میزد	زلیخا آمد گفت "سلام بایرام۔ با کہ حرف میزنی؟"

(۱) مذکورہ بالا طریقہ کے مطابق ان جملوں کے انداز روایت کو بدل دو۔

(الف)

(۱) حاکم بشما خواہد گفت "شما ازیں جرم بری ہستید" (۲) ہمہ مردم بگویند "او ہرگز ہیچ نخوردہ است" (۳) بآنہا گفتہ است "من دریں کار مقصر نشدہ ام" (۴) جنگکارے گفت "تو ئی کہ ایں کار کردہ" (۵) وکیل میگوید "ایں مجرم گناہگار است۔ در چہار روز دیگر کشتہ مے شود"

(۶) ہر روز مے گفت "ہوائے ایں دیار بمزاجم نمے سازد۔ باید ہر چہ زود تر در بردم"
(۷) بہمراہان خود گفتیم "ہوا مخالف است و بحر طوفان خیز و شب تاریک است"

(ب)

(۱) بمریدان خود گفتہ بود "ہر چہ ہر کجا گفتہ ام حق گفتہ ام"
(۲) مردمانِ پلیس گفتند "بچہ مقتول ہماں جا پنہان است کہ رہزنان او را گذاشتند"
(۳) حسین بہ برادرِ خود گفت "فصل بسیار عوض شدہ است۔ آخر باران خواہد گرفت"
(۴) استاد گفت "انعام را فردا پیش نائب وزیر خواہند داد"
(۵) قبل از یں ترا گفتہ ام "وقتیکہ من نطق میکنم خاموش باش مگر تو ہماں پشتِ گوش انداختی۔ برو گم شو امروز دیگر میا"
(۶) با متعلم خود گفت "باز چرا نسقِ جماعت را ایں طور پریشان کردۂ؟"
(۷) ہر بار مے گفت "خدایا بر منِ بیکس رحم کن از درت مرا مران"
(۸) با نو وارد گفتیم "مرد کہ! اینجا چہ کار داری چرا واضح نمے گوئی چرا آمدی؟"

(۲) ان جملوں کی روایت بطرز بیان مفہوم کرو:۔

(الف)

(۱)۔ آنہا را فہمانید کہ زود میخواست برگردد۔
(۲)۔ بپدر خود اطلاع نمود کہ کتابیکہ خریدہ بود گم شدہ بود۔ نمے دانست کدام یکے را مقصر پندارد۔
(۳) بعد از بحث ہمہ اقرار آوردند کہ ہمالہ از الپس پُر برفتر است۔
(۴)۔ گفت کہ برائے سہ سال در قید خانہ ماندہ بود و با ایں ہمہ بیگناہ بود۔
(۵) بگوید کہ اگر جریمۂ او باثبات برسد تاوان را ادا خواہد کرد۔
(۶)۔ بیک آواز گفتند کہ او مستحق شکرانۂ آنہا بود برائے آنچہ کردہ بود۔
(۷) پیش از قتل یک خواہش کرد کہ او را اجازت بدہند با عیال خود ملاقات بکند باز مے گردد۔
(۸) بادشاہ از قبول ایں التماس سر باز پیچید تا آدمے دیگر ضامن مراجعت او نمے شد۔

(ب)

(۱) صد بار منع کردم دیگر در مجلس پت نخند د ہیچ اثرے نہ کرد۔ (۲) چوں از و پرسیدند چہ چیز در دنیا عزیز ترین بود جواب داد کہ امید عزیز ترین آلاک بود چہ امید بانہا میماند کہ ہیچ چیزے دیگرے نداشتند۔ (۳) عموش پرسید کہ کشتی او کجا بود۔ متاعش را چہ شد۔ گفت کہ کشتی و متاعِ کشتی را بالعوض آں ماہ پارہ بخشیدہ بود (۴) گفت کہ او ہم قوتِ جادوئے او را شنیدہ بود اما چوں کار کارِ مشکلے بود باز تشکیک مے داشت۔ (۵) بہ کنیزک فرمود کہ زود تر علی مردان پسر خودش را بفرستد یا بگوید کہ درویش را سرِ شب وقتِ چراغ روشن کردن خانۂ او حاضر بکند۔ (۶) شرف نسا تنہا ایستادہ شکرانۂ خدا بجا آورد کہ دلش یک غدر؟ آرام گرفتہ بود و میخواست کہ ہر آں شہر خراب گردد کہ جادو و جادوگر در آنجا نباشد۔ (۷) بخطاب خانم با سخن زدہ گفتند کہ وقت ایستادن نبود چرا کہ ساعت ہائے شب زود زود میگذشت باز از و پرسید کہ فرزندش را کجا و کے بردہ بودند۔

فصل چہارم

حروف

حروف تنہا مستعمل نہیں ہوتے۔ اسماء و افعال کے ساتھ مل کر کام آتے ہیں اور ان سے ارتباط کا فایدہ حاصل ہوتا ہے۔ طلباء بعض اوقات غیر مناسب حروف سے اسموں اور فعلوں کے ربط و ضبط میں فاش غلطیاں کرتے ہیں اور مقصود کلام کو مبہم اور کبھی ضائع کر بیٹھتے ہیں۔ درکردن کے معنی داخل کرنا۔ برکردن۔ روشن کرنا۔ درکشیدن اندر کھینچنا چکھنا۔ مٹانا۔ برکشیدن بلند کرنا وغیرہ فقط حروف کے ذرا سے تغیر و تبدل سے معانی میں مہتم بالشان تبدیلی واقع ہو جاتی ہے۔ ہم نے ذیل کے جملوں میں سے کچھ حروف حذف کئے ہیں۔ تاکہ متعلم ان کو پُر کر کے فقروں کی تکمیل کرے۔ مثال کے طور پر ملاحظہ ہو۔

	ناکمل	مکمل
۱	شہر پٹنہ۔ مملکت بہار واقع است	شہر پٹنہ در مملکت بہار واقع است
۲	اگر بخودت رحم نکنی بارے۔ پدر و مادرت رحم کن	اگر بخودت رحم نکنی بارے بہ (یا بر) پدر و مادرت رحم کن
۳	حرف را تا آخر گوشش کن۔ جواب بدہ	حرف را تا آخر گوش کن بعد جواب بدہ
۴	ایں عیب ہاست کہ او را عزیز ندارم	برائے ایں عیبہاست کہ او را عزیز ندارم
۵	زلیخا۔ ایں معنی راضی نمے شود۔ گوید کشتن او چہ حاصل؟	زلیخا بایں معنی راضی نمے شود گوید از کشتن او چہ حاصل؟
۶	ایں دلیل است۔ صاف و صادقیِ ما کہ۔ حرفہائے او باور کردہ و پندارش پنداشتیم	ایں دلیل است بر صاف و صادقیِ ما کہ حرفہائے او باور کردہ و پندارش پنداشتیم۔

(الف)

(۱) چہ طور ممکن است کار تعمیر بے صرف زر۔ انجام برسد۔ (۲) شوہرش برد و اہم۔ رنج و حسرت پئے او برد
(۳) شاعر شخصے است کہ نسبت۔ ہمسران خود فکرِ تیز تر دارد۔ (۴) عجب پرید او۔ گرفتیم خوب عروسی کردیم
(۵) تفنگ انداختم آہو۔ زخمی کردم۔ (۶) ازیں جا۔ شہر شما چہ قدر راہ است
(۷) پس از آں میمون از درخت۔ آمد۔ (۸) بنا۔ اخبار صریح معلوم میشود کہ یکے از مجرمان گم شدہ است۔
(۹) باید مجرمہا را من بدہید۔ شما را بدبخت خواہم کرد۔ (۱۰) یکساعت است با تو حرف میزنم۔ مے پرسی چہ زد؟

(ب)

(۱) حاتم در صدر اطاق۔ فرش نشستہ بود۔ (۲) ہمہ باید حق۔ پیروکار باشند چرا کہ اگر۔ اوّلِ کار حق غالب
نیاید انجام کار خواہد شد۔ (۳) چہ قدر احمق ہستی سگ را۔ گرگ باز نمے شناسی۔ (۴) خط و خالش
چنداں دلپذیر نیست۔ کردار نیک دارد۔ (۵) برادرِ تو چہ قدر بخیل است۔ برائے من ہیچ سوغات نفرستادہ
است۔ (۶) از چشمہ غلیظ۔ آب غلیظ نمے رود۔ (۷) نمے توانم چنیں حال بخواب راحت بروم۔
(۸) کتاب سفر را۔ کتاب تصاویر ترجیح مے دہم۔ (۹) دانستہ خود را۔ خطر انداختن کار نادانی است۔
(۱۰) نسبت۔ برادرت خیلے توانا ہستی۔ از علم ہیچ بہرہ نہ یافتی۔

(ج)

(۱) درویش۔ زبانے حرف مے زد کہ زبہا نمفہمیدند (۲) کسے نیست کہ۔ ایں راز مطلع باشد
(۳) آخر بگو۔ اہل فرنگ چہ عداوت داری (۴) پولہائے طلا را از صندوقچہ۔ بیار
(۵) نمے توانم۔ دہ روز بلند ن برسم (۶) ایں نوع حادثات۔ عالم کم وقوع یافتہ است
(۷) من ہم۔ یکساعت عمل تمام کردہ برمے گردم (۸)۔ کہ پرسم اینجا کے خواہند آمد
(۹) خدا چناں نکند کہ تر و خشک۔ بسوزد (۱۰) لامحالہ و بالش۔ گردن بدکردارہا خواہد شد

(د)

(۱) پسران و مردان۔ ہمدیگر یکجا نشستہ بودند (۲) مگر تو ئی پسرم را گمراہ نمودی۔ از راہ۔ بروی
(۳) جزائے گناہ عظیم بود کہ غضب خدا بآنہا رسید (۴) راست میگویم کہ ایں فنجان طلا۔ ہزار تومان نمے ارزد
(۵) ہیچ کسے نمیتوانست ایں دروازہ طلسمی۔ باز بکند (۶) تاثیر ایں ستارۂ نحس است کہ بلا ازیں شہر ناپید نگردد
(۷) چوبے کہ۔ دست داشت بر در بر زمین زد (۸) پشت پردہ برو۔ از نگاہ پنہان بشوی
(۹) یکقدرۂ دیگر ہم پیش دروازہ آویزان بود (۱۰)۔ دشمن را نگاہ بکنید تفنگ خالی بکنید

(س)

(۱) آفرین باد ہمت مردانۂ تو کسے از تو دلاور تر نہ دیدم (۲) از اول شب۔ صبح یک لحظہ آرام نگرفتم
(۳) ازیں سخنان متحیر ماندہ ام نمیدانم۔ کہ مصیبت خود آشکار کنم (۴) یوسف خود را صحبت ایں بدعملہا باز دار
(۵) کمتر۔ یک سال درمیان ایشان ماندہ ام (۶) سکینہ۔ زیر درخت سایۂ دار خفتہ است
(۷) پدر و مادرم مردہ من تنہا از دستم چہ۔ مے آید؟ (۸) نمیدانی زلیخا۔ خادم خود عشق پیدا کردہ است
(۹) اگر از خدا ترسی۔ رعیت ستم روا مدار (۱۰) خیال بیجا کردہ است بجہت خود را۔ زحمت میانداز

(ص)

(۱) ہر سو بغور نگاہ کرد ہیچ مسافر۔ نظر نیامد (۲) زاہد شراب نمے نوشد بیچارہ کیفیت مے آگاہ نیست
(۳) آخر دست۔ جان شستہ دنبال دزد دوید۔ (۴) بآنکہ بسیار فہماندم۔ نہ فہمید

(۵) مجنوں گفت من عشق لیلی را۔ ملکِ ہمہ عالم نمی فروشم (۶) پیشتر ازیں ہرگز۔ اسب سوار نشدہ ام
(۷) شاعر۔ یک لطیفہ صد دینار انعام یافت (۸) در شکارگاہ آہوان را قطار۔ قطار دیدم
(۹) دل۔ آں نہادہ است کہ سیر ایران برود (۱۰) اگر گاہی۔ من یاد آری از مروّت دور نباشد

(ط)

(۱) آنکہ با شما حکایت کردہ ام دانۂ خرمن است (۲) چوں بہ تیمور برسی۔ ما سلام بگو
(۳) شہر کاشان است و ہر سو ماہ بجائے دگر ظلم کم کن۔ عاشق مے شوم جائے دگر
(۴) افلاس ہمہ جا پیدا است۔ ناامنی ناپیدا است (۵) در لوائے فرائض سخت گیر است خلق ملائم دارد
(۶) وقتے ایں مرد نقیر مے خندد۔ وقتے مے گرید۔ سرگشتہ است۔
(۷) با ایں چنیں فرمان میا میرو۔ ذلیل خواہی شد (۸) گاوہائی نر از ہم سوا نہ شدند مغلوبِ شیر نہ گشتند
(۹)۔ تو نزد یک ہستی ہیچ باکے ندارم +
(۱۰) دکان را تختہ کردہ ام۔ لشکریان چیزے بزور نگیرند +
(۱۱) بعض مردمان مے خورند۔ بزنید بعض مے زنید۔ بخورند +

(ع)

ہیچ مے دانید دولت روس چہ خوبی ہا۔ شما کردہ و۔ چہ نوع بلا ہا شما۔ محافظت مے کند؟
۔ شما لازم است کہ بزرگ خود تان را بشناسید و حق ولی نعمتے او را۔ جا بیاورید ہمیشہ۔ امر و نہی
او مطیع بشوید رسوم بندگی و آداب انسانیت۔ یاد بگیرید مگر نمے شنوید کسانے کہ وزدے نمے کنند
و۔ صنعت و تجارت مشغولند چہ قدر آسودہ و خوش گذران ہستند؟

(ف)

ہمینکہ رعیت ایں بیچارگی۔ مشاہدہ کردہ دوست خود را۔ ہمہ جا کوتاہ یافتند۔ درگاہ
کارساز نالیدند کہ ایں شہر را۔ سر آنہا بزودی رفع نماید ہمانا یہ وجرد در شہر گرگان بود کہ روزے۔
قصر او اسپے غریب دیدند و۔ آنوقت نظیر آں ندیدہ۔ وے جزء داد ند گفت آں۔ زین و دھنہ

کلبہ و بیار ید ہیچ کس از عہدۂ ایں - نیامد حال را - او عرضہ داشتند خود بیروں آمد و اسب -
و ھنہ کرد و زین - پشت آں نہاد و دمش را بلند نمود کہ بند زیرا بگرداند اسب جفتہ - سینۂ بزد و
جر و زد کہ ہلاک شد +

(ق) و روزے بر پشت آں اسب در شکار گاہ گاۓ - گور خر دید - طرف آں گلہ شتافت و - نزدیک
شد و دید شیرے بر پشت گور خرے جستہ میخواہد آنرا پارہ کند بہرام تیرے - جانب شیر انداخت آں
خدنگ شیر و گور - بہم دوختہ و یک ثلث تیر ہم - آں گذر کردہ - خاک نشست و - زمین فرو رفت
و ہمراہانِ شہزادہ - تیر وے باز دست بہرام حیرت و تعجب نمودند و گمان میرود کہ - آنروز او را
بہرام گور گفتہ باشند یا - جہت کثرتِ میل - شکارِ گور ملقب - ایں لقب شدہ باشد +

فصل پنجم

تشریح اشعار

ہر زبان کے امتحان میں چند اشعار بھی دئے جاتے ہیں تاکہ اندازہ کیا جا سکے طلباء کہاں تک
شعر سے مذاق رکھتے ہیں - اسالیب شعر کو نثر کے قالب میں ڈھالنے کی کس قدر استعداد رکھتے ہیں
جہاں شاعر نے اختصار سے کام لیا ہے آیا اس کی تشریح کرتے ہیں - یا اگر کسی واقعہ یا قصہ کی طرف
اشارۃ ہے تو اس کو سمجھتے ہیں یا نہیں - مجموعی طور پر یہ کہ ان کی تشریح پڑھنے والے کی طبیعت پر
کس قدر اثر کرتی ہے - آیا بیجان و منفید عبارت ہے یا روح و رواں سے لبریز ہے +

بعض اوقات حل مطالب میں طلباء حد اعتدال سے گذر جاتے ہیں یعنی وہ وہ
معانی شعر کی طرف منسوب کرتے ہیں جن کا وہ متحمل نہیں ہو سکتا کبھی اس قدر اختصار سے کام

لیتے ہیں گویا اشعار کو محض نثر کی ترتیب میں لے آتے ہیں اور بس۔ اوّل تو ممتحن شاذ ایسا سوال کرتے ہیں کہ مطالب شعر فارسی میں ہی بیان کئے جائیں کیونکہ طلباء سے یہ توقع نہیں کی جاتی کہ وہ اپنے مافی الضمیر کو بسہولت فارسی میں لکھ سکیں اور اگر کوئی ایسا سوال ہوتا بھی ہے تو درمیانی درجوں کو پھاند کر سیدھا جواب مضمون لکھنے کا ہوتا ہے حالانکہ مضمون نگاری کیلئے خیالات کا وسیع ہونا اور انشاء کی بدرجہا زیادہ مہارت اور مزاولت درکار ہوتی ہے اب چونکہ فارسی انگریزی۔ عربی کے ساتھ ترقی کی اوّل صفوں کی طرف قدم بڑھا رہی ہے لازم ہے کہ تعلیم کا انداز اپنے کہنہ سال طریقوں سے باہر قدم رکھے۔ یہ کتاب چونکہ اسی تحریک کی ابتداء واقدام کے لئے لکھی گئی ہے اسلئے تشریح اشعار پر بھی ایک مختصر سی فصل قائم کی گئی *

ذیل کے اشعار کا ترجمہ بمعہ مختصر تشریح مُلاحظہ ہو:۔

(۱)

خدایا در آفاق نامی کنش — بتوفیق طاعت گرامی کنش
مقیمش در انصاف وتقویٰ بدار — مرادش بدنیا وعقبیٰ برآر
غم از دشمنِ ناپسندت مباد — ز دورانِ گیتی گزندت مباد
بہشتی درخت آورد چوں تو بار — پدر نامجوی وپسر نامدار
ازاں خاندان خیر بیگانہ دان — کہ باشند بدگوئی ایں خاندان
زہے دین ودانش زہے عدل وداد — زہے مُلک ودولت کہ پائندہ باد

خدایا اورا در جہان ذکر جمیل ارزانی کن ودر ادائے عبادت اورا امداد فرما کہ سبب فضل وشرفِ او باشد۔ در شیوۂ انصاف وخداترسی اورا ثابت قدم گردان۔ درایں جہان ودر آخرت در ہمہ کارہا اورا یاوری نما۔

اے ممدوح خدا چناں کند کہ از دشمن بدواز گردشہائے روزگار ہیچ گزندے بتو نرسد چراکہ تو پسر نامدارِ پدرے ہستی کہ ہم خواستگار نام نیک بود۔ طوبیٰ کہ از درختہائے بہشت است ہم ثمرِ

چنیں خوب کہ تو برائے پدر خودت ہستی نے تواند برمے آرد حقا کہ آں قوم کہ در حق خاندان تو بدمے گوئند خود شان بد ہستند۔ چہ خوب است آں دین و دانش کہ تو مے داری۔ چہ خوب است آں آئینِ داوری کہ تو مے ورزی زہے ملکت زہے دولت۔ خدا ہمہ اش را لازوال دارادہ

(ب)

شنیدم کہ جمشید فرخ سرشت بسر چشمۂ بر بسنگے نوشت
بریں چشمہ چوں ما بسے دم زدند بیفتند چوں چشم برہم زدند
گرفتیم عالم بمردی و زور ولیکن نبردیم با خود بگور
چو بر دشمنے باشدت دسترس مرنجانش کو را ہمیں غصہ بس
عدو زندہ سرگشتہ پیرامنت بہ از خون اوگشتہ بر گردنت

ایں حکایت را شنیدہ ام کہ جمشید نیک طینت بر سنگے کہ برکنارِ چشمۂ بود ایں حروف در کنید زیاد اہل قوت مثل ما ہا دعویٰ کردند کہ ایں چشمہ از آنِ ماست و ہیچ دیگر نمے تواند حریف ما گردد۔ اما دیر وقتے نگذشت کہ مردند و در گذشتند ما ہمۂ عالم را بقہر و غلبہ مسخر کردہ ایم اما چیزے انداں برائے ایں نیست کہ با خود بگور بروایم۔ اے عزیز چوں جاہ دنیا چنیں بے ثبات ہست باید کہ چوں بر دشمنے قدرت یابی او را اذیت ندہی چہ او را ہمیں خجالت کفایت میکند کہ زیر قہر تو ہست۔ بہتر است کہ دشمنت زندہ پیش تو خوار مے گردد از انکہ تو او را بکشی و بار قصاص خونش بگردنت بیفتد۔

(۱) ان اشعار کا با وضاحت ترجمہ کرو۔

(بجل) مکن برکفِ دست نہ ہر چہ ہست کہ فردا بدندان بری پشت دست
بپوشیدنِ سترِ درویش کوش کہ ستر خدایت بود پردہ پوش
مگردان غریب از درت بے نصیب مبادا کہ گردی بدرہا غریب
بزرگے رساند بمحتاج خیر کہ ترسد کہ محتاج گردد بغیر

بحالِ دلِ خستگان در نگر | کہ بارے دلِ خستہ باشی مگر
فرو ماندگان را درون شاد کن | ز روزِ فرو ماندگی یاد کن
نہ خواہندۂ بر درِ دیگراں | بشکرانہ خواہندہ از درمراں

(ب)

اے راحتِ جانِ بیقرارم | امید دلِ امیدوارم
شادم بغمت کہ در ہمہ حال | سوزِ غمِ تست سازگارم
تا رفتۂ از کنارم اے دوست | یکبارہ از خویش برکنارم
در آرزوئے وصال جانی | عمرے بفراق میگذارم
امشب بگذشت خواہد از دوش | طوفانِ سرشکِ اشکبارم
تا مرگ نگیردم گریبان | من دست ز دامنت ندارم
چوں ہیچ نشد بسعی حاصل | کام دلِ خستۂ فگارم
آں بہ کہ ز صبر رخ نتابم | باشد کہ مرادِ دل بیابم

(ج)

بود زنگی زادۂ بے دین و داد | غولِ غفلت وادہ عمرش را بباد
داشت در خم چند من دوشاب دُرد | از قضا موشی دراں افتاد و مُرد
موش را بگرفت و بیروں کرد زود | موشِ مشئوم از حریصی مُردہ بود
نزد قاضی رفت زنگی با ملال | موش را بگرفت و گفت از سوء حال
کرد بر دوشاب او حکم حرام | مردِ قاضی درمیان خاص و عام
ایں سخن بشنید زنگی سقط | گفت قاضی را کہ کردی بس غلط
من چشیدم بود شیریں بکام | چوں بود شیریں چرا باشد حرام
گر شدے دوشاب من تلخ آنگہی | من حرامش گفتمے بے شبہۂ

(۲) ان حکایات کو اپنے الفاظ میں سادگی سے بیان کرو

(۱)

چوں تبہ شد خلافت مامون ... ریخت مر خلق را بناحق خون
کرد بر آلِ برمک آں بیداد ... کہ کسے زاں صفت ندارد یاد
یحییٰ بیگناہ راچوں کُشت ... گشت بروے زمانہ تُند و درشت
مادرے داشت یحییٰ مظلوم ... پیر و عاجز زکام دل محروم
جفتِ اندوہ گشتہ از بدِ دہر ... عیشِ شیریں بدو شدہ چوں زہر
باز گفتند حال ماموں را ... عرضہ کردند حالِ محزون را
کہ دعائے بدت ہمے گوید ... ملکتت را زوال مے جوید
دلِ او خوش کن و زحقد بکاہ ... باز خواہ از عجوزہ عذرِ گناہ
رفت مامون شبے زخلق نہان ... بر کشادہ بعذرِ جرم زبان
وز و گوہر بسے بدو بخشید ... راہ و سامانِ کار خود آں دید
گفت کاے مادر آں قضائے بود ... چوں قضا رفت زاریٔ تو چہ سود
بعد ازیں کارہائے باہش کن ... وز دعائے بدم فرامش کن
گرچہ یحییٰ نماند دیافت گزند ... من ترا ام بجائے او فرزند

(۲)

آں شنیدی کہ در عرب مجنون ... بود بر لیلیٰ آنچناں مفتون
دعوئے دوستیٔ لیلی کرد ... ہمہ سُلوئے خویش بلوی کرد
حِلّہ وزاد بوم و خویش گذاشت ... رنج را راحت و طرب پنداشت
کوہ و صحرا گرفت مسکنِ خویش ... بیخبر گشتہ از غم تن خویش
چند روز او نیافت ہیچ طعام ... صید را بر نہادہ بر راہ دام

ز اتفاق آہوئے فتاد بدام   مرد را ناگہان بر آمد کام
چوں بدید آں ضعیف آہو را   و آنچناں چشم و روئی نیکو را
یلہ کردش سبک ز دام او را   اے ہمہ عاشقان غلام او را
گفت چشمش چو چشم یار منست   اینکہ در دامِ من شکارِ منست
در رہِ عاشقی جفا نہ رواست   ہم رخِ دوست در بلا نہ رواست

(۳)

شد اسیرِ مسلمے اندر نبرد   قائدے از قائدان یزدجرد
گبر باران دیدہ و عیار بود   حیلہ جوی و پُرفن و مکار بود
از مقامِ خود خبر دارش نکرد   ہم ز نامِ خود خبر دارش نہ کرد
گفت میخواہم کہ جان بخشی مرا   چوں مسلمانان امان بخشی مرا
کرد مسلم تیغ را اندر نیام   گفت خونت ریختن بر من حرام
چوں درفشِ کاویانی چاک شد   آتشِ اولادِ ساسان خاک شد
آشکارا شد کہ جابان است او   میرِ سربازانِ ایران است او
قتلِ او از میرِ عسکر خواستند   از فریبِ او سخن آراستند
بو عبید آں سید فوج حجاز   درو غا عزمش ز لشکر بے نیاز
گفت اے یاران مسلمانیم ما   تار چنگیم و یک آہنگیم ما
ہر یکے از ما امینِ ملت است   صلح و کینش صلح و کینِ ملت است
گرچہ جابان دشمنِ ما بودہ است   مسلمے او را امان بخشودہ است
خونِ او اے معشرِ خیر الانام   بر دمِ تیغِ مسلمانان حرام

فصل ششم

مضمون نگاری

جہاں فارسی کی درسی کتابیں بالعموم ابھی تک ناپسندیدہ دقیانوسی انتخابوں سے بھری پڑی ہیں اور ان کی اصلاح کی طرف میلان رکھنے والوں کی تعداد کم ہے یا ناطاقت ہے وہاں یہ کمی بھی ہے کہ کوئی ایسی کتاب بازار میں دستیاب نہیں ہو سکتی جو طلباء کو مضمون نویسی میں مفید ثابت ہو سکے۔ یہ فصلِ مختصر کسی ایسی کمی کے ایفاء کا دعویٰ نہیں کر سکتی کیونکہ اس کے لئے ایک مبسوط مستقل کتاب کی ضرورت ہے جیسے انگریزی زبان میں ایسی کتابیں اچھی سے اچھی دستیاب ہو سکتی ہیں۔ جو بات زیادہ قابلِ تعجب ہے وہ یہ ہے کہ منشی فاضل کے امتحان میں مثلاً امیدواروں سے یہ توقع کی جاتی ہے کہ وہ بغیر اس کے کہ اُستادوں نے کبھی ان کو مضمون لکھنے کی تکلیف دی ہو امتحان کے کمرہ میں جہاں حواس و افکار کا مطمئن و مجتمع ہونا سعادت سمجھا جاتا ہے نہایت فصیح و بامحاورہ فارسی میں کسی مضمون پر خامہ فرسائی کرینگے۔ ان میں سے نوّے امیدوار ایسے ہوتے ہیں جن کے لئے یہ پہلا موقع ہوتا ہے کہ وہ اُردو سے فارسی میں ترجمہ کریں یا کوئی مضمون لکھیں۔

مضمون نگار کیلئے سب سے مقدم امر یہ صلاحیت پیدا کرنا ہے کہ وہ ایسی عبارت لکھ سکے جو نحوی غلطیوں سے پاک ہو۔ اس کا بامحاورہ ہونا امر ثانوی ہے جس کی استعداد اہلِ زبان کی مجالست اور اچھی کتابوں کے مطالعہ سے پیدا ہو سکتی ہے۔ بدبختی سے پہلا ذریعہ قریباً کالعدم ہے اور لوگ بامحاورہ اور اعلیٰ کتابوں کی فہرست میں سرآمد کتابیں انوار سہیلی اور اخلاق جلالی کو سمجھے ہوئے ہیں یا ابوالفضل کے دفتروں کو۔ ایسی کتابیں تو قاموس ظہر قاموس الفاظ کی مخزن ہیں نہ یہ کہ ابوالفضل پڑھ کر یہ قابلیت حاصل ہو سکتی ہے کہ متعلم غالب کے انداز میں کسی دوست کو بے تکلفی

لہجہ میں چند سطریں لکھ سکے۔ اگر حاجی بابا جیسی کوئی ایک آدھی کتاب نصاب میں شامل بھی کیگئی ہے تو یہ کمی کہ اکثر اُستادوں کو نہ خود کبھی فارسی لکھنے کا اتفاق ہوتا ہے نہ ایسا بے ڈھب کام وہ اپنے شاگردوں سے کروانا پسند کرتے ہیں پھر باقی رہجاتی ہے +

مضمون لکھنے سے پہلے اس کے متعلق دس یا پندرہ منٹ خوب غور کرنا چاہئیے تاکہ پراگندہ خیالات یکجا ہو جائیں پھر ان کو اس طرح ترتیب دیا جائے کہ مضمون کے چند پہلو قائم ہوسکیں جن کو اشارات یا یادداشتوں کے طور پر نوٹ کر لیا جائے اور پھر ان میں سے ہر ایک کو جداگانہ بیکر اس پر قلم اُٹھائی جائے۔ بعض اوقات نادان مضمون نویس ایک امر کے متعلق ناکافی طور پر کچھ لکھتا ہے اور پھر دوسرے امر کی طرف پلٹ جاتا ہے لکھتے لکھتے پہلے کی نسبت پھر کوئی خیال دل میں اُٹھتا ہے تو نہ درست بیٹھنے والی پچر کی طرح اس کو دوسرے کے ضمن میں ٹھونسنے کی کوشش کرتا ہے۔ اس عادت سے مضمون نہ صرف غیر فیصل اور نامربوط رہ جاتا ہے بلکہ نفس مضمون کی طرح عبارت کے اجزا بھی بکھرے ہوئے معلوم ہوتے ہیں +

اکثر طلباء کو یہ دقت پیش آتی ہے کہ مضمون کی ابتدا ئے کس طرح کی جائے اور اس کے خاتمے کو کس طریق سے سرانجام دیا جائے۔ اسکے متعلق یہ لحاظ ضروری ہے کہ تمہید کو بے جہت طول دینا گویا پڑھنے والے کو ملول کرنا ہے۔ بعض ماہرین فن کا خیال ہے کہ تمہید ایک غیر لازمی چیز ہے فوراً نفس مضمون پر لکھنا شروع کر دینا چاہئیے تاکہ پڑھنے والا بغیر کسی تامل کے اسمیں محو ہو جائے۔ ہاں مختصر سی تمہید ہو جو انشاء پرداز کے نکتۂ نگاہ کو ابتدا میں عیاں کر سکے تو نہایت موزوں معلوم ہوتی ہے مضمون اگر بجائے خود مختصر ہو تو اس کے اوّل میں ایک طویل و عریض تمہید پیوستہ کرنا ایک گھروندے کے آگے گویا دالان نما ڈیوڑھی تعمیر کرنا ہے +

خاتمہ کے متعلق یہ کہنا کافی ہوگا کہ بعض اوقات خاتمہ میں خیالات مذکورہ بالا کی اعادہ کے طور پر تلخیص کر دی جاتی ہے کبھی مضمون کے مالۂ دماعلیہ کی نسبت کوئی ذاتی رائے قائم کی جاتی ہے غرض جو کچھ بھی لکھا جائے وہ نہایت برجستہ اور پُرزور الفاظ میں ہونا چاہئیے اگر خاتمہ ضعیف اور

ڈھیلے لفظوں میں کیا جائے تو خواہ باقی مضمون نہایت زوردار اور باشکوہ پیرائے میں لکھا گیا ہو انجام کا مطالعہ کرنیوالوں کی طبیعت پر وہ کیفیت باقی نہیں رہتی۔ خاتمہ کا دلنشین اور مؤثر پیرائے میں ہونا اسلئے بھی ضروری ہے کہ اکثر اوقات مضمون کے آغاز اور انجام پر نظر ڈالیجاتی ہے اور درمیانی حصہ کو ممتحن قلتِ وقت و کثرت کار یا تغیر مزاج کی وجہ سے نظر انداز کر دیتا ہے۔

ہم ذیل میں ایک مضمون کی بطریق اختصار چند یادداشتیں لکھ کر انہی کو پھیلا کر مضمون کی صورت میں قلمبند کرتے ہیں۔

حُبّ وطن

(۱) حُبِ وطن صفت مروّت وانسانیت است (۲) باعث اتحاد و قوت اجتماعی است (۳) موجب ترقیٔ ہر نوع است (۴) روح حیاتِ ملی است و ماہندیان ازوبے نصیب ہستیم

حُبّ وطن

حُب وطن یکے از انجملہ صفات است کہ خدائے آفریدگار در طبع ہر متنفس مرکوز کردہ است۔ و وجود ہر آنکہ از وقطعاً معرا باشد از بس نادر است۔ الحق صفتے است کہ لازمۂ مروّت وخاصۂ انسانیت است۔ چنانکہ ہر شخص با مادر و پدر اُلفت دارد۔ بارُفقا در رشتۂ اُنس واخوت بستہ ہست با قوم خود خویشی و قرابت دارد و میخواہد اگر برائے یکے از آنہا مصیبتے دست دہد با ہرچہ مے تواند کرد او را اعانت نماید۔ از وے دفع شر و آفت کند ہم چناں اگر برائے وطنِ محبوبش حادثۂ رو دہد میخواہد کہ ہیچ سعی در ازالۂ آں بدبختی دریغ ندارد۔ سببش چیست۔ سببش غیر ازیں نیست کہ ایں وطن عزیز اوست۔ و بہیچ دیگرے نتواند دریں نسبتِ اُنس و محبّت با وحریف باشد۔

وطن لفظے است موضوع برائے زاد بوم و مسکن شخصے و ہم برائے آں ملک و دیار کہ در آں وطن اوّل الذکر واقع باشد۔ واگرچہ غالباً حُب مسکن و مرز بوم نسبت بہ حُبِ دیار و سرزمین استوار تر باشد اما باید کہ جذبۂ حُب و حمایت دائرۂ وسیع تر فرا گیرد۔ ہرگز نمیتواند بود کہ اہل بنگالہ مثلاً از

بلائے قحط و بخار دلفگار باشند و ما اہلِ پنجاب ہیچ ہمدردی و مہر نداشتہ خاموش و خُرّم باشیم چنیں حُبِّ وطن آئینِ ہر دین و عمادِ ہر ملت است چرا کہ ہمیں حُبِّ وطن است کہ ہر قوم و ملت را از حضیض پستی باوجِ ارتقاء و شرف برساند۔ ہمہ کس میدانند کہ از ابتدائے آفرینش تا کنون ہوسِ مُلک و جاہ ہر کشاکش و تدافعِ قومی را برانگیختہ است۔ اگر ما ہندیان حُبِّ وطن نمے داشتیم انگلیسہا بغیر از آنکہ تیغ از نیام مے کشیدند مُلکِ ہند را ہرگز از تصرفِ ما نمے ربودند لیکن حُبِّ وطن کہ ما داشتیم نسبت بآں حُبِّ وطن کہ آنان داشتند بسے ضعیف تر بود۔ آنان خواستند کہ وطنِ خودشان را گہوارۂ فتح و نُصرت و مرکزِ ہر قوت و سطوت بسازند و مصنوعات تاجرے خودشان را بازارے پیدا کنند و انجام کار بہ حیلۂ و سببے کامگار گشتند۔ اما ما ہمہ از عنادہائے مذہبی و از تعصبِ بیجا و سبک عقلی از ہم سوا بودیم و عاقبت آں ہمہ بر ما نازل آمد کہ مے بینیم و نمے توانیم باز گوئیم ۔

حُبِّ وطن روحِ حیاتِ ملی است۔ و ہر جمعیت را موجبِ اتحاد و یکدلی مے بودہ است۔ ایست بدونِ ہر محرکِ دیگر کہ ہر قوم را چوں خضرِ خجستہ پے بر شاہراہ ہائے اقدام و ارتقاء راہبری کند۔ بہ حرفت و صنعت مائل گرداند۔ بہ اصلاحِ تمدن و معاشرت برانگیزد۔ و بہ تاسیسِ درسگاہ ہائے علمی عوام را از ظُلمت کدۂ جہالت بہ تجلی گاہ معارف مے کشد۔ چہ قوم است کہ ادعائے حُبِّ وطن داشتہ بہ ایں مراتبِ عمل رو نہ نہادہ است ہرگز میدانید وحشیانِ نیگی دُنیا چوں اہلِ فرنگ بسواحل دیارشان رسیدند و در صددِ آں شدند کہ ملک آمریکا در تصرفِ خود بیاورند چہ جد و جہدِ سرفروشانہ نمودند و چہ کوشش ہائے گرامی ورزیدند تا وطنِ عزیز را از دستبرد دشمن نگاہدارند۔ مگر بیچارہا از اقوامِ متمدنہ دور افتادہ۔ خدیعہ و مکر را نابلد۔ تفنگ و فشنگ نادیدہ۔ چہ طور مے توانستند در میدانِ مقاومت چیرہ بشوند۔ شہامت و حُبِّ وطنِ ایشان ہر چہ بے سود در عاقبت حُسنِ سرفروشی و شانِ شہادت دارد و ما مدعیانِ شائستگی و تہذیب را مایۂ عبرت است کہ از جمعیت اقوامِ عقب ماندہ ایم و ہم از وحشیان نمے توانیم دعوی برابری بکنیم۔ یک نوع خواب است کہ ما خفتگانِ ازل را فرو گرفتہ است کہ بصدائے مرگ چیزے نتواں ما را بیدار ساخت ۔

ہوا مخالف و شب تار و بحر طوفان خیز گسستہ لنگر کشتی و ناخدا خفت است ٭
مردہ باد آں روح کہ حُبِ وطن ندارد۔ مُردہ باد ہر نفسے کہ فدائی وطن نیست ٭

(۱) ان یادداشتوں پر غور کرنیکے بعد مضمون لکھو

(۱) شب ماہتاب

(۱) یک بُرقعۂ نور است کہ ہمہ اشیا را مے پوشد۔ (۲) خوبی و رونق ہر منظر را مے افزاید (کشت زارہا جوئبارہا...... روضہ تاج گنج......) (۳) آسمان با انجم ہائے سبک فروغ و کم تاب و قمرِ فلک پیما و ابر ہائے سفید و سیاہ فکرِ بشر را محو نظارہ مے کند۔ (۴) سکوتِ عالمِ حیات و چشم بیدارِ خالق لایزال کہ ہر چیز را برائے مقصدے خلق کردہ است ٭

(۲) بحر

(۱) یک عالمِ وسعت کہ پایاں ندارد۔ (۲) تموّج و تلاطم۔ (۳) انواعِ حیوانات کہ از حدِ احصا بیرون است۔ (۴) چہ قدر ہستیہا غرقۂ فنا شدند و ہیچ اثرے ازاں بر روئے بحر پیدا نیست۔ (۵) منافعِ گوناگون ٭

(۳) ان مضامین پر طبع آزمائی کرو:۔

(۱) خیالات فرزند بر مرگِ مادرِ عزیزش۔ (۲) فوائد تجارت۔ (۳) حسن و قبح تیاتر۔ (۴) جانور خانۂ لاہور۔ (۵) ہیچ کس دریں عالم بکمالِ خوشی نہ پیوندد۔ (۶) ناپائدارئے دُنیا۔ (۷) لذّت افلاس۔ (۸) مسرّت رحم۔ (۹) اگر موت از دُنیا ناپدید گردد چہ اتفاق بہار رود ہد (۱۰) جنگ ترکستان (۱۱) بیدارئے ماہندیان (۱۲) اسباب ناامنی در بلادِ ہند۔ (۱۳) محبّت در زہرن و ناکام ماندن از ناآشنائے درد محبّت شدن بہتر است (۱۴) اثر زبان انگلیسی بر زبان اُردو ٭

(۴) اس حکایت کو جسکا مختصر خاکہ پیش کیا جاتا ہے اپنے تخیل کے زور سے وسعت دیکر لکھو۔

یوسف تاجر ہند۔ بدکردار۔ بخمہ زن با عصمت دوفا کیش او بہ بند محبّت شوہر گرفتار۔

یوسف زن پارسی زربانو نام بہ نکاح آوردہ۔ زربانو ہرجائی وآزاد روش۔ بہ مرد نامحرم رسم پیدا کند۔ یوسف ہرچند بکوشد او را بخود مائل گرداند مگر بے سُود۔ بیوا نجمہ را ہم بمادرش تنہا گزارد۔ نجمہ عجز نمائد کہ با و اعتنا بکند اما بواسطۂ بے وفائی زربانو سخت دل شدہ بہ شہر دیگر مے رود۔ سوگواری و اضطراب نجمہ سوزِ مفارقت کہ تابش نیاوردہ بخودکشی خود را نجات وہد۔ یوسف خوابہائے پریشان دیدہ پشیمان گشتہ وقائل وفائے نجمہ شدہ ترک دنیا مے گیرد ٭

جدید اصطلاحات و لغات

ذیل میں ضمیمہ کے طور پر وہ تمام اصطلاحات و الفاظ درج کئے گئے ہیں جو (۱) اپنے مرادف الفاظ کی نسبت بکثرت و ترجیح استعمال کئے جاتے ہیں ٭

(۲) یورپ کی زبانوں سے فارسی نے مستعار لئے ہیں کیونکہ سائنس و علومِ جدیدہ کے انکشافات کے لئے فارسی میں کوئی الفاظ موضوع نہ تھے ٭

(۳) اپنے اصلی معنوں میں مستعمل نہیں ہوتے بلکہ انکے معانی کو بدل دیا گیا ہے مثلاً از شخصے چیزے را قائم کردن۔ کسی سے بات کو مخفی رکھنا۔ ان میں متعدد ایسے الفاظ ہونگے جو عام مروجہ لغت کی کتابوں میں درج نہیں ہیں اور حال کی مصنفات سے نہایت کاوش سے انتخاب کئے گئے ہیں ٭

آب جوشش	سوڈا واٹر	آخژو کردن	درد سے مُنہ بگاڑنا یا آخ کہہ اُٹھنا
آجدان	ایجوٹنٹ۔ ایک فوجی منصب	اداراتِ دولتی	سرکاری محکمے یا دفاتر
آجری	اینٹ کا بنا ہُوا	ادّعا داشتن	کسی کے خلاف دعویٰ رکھنا
احتیاط کردن	دل میں خطرہ لانا	اذن دادن	اجازت دادن
آخ واوخ نمودن	ہائے وائے کرنا	ارابچی	گاڑی بان
اختاجی یا اختجی	سائیس	ارابہ	گاڑی یا بہیّہ

ارابه کش	ارابچی	سخنِ آشکار زدن	صاف صاف بات کہدینا
ارباب قلم	سول کے مُلازم	باصلاح آوردن	اصلاح کرنا
ارث	ورثه	اصنافِ خلق	ہر طبقه کے لوگ
ارسنال	آرسنل اسلحه خانه۔	اُطاق	کمره یا اسباب کمره
ارک	چھوٹا سا قلعه	اُطاقِ پذیری	استقبال کرنے کا کمره
اُرگ	ارغنون ساز کا نام	اُطاقِ خلوت	پرائیویٹ کمره
بارواح پدرم	مجھے اپنے باپ کی جان کی قسم	اطاقِ سُفره	کھانے کا کمره
اروپ	اروپا۔ یورپ	اُطریش	آسٹریا
ازبراش	اسکی خاطر۔ از برائے اش	اِطّلاعات	معلومات
اسبابِ چاء	چاء کے برتن	اعتبار داشتن	بھروسا رکھنا
اسبابِ بخار	سٹیم انجن وغیره	از اعتبار افتادن	ناقابلِ اعتبار ہوجانا
اسبابِ دروگر	فصل کاٹنے کے آلات	از اعتبار انداختن	غیر معتبر کر دینا
اسبابِ زراعت	آلاتِ زراعت	ازیں خیال بیفت	اس خیال کو چھوڑ دے
اسباب کوکی	گھڑی کے متعلق آلات	اعلیحضرت	ہز میجسٹی
اسپهبدی	کمانڈر انچیف ہونا	آغایان و خانمها	تمام حضرات و خاتونین
استاون گاه	سٹیشن	....	جنٹلمین اینڈ لیڈیز
استناسیون	دو	اکواریوم	پانی کا حوض
اِسکله	بندرگاه	آلارم	الارم
اسلامبول	قسطنطنیه	اَلجیر	ممالک الجزائر
اسم بردن یا در کردن	شُهرت حاصل کرنا	اَلک	چھلنی
آسیاب بادے	ہوائی چکّی	الکچی	چھلنی ساز

امپراطریس	ایمپرس ملکہ	اہلِ مجالس	تمام ایکٹر لوگ
امپراطور	امپرر شاہ	آہن پوش	جنگی جہاز
امتحان کردن	امتحان لینا	آہنگرخانہ	لوہے کا کارخانہ
از امتحان بیرون رفتن	امتحان پاس کرنا	ایالت	گورنمنٹ
امثالِ شما اشخاص	تم جیسے لوگ	ایشیک آغاصی باشی	دربان خاص
امیرال	امیر البحر	ایلچی	سفیر
آمد و شد کردن	آمد و رفت داشتن	ایلخی	گھوڑوں کی جماعت
انذار کردن	پیشینگوئی کرنا۔ پیش بینی کرنا	آئینہ کاری	آئینہ سازی یا آرائشی آئینے
انطباع	چھپوائی	اے وائے	افسوس!
انعام کردن	بخشش نمودن	ایہ	شرم شرم۔ اُف
آن طرف تر	ذرا زیادہ اس طرف	با اطلاع	جسکی معلومات زیادہ ہوں
انگروس	ہنگری	اے بابام	اے عزیز من
انگشت داشتن در کارے	دخل رکھنا	از بابت	بوجہ
انگشت کردن	اُنگلی میں پہننا	باتماشا	دلچسپ
انگلند	انگلستان	باجلوہ	خوش اندام و خوش ناز
انگلیز	انگریز یا انگلینڈ	باجی	بہن
اورشلم	بیت المقدس	باران گرفتن	مینہ کا برسنا
اوطراق	محافظ دستہ فوج	بارعرّادہ	بوجھ لادنے کی گاڑی
آواز کردن	بُلانا	بارگردن	لادنا
اول	تمیرا	بارگیری نمودن	اپنے اوپر بوجھ لدوانا
اولاغ	خرگدھا	باروح	خوش مزاج

بازبودن	کھلا ہونا	بادیہ	بوریا
بازرَنگ	ہوشیار و بیدار مغز	باہمت	عظیم الشان
بازدید	ملاقات بوقت مراجعت	بتوسط	ذریعے سے
دل باز شدن	نشاط میں آنا	بچہام	فرزندانِ من یا دوستو
بازیٔ ژمناستیک	ورزش کے کرتب	بچۂ دختر	ننھی سی لڑکی
باسار	تیار	بنا کردن	شروع کرنا
باسیتان	باتری	بنا گذاردن	بُنیاد رکھنا
باشیقچی	خادمِ باوردی	بحالی	مستقل ہو جانا
باصفا	خوبرو و خوش طبع	بحرِ سیاہ	بحر الاسود
باطلاق	دلدل	بخت من بستہ است	میری قسمت بری ہے
باطناً	خفیہ طور پر	بخش کردن	خیرات کردن تقسیم کردن
باغِ وحش	چڑیا گھر کے متعلق باغ	بداحوال شدن	بیمار ہو جانا
باغچہ بندی	گلکاری	بدبختانہ	بدبختی سے
بالا کردن	نصب کردن	بدخیالی کردن	بدگمانی کرنا
بالابان	ڈھول نقارہ	بدرفتاری	بدچلنی
بالابانچی	نقارچی	بدقت	توجہ سے
بالاپوش	اورکوٹ	بدلقا	بدصورت
بال دار	پردار	دو برابر (سہ برابر)	دوگنا (تگنا)
بالکون	بالاخانہ۔ برآمدہ	براحت	آسائش سے
بانکِ دولتی	گورنمنٹ بینک	برازندہ	اعلیٰ۔ بافضیلت
باور داشتن	یقین کرنا	برازیل	برازیل جنوبی امریکا

برافروختگی	روشنی کرنا چراغان کرنا	بہارہ	شہد کی مکھیوں کا گروہ
کار از پیش بردن	کامیاب ہونا	بہار کردن	شگفتہ ہونا
برق زدن	بجلی کیطرح کوندجانا	بُوق	طوطی۔ نفیری
بریلیان کردن	ہیرے کی آب بنا پالش کرنا	پئے بہانہ گردیدن	حیلہ ڈھونڈھنا
بستنی	بمب یا برف جمائی ہوئی	بہم زدن	درہم برہم کر دینا
بسر وجان	نہایت خوشی سے	بے احترام	گستاخ
بسیار بوده	اکثر ایسا ہُوا	بے احترامی	بے ادبی
بُشقاب	طشتری	بیان شدن	واضح ہونا
بطلاق۔ تبلاق	باطلاق۔ دلدل	دراین بین	اسی اثنا میں
بغل گذاشتن	بغل کے نیچے رکھنا	بیجا	بے وجہ بے سبب
بُگدہ	بڑا چاقو	بے حصر	بے شمار
زبانِ روسی بلد نیستم	میں روسی زبان نہیں جانتا	بے خبر	بے اطلاع کئے
بلدیت	واقفیت	حرفِ بیخود زدن	جہالت کی باتیں کرنا
بلند شدن	اُٹھنا کھڑا ہونا	بے خیال	بے مطلب
بلوک	پرگنہ ضلع	اسم بے مسمّٰی	کسی کا برا نام
بمحض اینکہ	جونہی کہ	پا رفتن	چلے جانا
بنا شد	یہ فیصلہ ہُوا	پاپوش برائے شیطان	اپنے بڑے کو سبق پڑھانا
بُندقیہ	پستول بندوق	دوختن۔	غیر مفید کام کرنا۔
بواسطہ آنکہ	اسوجہ سے	پاداری	پائداری
بُوطہ	جنگل جھاڑیاں	پاچہ	پاجامہ
بُوغاز انگلستان	رودِ انگلستان	پاراد	پریڈ۔ فوجی معائنہ

پاپس گذاشتن	پیچھے ہٹنا	پشتک زدن	پیچھے کیطرف قلابازی کھانا
پارچہ بافی	کپڑے بُننا	پشتو	پستول
پارو کشیدن	کشتی کو چپو سے کھینا	پلّہ	زینہ کی سیڑھی
پارو زدن	چپو لگانا۔ دو	پلہ خوردن	سیڑھیاں کھنا پڑا رہنا
پالتو	اوورکوٹ	پلیس باشی	سپرنٹنڈنٹ پولیس
پدرسگ	جسکا باپ کتا ہو یعنی کتے	پناگاہِ کشیکچی	سنتری کا چھوٹا سا چوبی کمرہ
....	کا بچہ۔ گالی ہے۔	پنبہ ریسی	روئی کاتنا
پدرسوختہ	جسکا باپ جہنمی ہو گالی ہے	پوچ	نکما کمینہ
پدرنامرد	حرامزادہ	پوچ گفتن	واہیات باتیں کرنا
پرت کردن	زمین پر گرانا یا خود پلٹا کھانا	پوشس	کم قیمت
....	جیسے قلابازی میں	پوشاندن	معاملہ کو رفع دفع کردینا
پرت گاہ	کھڈ	پولتیک دان	ماہر سیاست
پرچانہ	باتونی	پولدار	مالدار
پرچانگی زدن	بہت باتیں کرنا	پیانو زدن	پیانو باجا بجانا
پرحرف زدن	دو	پیش افتادن	آگے بڑھنا
پردہ	تماشے کا ایک ایکٹ	پیش خریدن	قیمت پہلے ادا کردینا
پردہ برکشیدن	تصویر اتارنا	تاج گذاری	کارونیشن
پردۂ تصویر	فوٹو	تاجری	کمرشل
پردۂ نقاشی	دو	تاجیک	بدذات
پردہ دریدہ	بے شرم	تاربرقی	الکٹرک تلغراف
پشم زدن	اون کاتنا	تازہ زاد	نوزاد

تاکستان	باغات انگور۔ انگورستان	تُشک	بستر لحاف وغیرہ
تالارِ بال	ناچ گھر	تغییر یافتن	بدل جانا
تالارِ سلام	ملاقات کرنے کا کمرہ	تفنگ سازی	بندوق بنانا
تالارِ سوپہ	شام کا کھانا کھانیکا کمرہ	تقصیر دار	مجرم تقصیر کار
تایۂ علف	گھاس کا گٹھا	تَل	ٹیلا
تپہ	پہاڑی	تگر	پپیہ
تجسّس کردن	جاسوسی کرنا	تلافی کردن	انتقام لینا
منزل تحتانی	نیچے کی منزل	تُلُمبہ	فائر انجن۔ پمپ
تحصیل کردن	طالبعلمی کرنا	تماشا داشتن	دلچسپ ہونا
طالبانِ تحصیل	طلباء	تماشاچی	تماشائی لوگ
تحویلدار	محافظ۔ خزانچی	تماشا خانہ	تھیئٹر
تخم	بیضہ	تموج	بدلنا۔ جیسے قیمت کا
تدارکِ عروسی	بیاہ کی تیاری	تمیز کردن	پاک وصاف کرنا
تراق تراق	بندوق وغیرہ کی آواز	تنگ شدن	مضطرب ہونا
ترقی دادن	اصلاح کرنا	تُنگ	صراحی نما برتن
ترکیدن	پھٹ جانا گولے وغیرہ کا	تنگہ	درّہ۔ آبنائے
ترمہ	بیل بوٹیدار ریشم کا کپڑا	توپ انداختن	توپ چلانا۔ توپ دن
تشخیص دادن	تمیز کرنا	تُور ماہی گیری	مچھلیاں پکڑنیکا جال
ترسو	ڈرپوک	تولد شدن	پیدا ہونا
برائی من تفاوت نمے کند	میرے لئے ایک ہی بات ہے	تُولُک	چالاک شاطر عیّار
تشریف بردن	چلے جانا	بہ تہمت انداختن	تہمت لگانا

تیر مابشنگ خورد	ہم ناکام رہے	چاقو	چاقو
تیاتر	تھیئٹر	چال	کھڈ
تیرہ وار	بھورے رنگ کا سیاہی مائل	چچلہ	دلدل
تیول	جائداد - اراضی	چرک شدہ	میلا کچیلا
جا انداختن	قائم و مضبوط کرنا	چشم دوختن	ٹکٹکی باندھنا
جارو کردن	جھاڑو دینا	چشم انداز	نظارہ منظر
جاری ساختن	نافذ کرنا	چشم انداز شدن	نظر آنا - حدِ نگاہ میں ہونا
جبون	ڈرپوک - ترسُو	چشم سفید	بیحیا
جز از اینکہ	سوائے اسکے کہ	چُکش	بندوق کا گھوڑا
جعبہ	ڈسک - بکس	چُغولی	چُغلی - فریب
جفنگ گفتن	بیہودہ باتیں کرنا	حاصل شدن	وقوع پذیر ہونا
جمعیت	آبادی	حاکم نشین	نشستگاہِ حاکم
جنرال	جنرل	از حالا	ازیں پیش - آیندہ
جلو گرفتن	ٹھیرانا	حالی شدن	واضح ہونا
جُوژ	رفیق ہمنشین	حالی کردن	بیان کرنا
جوشیدہ شدن	خفا ہوجانا	بحرفِ کسے بودن	کسی کو نصیحت کو قبول کرنا
جہاز	جہیز	پیش خود حرف ساختن	اپنے دلسے باتیں کرنا
جُوجہ	چوزہ	حرف خشک وخالی	بے معنی و فائدہ بات
چاپ خانۂ دولتی	سرکاری مطبع گورنمنٹ	حسودی	حسد کرنا
....	پرنٹنگ پریس	حفظ کردن	نگاہبانی کرنا
چاپیدن	دھاوا کرنا	حکیم ندان - وہ ڈاکٹر جو دانتوں کی امراض کا علاج کرے	

حکم رانی کردن	سلطنت کرنا	خیابان بندے	ایسا راستہ بنانا
حِلّیت خواستن	اجازت چاہنا۔الوداع کہنا	از دے چہ خیر خیزد	اس سے کیا نفع ہو سکتا ہے
حیاط	احاطہ	خیلے وقت است کہ	عرصہ ہُوا کہ
خاک ریزہ	پشتہ خاک	داد زدن	نعرہ مارنا۔آواز بلند پکارنا
خرخر نمودن	ناک میں سے آواز نکالنا	دارالشورائی ملتی	ہوس آف کومنز۔دارالعوام
....	جیسے ریچھ کرتا ہے	دالان	گیلری
خرناس کشیدن	خراٹے مارنا	دامنِ پُشت	پوشاک کا پیچھے لٹکتا ہُوا حصہ
خش خش	آوازِ اسلحہ وقت بہم زدن	دائر کردن	تبدیل کرنا
خلب	نان (روسی لفظ)	دبیر الملک	سکرٹری آف سٹیٹ
خُم پارہ	بم کا گولہ	در بندش نیستم	مجھے اس امر کی قید نہیں ہے
خم کردہ	ٹیڑھا	در خوردن	مقابل ہونا
خواستگار	پیغامِ درخواست لیجانیوالا	درست چاق	توانا و تندرست
خواہان	نا آزمودہ و نو مشق	درست کار	نیکو کار
خودتان	خود آپ کو	دریائے قرا د انگیز	بحر اسود
خودشماہا	خود آپ	دزدی کردن	چوری کرنا
خدا نکردہ	خدا نہ کرے	دریائے مانش	رودِ انگلستان
خس خس کردن	آہ واُوہ کردن	از دریا صدمہ	جہاز میں قے وغیرہ کرنا
خوش اسلحہ	ہتھیاروں سے آراستہ	دیدن	یا طبیعت کا ناساز ہونا
خوش صحبت	با مذاق (دوست)	دریا بیگی	امیرال۔امیر البحر
خیابان	دو رویہ درختوں سے گھرا	دستجات	فوجیں پلٹنیں
....	ہُوا راستہ	دست کش	دستانہ

دستمال تکان دادن	رومال ہلانا	راپورت	رپورٹ
دستۂ کالسکہ	ٹرین	راپورت دادن	آنے کی اطلاع کرنا
دستی ساختن	ہاتھ سے کوئی چیز بنانا	راحت تر	زیادہ باآرام
دستور العمل دادن	ہدایت کرنا	راہِ پیادہ رو	سڑک شارع عام
دسمس کورت	مقدمہ کا برخاست ہونا	راہ رفتن	چلنا
دعوت شدن	مدعو ہونا۔ بلایا جانا	راہ عرادہ	گاڑیوں کی سڑک کا رٹ روڈ
دفیلہ کردن	صف وار چلنا ایک کے	رخت شُور	دھوبی یا دھوبن
....	بعد دوسرا قطار میں	رخت شُور خانہ	لانڈری
دلاک	حجام	رخت کن	حمام میں لباس اتارنے کا کمرہ
دلواز	دلنواز	ردیف گذاشتن	بانرتیب رکھنا
دور کردن یا بدور رفتن	سرپٹ جانا	رستگار فرمون نمودن	آزاد کرنا
دوچار شدن	مقابل ہونا	بہم رسیدن	حاصل ہونا۔ دستیاب ہونا
دود کردن	سٹیم کو انجن سے باہر نکالنا	....	مقابل ہونا
دورِ کسے گرفتن	کسی کے گرد جمع ہوجانا	رشید	من چلا۔ دلاور
دلال باشی	چیف ایجنٹ	رضامندی	عیش و نوش آسودہ زندگی
دمنک	احمق و سادہ لوح	رضائے خدا	برائے خدا
دورادور	گرداگرد	رُطوب	نمدار
دوستاق	قیدی	رعد	توپ بندوق
دَوری	طشت۔ ٹرے	رقاص	گھڑی کا سپرنگ
دیر وقتی نیست	عرصہ نہیں گذرا	روبہ ترقی گذاردن	ترقی کیطرف مائل ہونا
دوک	جہازی کارخانہ	رُوش (رُوِش)	اُس پر۔ اس کے اوپر

از رُوم برنمے آید	مجھ سے یہ نہیں ہو سکتا	زود نویس	شارٹ ہینڈ رائٹر اختصار
ہر چِش رامیخواہی مے زند	جس کام کرنیکو کہو تیار ہے	......	نویس
رنگ از رُوش پریدہ بود	اسکا چہرے کا رنگ فق تھا	زورخانہ	اکھاڑا۔جمنیزیم
روپاک	رومال تولیہ	زیر زدن	زمین پر پچھاڑنا
روانہ کردن	بھیج دینا	زیر و بالا کردن	پلٹ دینا
روزِ کلاں	کرسمس	ژاژ خای	بکواسی
برُوز کردن	ظاہر ہونا	از دستش کارے ساختہ نمیشود	وہ نکما ہے
روزنامہ جی	اخبار نویس	ساخلو	گارد
روزنامہ نویسی	اخبار نویسی	ساعت ساز	واچ میکر
روشنائی الکتریسی	بجلی کی روشنی	پیرار (سال)	پارسال سے گذشتہ سال
روغنِ کمان	وارنش	سانِ قشون	معائنہ فوج
رومیہ	روم رومانیا	سائرین	باقی لوگ
رو داز	روباز۔بے پردہ	سبیر	سائبیریا
کالسکۂ روباز	کھلے مُنہ والی گاڑی	علی سبیلِ رسم	رسمی طور پر
ازہم ریختہ شدن	اجزا کا جدا ہو جانا	سبیل کندہ	جسکی مونچھیں صاف ہوں
ریزہ ریزہ کردن	ٹکڑے ٹکڑے کرنا	ستون	دستۂ فوج
زبانت رابرگردان	اپنی زبان سے نہ پھر	سر قول خود استادن	وعدے کو نبھانا
زانوم	میرا زانو	سرازیر	نشیب کی طرف
زرنگ	ہشیار	سراغ کردن	تحقیق کرنا
زغالِ سنگ	پتھر کا کوئلہ	سربازخانہ	بارکیں
زودگی	تعجیل جلدی	سرتاخت	سرپٹ

سرکردگی	اختیار	سیبِ زمین	آلو
سرکردگان	سٹاف	سیتہ	شہرسٹی
سفارش	پیغام	شاطر	ملازم بادردی
سفال پوشش	روغنی (برتن)	شاط وشوط	بات چیت۔ ہرزہ گوئی
سُفرہ خانہ	کھانے کا کمرہ	شامپین	شراب انگریزی
سکوی	بنچ پلیٹ فارم۔ گھاٹ	شاہزادہ خانم	وارث تاج کی بیوی
سگار	سگرٹ	شاہ زن	ملکہ
سگارکشیدن	سگرٹ پینا	شاہی	پنی جو انگریزی سکّہ ایک
سمن	سمن۔ بلاوا ایکزرکی نقش	....	آنہ کے مساوی ہے
سِن	سٹیج تھیئیٹر کا	شب را	رات کے وقت
سناطور	سینیٹر۔ ممبر مجلس	شب کردن	رات گذارنا
سواکردن	جدا کرنا	شب نشین	مجلس رات۔ شام کی پارٹی
اہلِ سواد	ہنرمند لوگ	شتردار	کاروان
سنگرُ	باتری	شرارۃ	مصیبت
سوپہ	شام کا کھانا	شرط کردن	وعدہ کرنا
سوت زدن	سیٹی بجانا	شریک شدن	کسی ایسوسیشن کا ممبر ہونا
سوخاری	بسکٹ	شکاربچی	شکارگاہ کا محافظ
سوراخ کوہ	ٹنل۔ سرنگ	شکلک کردن	ہونٹوں کو ناک سے بغصہ
سوگلی	عزیز ومحبوب	....	سے ڈھیلا چھوڑ دینا
سول	نمک	شلتوک کاری	چاول کی کاشت
سیاحت کردن	سیر کرنا خواہ زمین پر خواہ دریا	شناساندن	بتلانا۔ ہدایت کرنا

شنلیک	فوجی سلامی	طلاآلات	سونے کے برتن
شوخی کردن	ہنسی ٹھٹھا کرنا	طُلنبہ جی	فائرمین
شورش مورش	ہرج مرج	طنّاز	باعشوہ وناز
شوؤنات	امتیازات	طول داشتن	طویل ہونا
شوہر کردن	شادی کرنا۔ منکوحہ ہوجانا	اہل ظُلمہ	سرکاری لوگ
شُہرت دادن	افواہ اُڑانا۔ عام کرنا	عبور و مرور کردن	آمد و رفت کردن
شہرک	چھوٹا سا شہر	عرادۂ توپ	مشین گن
شیوعی داشتن	مقبولیت عام رکھنا	عروسی کردن	شادی رچانا
صدقہ رفتن	خیرات مانگنا	عفن شدن	بدبودار ہوجانا
صرّاف خانہ	بینک	عرقِ گوگرد	تیزاب گندھک
صرف کردن	خرچ کرنا	عمارت ییلاقی	گرما گذارنے کا مکان
صیغہ	عارضی نکاح۔ متعہ	عوض کردن	بدل لینا
زن صیغہ	ایسے نکاح والی عورت	عقب کردن	پیچھا کرنا
آں را ضرور ندارم	مجھ کو اسکی ضرورت نہیں	غرچہ کردن	دانت پیسنا
درایں ضمن	اسی اثنا میں	غسال خانہ	مُردے نہلانے کا کمرہ
ضمیمۂ رقیمہ	حاشیۂ خط	غلام گردش	برآمدہ۔ گیلری
طاقچہ	چھوٹی سی کھڑکی	غولو	آڑو
طائفۂ اناثیہ	صنف نازک عورتیں	غلبکن	جنگلا
طپانچۂ شش لولہ	۶ گولیوں کا پستول	غوبرناتور	گورنر
طرفِ عصر	قریباً بوقت شام	غواص	پولیسمین
طُفرہ زدن	ٹال دینا	فرصت کردن	موقع پانا

فشنگ	کارتوس	قشلاق	سرما بسر کرنے کا مقام
فشنگ سازی	کارتوس بنانیکا کارخانہ	قشنگی	خوبی
فُک	دریائی بچھڑا	قصاب خانہ	بوچڑ خانہ
فُوت	فٹ ۱/۲ گز	قذا	غذا
فُورغون	بیل گاڑی یا عام طور	قمہ	خنجر
....	پر بوجھ لادنے کی گاڑی	قُورق	شکارگاہ
قاب سیگار	سیگار کیس	قولدور	ڈاکو
قاشق	لکڑی کا چمچہ	کار دستم است	مجھے کچھ کام ہے
قالیچہ	غالیچہ	بکار خوردن	کارآمد ہونا
قاپچی	قمچی	توچہ کارۂ	توکس لائق ہے
قائم مقام	لفٹننٹ کرنل	کالسکہ	گاڑی
قدّارہ	دو دھاری تلوار	کالسکۂ بخار	ریل گاڑی
قدغن کردن	منع کرنا حکم کرنا	کالسکچی	ڈرائیور
قاطر	خچّر	کچل	جسکے سر پر بال نہ ہوں
قرانتین	کوارنتین	کالسکہ ساز	کوچ بلڈر
ازایں قرار	مفصلہ ذیل	کانگورو	کنگرو
قراول	سنتری محافظ شکارہ شکاری	کتاب خانہ	لائبریری
قراول خانہ	سنتری کا بکس یا کمرہ	کدخدا	محاسب
قرساق	بے غیرت	کرجی	چھوٹی سیر کی کشتی
قشقہ	داغِ پیشانیٔ اسب	سر در کردن	بھاگ جانا
قشنگ	خوشنما با ترتیب	کرور	دس لاکھ

کسل شدن	کاہل ہونا	کونسر	محفل راگ
کشتی سازخانه	جہازی کارخانہ	کیف	باعیش زندگی
عقب کشیدن	پیچھے ہٹ جانا	گار	سٹیشن
کشیک	گارد	گراف	کونٹ ۔ ارل ۔ امیر
کشیکچی	سنتری	گروش	یورش غنیمت
پای توئی کفش دیگر کردن	دوسرے کے کام میں دخل دینا	گروش گاه	سیرگاه
کله زدن	ٹکر مارنا	گردن گرفتن	خود کو ذمہ دار قرار دینا
کم جثه	لاغر	گردن کلفت	فربہ گردن والا
کوتاه کردن	بھولجانا	گرمسیر	دیہات
ایلچی کوچک	ریذیڈنٹ	گری نیچ	گرین وچ کا ملک
کوتک زدن	ڈنڈے سے مارنا	گلکاری	گلستان
کودک پستان گویده	بچہ شیرخوار	گمرک	محصول چنگی
کوره	انگیٹھی	گمرک خانه	چنگی خانہ
کورت	کچہری	گنجفه بازی	ہاتھ کا کرتب
کوک شدن	موافق و متفق شدن	گوراسب	زیبرا
کول گرفتن	بازوؤں سے پکڑنا	گوشت بن باشد	میری بات کو توجہ سے سنو
کولاک	سمندر طوفان خیز	گول خوردن	دھوکا کھانا
کولونل	کرنیل	لامپ	لمپ
کومدی	کامیڈی مسرت انگیز ڈراما	لجن زار	دلدل
کومدی در آوردن	ایسا ڈراما سٹیج پر دکھانا	لخت	برہنہ
کومک	امداد	لخت کردن	لوٹ مار کرنا

تئاتر	تھیٹر کا مجلس	مجسمہ ساز	بُت تراش
لکاتہ	بدکار عورت	مجلس نشیمن	سشن ہاؤس
لمپا	لمپ	بمحضِ دیدن تو	فقط آپکے دیکھنے سے
لند لند کردن	بڑبڑانا	محضِ خاطرِ شما	محض آپ کی خاطر
لنگہ	گٹھا	محلِ تماشا	سٹیج
لُوپ	جبڑا	مُحَوَّطہ	احاطہ۔ چاردیواری
لوندرہ	لندن	مراقب	نگاہدار
لہستان	پولینڈ	مراودہ داشتن	تجارت کرنا
لیلاج	عیار۔ بدمعاش	مرورَو	شارع عام
ماچ کردن	بوسہ لینا	مُستحفِظ	گورنر۔ محافظ
مارق	گولی کی مار	از من مضائقہ نکنید	مجھ سے دریغ نہ رکھئے
ماشین	انجن	مضمونِ کاغذ	ضمیمۂ خط
ماموریت	کمشن	مطبعِ دولتی	گورنمنٹ پریس
مانع بودن	رکاوٹیں پیدا کرنا	مِعجَر	جنگلا۔ باڑ
ماہوت	کپڑا	معطل کردن	منتظر رکھنا
ماہور	پہاڑی نشیب و فراز کی جگہ	مغشوش	بے ترتیب
صاحب مایہ	دولتمند	مُفسِد رفتن	کسی کے خلاف کہنا یا اطلاع کرنا
مایہ	وجہ۔ سبب۔ سُور	مُکدّرانہ	با دلِ ناخوش
مُبل	متاعِ خانہ۔ فرنیچر	ملاقات بازدید	واپس آتے ہوئے ملاقات کرنا
مجارستان	ہنگری ملک ملحقِ اسٹریا	ملتفت شدن	توجہ کرنا
مجسمہ	بت	ملتزمین	ملازم لوگ اہلِ دربار

ملہ	مچھر۔ پشہ	نفست بگیرد	خاموش باش
ملیون	دس لاکھ	نکول	اپنے الفاظ واپس لینا
منارہ	ستون	نمچہ نمسہ	آسٹریا جرمنی
منشی حضور	پرائیویٹ سکرٹری	نمرہ	نمبر
منکری	ہٹ دھرمی	بانمک	بامزہ۔ لذیذ
منگنہ	رولر۔ زمین ہموار کرنیکا آلہ	ننہ	اماں جان ننہ جان
موردِ	شعاعوں کے جمع ہونے کا	نہ خیر	نہیں ہرگز نہیں
....	مقام۔ مرکز۔ فوکس	نیم تنہ	صدری۔ واسکٹ
موزہ	عجائب گھر	نیمہ کارہ	خستہ و مستعملہ
موزیک	موسیقی	واپور	سٹیمر جہاز
موزیک زدن	نغمہ سرائی	واکشیدن	سیدھا لیٹ جانا
موزیکانچی	مطرب۔ ترانہ نواز	واگذار کردن	چھوڑ دینا
موعودین	مہمانان	واگون	اسباب لادنے کی گاڑی
موقوف کردن	کام بند کرنا	باوجاہت	خوبصورت
میرالای	کرنیل	وحشت کردن	خوفزدہ ہوجانا
میز تحریر	لکھنے کی میز	ور شکست شدن	دیوالیہ ہوجانا
نارنجک	بم کا گولہ	ول شدن	جدا ہوجانا
نامربوط گفتن	بیہودہ باتیں کرنا	ولایتی	سول خلاف ملٹری
نائب السلطنہ	وائسرائے	ویلاہا	دیہاتی بودوباش کی جگہ
نظامی	ملٹری	ہار کردن	سرگشتہ بنانا
نظور کردن	نگاہداشت کرنا	ھارپ	بربط۔ سارنگی

ہرزگی	بیہودگی	یرار	موزون وسہل
ہم پا	ہمراہ	یراق	جواہر وزیور
ہنگامہ کردن	شورش برپا کرنا	یراقِ اسب	سازِ اسب
ہیپوپوتام	دریائی گھوڑا	حاضر یراق	مسلح
یالی	سمندر کے ساحل پر	یساور یساول	کانسٹبل سپاہی
....	رہنے کا مکان	یورتمہ آمدن (رفتن)	پویہ پویہ دوڑتا
یاوداشت	آہستگی سے نرمی سے	ییلا - ییلاق - گرمابسر کرنیکا مقام جیسے شملہ نینی تال	

کتب اورنٹیل کالج
منشی سنہ ۱۹۲۳ء

(۱) احسن القواعد قیمت عہ
شعر العجم شبلی حصہ اول ۲/
(۲) فارسی انٹرمیڈیٹ کورس جدید
حصہ نثر - قیمت عہ
رقعات عالمگیری..... ۳/
حکیم نباتات ۴/
(۳) فارسی انٹرمیڈیٹ کورس
حصہ نظم مکمل کی قیمت عہ
تحفۃ الاحرار جامی ۸/
رباعیات عمر خیام ۵/
(۴) اخلاق محسنی ۱۲/
(۵) ترجمتین ....
(۶) مفتاح الادب حصہ اول
سلم الادب - قیمت ۱۰/

منشی عالم سنہ ۱۹۲۳ء

(۱) رسالہ عبد الواسع - قیمت ۴/
عروضِ سیفی ۳/ شعر العجم دوم عہ
(۲) بی اے کورس فارسی نثر مکمل عہ
وزیر خاں لنکران - قیمت ۴/
تذکرہ دولت شاہ حصہ پہلا نصف
مہر نیمروز - قیمت ۸/
(۳) بی - اے کورس فارسی نظم
مکمل - قیمت ..... عہ
مطلع الانوار - قیمت ۱۰/
قصائد عرفی - قیمت ... ۸/
(۴) اخلاق ناصری - عہ
(۵) ترجمتین اور جواب مضمون فارسی
(۶) کتاب الصرف ۱۲/
کتاب النحو ۸/
ایف - اے عربی کورس عہ

منشی فاضل سنہ ۱۹۲۳ء

(۱) حدایق البلاغت - قیمت ۱۲/
بی - اے عربی کورس جدید عہ
شعر العجم سوم - عہ
" " چہارم عہ ۱۲/

ملنے کا پتہ - شیخ مبارک علی تاجر کتب اندرون لوہاری دروازہ لاہور

شعر العجم پنجم ... عہ۱۲/
(۲) انشائے ابوالفضل دفتر اول
وسوم - قیمت ... عہ/
مقامات حمیدی ... عہ/
مرد خسیس ۱۲/
(۳) قصائد قاآنی الف ب عہ/
غزلیات نظیری ... عہ۱۲/
مخزن اسرار ... ۱۲/
رباعیات ابوسعید ابوالخیر عہ/
(۴) اخلاق جلالی (بحث لغمہ خارج)
قیمت ...... عہ/
جہانکشائے نادری عہ۱۲/
(۵) ترجمتین ......
(۶) جواب مضمون ......

کتب امدادی

ترجمہ بی-اے کورس عربی جدید
از پروفیسر عبدالعزیز صاحب
پشاوری - قیمت ... ہے
ترجمہ بی-اے عربی کورس جدید از مولوی
کریم بخش صاحب حصہ اول عہ/

حصہ دوم (عہ/) مکمل سے/
البلاغت - خلاصہ حدایق البلاغت
از قاضی حبیب اللہ صاحب
منشی فاضل - قیمت - ۸/
ترجمہ مقامات حمیدی - عہ/
ترجمہ اردو رباعیات ابوسعید ابوالخیر
از مولوی عباد اللہ صاحب اختر
دہلوی سید اولاد حسین صاحب شاداں
بلگرامی - قیمت ۱۲/
جامع الاخلاق ترجمہ اخلاق جلالی ۸/
عقد لآلی شرح اخلاق جلالی از پروفیسر
محمد الدین صاحب اورینٹل کالج لاہور عہ/
ظہیر الاخلاق خلاصہ اخلاق جلالی - ۱۲/

اردو

پروفیشنسی ۱۹۲۱ء و ۱۹۲۲ء
(۱) مصباح القواعد عہ۱۲/
(۲) بحر العروض - تذکرۃ البلاغت عہ۱۲/
(۳) چہار گلزار حالی ... ۳/
گلدستہ محسن کاکوروی - ۳/
(۴) ابن الوقت نذیر احمد - عہ/

نیرنگ خیال آزاد - قیمت ۸/
اردو معلی ...... عہ/
(۵) سوانحعمری امین مصنفہ احسن عہ۱۲/
مقدمہ دیوان حالی .. عہ۱۲/
(۶) جواب مضمون ....

ہائی پروفیشنسی ۱۹۲۱ء و ۱۹۲۲ء
(۱) مصباح القواعد ... عہ۱۲/
(۲) آبحیات آزاد ... ۱۲/
(۳) نظم آزاد ... ۸/
مسدس حالی ۸/
انتخاب مخزن حصہ نظم .. عہ/
قصائد ذوق ۸/
(۴) یادگار غالب عہ۱۲/
(۵) دربار اکبری . صہ/
(۶) جواب مضمون ....

علاوہ ازیں ہر علم و فن
کی کتب درسی غیر درسی
موجود ہیں
طلب فرماویں